عربی کے طلبہ کے لیے

علمِ صرف کے تمام ضروری مسائل کی ضامن کتاب

مِفتاح الصَّرف

حصہ ۱

طریقۂ تدریس اور ضروری اِصلاحات
کے جدید اِضافوں کے ساتھ

باہتمام شیخ القراء حضرت مولانا القاری فتح محمد صاحب پانی پتیؒ

مؤلف

مولانا محمد الیاس کوہاٹی

مُدیر مدرسۃ شریعۃ الاسلام

الناشر مکتبہ اُمّ القریٰ [illegible] راولپنڈی

موبائل 0300-8363513
فون 051-5474975

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ

عربی کے طلبہ کے لئے

علم الصرف کے تمام ضروری مسائل کی ضامن کتاب

مِفْتَاحُ الصَّرْف

طریقہ تعلیم اور ضروری اصلاحات کے جدید اضافوں کے ساتھ

مکمل چار حصے

مؤلفہ

مولانا محمد الیاس کوہاٹی

باھتمام

شیخ القراء مولانا الحافظ القاری فتح محمد صاحب مدظلہٗ

دارالعلوم نانک واڑہ، کراچی ۲

مؤلف ۔۔۔۔۔۔ محمد الیاس غفرلہ

فاضل خیر المدارس ملتان مدیر مدرسہ شریعۃ الاسلام محلہ الہ آباد سٹی روڈ راولپنڈی چھاؤنی

سال اشاعت: فروری ۲۰۱۰ء

ملنے کے پتے:

(۱) مکتبہ ام القراء مدرسہ شریعۃ الاسلام الہ آباد، آشیانہ چوک

گلی نمبر 4 راولپنڈی، فون

﴿0321-5857806 0300-8363513﴾

(۲) مولانا مفتی زبیر صاحب کوئٹہ فون نمبر 0321-8194131

(۳) کتب خانہ ادارہ غفران چاہ سلطان گلی نمبر 17 راولپنڈی ۔فون 051-5507270

(۴) کتب خانہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی فون 051-5771798

(۵) مکتبہ الحرمین / مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور فون: 042-7228272

(۶) مکتبہ المعارف قصہ خوانی بازار پشاور فون: 0300-5944317

(۷) مکتبہ صفدریہ المدد پلازہ جوڑ چوک راولپنڈی فون 0321-5264244

(۸) مکتبہ دیوبند، کمال پلازہ، کوہاٹ فون: 0333-9626980

(۹) مکتبہ الہادی، اردو بازار لاہور فون 042-37361473

تقریظات

تقریظ (۱) از حضرت مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال

حامداً و مصلیاً . امّا بعد احقر راقم الحروف نے رسالہ مفتاح الصرف مولفہ مولانا محمد الیاس صاحب سلّمہ، ربہ غور سے دیکھا بہت مسرور ہوا۔ ماشاء اللہ مؤلف موصوف نے بہت محنت کی ہے میں دیر سے ایسی کتاب کا متلاشی تھا۔ الحمد للہ کہ میری تمنا پوری ہوئی۔ ابتدائی عربی کے طلبہ کے لئے سہل اور قواعد صرف کا جامع رسالہ ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ امثلہ اکثر قرآن پاک سے اخذ کی گئیں ہیں۔ احقر کے خیال میں مدارس عربیہ کے ارباب اہتمام بجائے اور صرف کے اردو رسائل کے اس کو درسی فرمالیں۔ احقر کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال شوال ۱۳۹۳ھ سے اسی کو اپنے مدرسہ رشیدیہ میں درسی کرلیا جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کتبہ احقر عبداللہ غفرلہ۔ مدرس مدرسہ رشیدیہ ساہیوال یکم شعبان ۱۳۹۳ھ

تقریظ (۲) از شیخ الحدیث وصدر مفتی حضرت مولانا الحافظ محمد عبداللہ صاحب مدظلہ خیر المدارس ملتان

الحمد لله و کفٰی و سلام علی عباده الذین اصطفٰی اما بعد مولانا محمد الیاس صاحب کوہاٹی کی تصنیف مفتاح الصرف کے بارے میں جو کچھ حضرت قاری فتح محمد صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ واقعی رسالے کے چاروں حصے علم صرف کی تمام ضروریات کے لئے جامع ہیں اس کی عبارت مناسب اختصار کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے۔ جس کی بناء پر قواعد و تعریفات کا حفظ کرنا آسان ہوگیا ہے اور مضامین اپنی عمدہ ترتیب کی بناء پر اس قدر سہل ہیں کہ طلبا کے لئے سمجھنے اور استاد کے لئے سمجھانے میں انشاء اللہ کسی قسم کی دقت پیش نہین آئے گی اور اسکے چاروں حصے صرف کی متعدد کتابوں سے مستغنی کردیں گے۔ امید ہے اہل علم اس کتاب کی جامعیت اختصار اور تسہیل کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری قدردانی کریں گے اور اس کو اپنے مدارس کے نصاب میں شامل کرکے معلمین و متعلمین کو افادہ واستفادہ کا موقع عطا فرمادیں گے۔ واللہ المستعان

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ یکم شعبان ۹۳ھ

تقریظ(۳) حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی اٰلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد عزیزم مولوی محمد الیاس صاحب سلمہ نے اپنی کتاب مختلف جگہوں سے احقر کو پڑھ کرسنائی اور احقر نے خود بھی گردانوں کے بعض نقشوں کو غور سے دیکھا اور کتاب کی طرز کو جانچنے کی کوشش کی اس سلسلے میں چند باتیں عرض کردینی مناسب ہیں۔

(۱)۔ عزیزم موصوف نے بہت محنت اور جانفشانی سے یہ کوشش کی ہے کہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ اور علوم دینیہ کی کتب سمجھنے کے لئے جتنی صرف ضروری ہے وہ یکجا جمع مل جائے اندازہ یہی ہے کہ عزیزم موصوف کافی حد تک اس مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں حق تعالیٰ ان کی دینی سعی کو قبول فرمائے اور اس سعی کو اپنے قرب کا ذریعہ بنادیں آمین یارب العالمین

(۲)۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ صرف پڑھانے والے اساتذہ طلبہ کا صرف میں کافی وقت بھی لگاتے ہیں لیکن پھر بھی صرف کی پوری مہارت طلبہ میں پیدا نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ، احقر کو امید ہے کہ اس کتاب (مفتاح الصرف) پر اگر صرف پڑھائی جائے تو تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے زیادہ فائدہ حاصل ہوسکے گا وماذٰلک علی اللہ بعزیز

(۳)۔ مہتممین حضرات کی خدمت میں بھی خیرخواہانہ مشورہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو تجربۃً جاری کرا کر دیکھیں امید ہے کہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

(۴)۔ صرف پڑھانے والے اساتذہ کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ طلبہ کو یہ کتاب دو دفعہ پڑھائیں پہلی دفعہ صرف وہ مضامین پڑھائیں جو آسانی سے سمجھ سکیں بقیہ مضامین پر نشان لگا کر چھوڑتے جائیں دوسری دفعہ مکمل کتاب پڑھائیں۔ پڑھی ہوئی گردانوں کو بھی دوبارہ سن لیں اور چھوڑے ہوئے مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیں امید ہے کہ اس طرح تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہو سکے گا۔(۵) حاشیہ میں لکھے ہوئے مصنف کے مشوروں کو پڑھانے والے حضرات ضرور دیکھتے رہیں دیکھنے کے بعد اپنے تجربہ کی بناء پر تھوڑا بہت تاخیر بھی طرز تعلیم میں کرسکتے ہیں بلکہ کوئی اہم بات سمجھ میں آوے تو مصنف کو اس کی اطلاع بھی کردی جائے تاکہ آئندہ طباعت اور آئندہ اپنی تعلیم میں وہ ان مشوروں کا لحاظ رکھ سکے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔ طالب دعاء ناظرین محمد سرور عفی عنہ، مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ (۴) جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب مدظلہ کشمیری صدر مدرس خیر المدارس ملتان

الحمد لله و کفٰی و سلام علی عباده الذین اصطفٰی . اما بعد میں نے مفتاح الصرف مرتبہ مولانا العزیز محمد الیاس کوہاٹی کا حصہ اول و دوم سرسری نگاہ سے دیکھا۔ ماشاء اللہ عزیز محترم نے نہایت ہی محنت و جانفشانی سے ابواب صرف کو بطرز جدید و نہج بلیغ مرتب فرما کر طلبۂ صرف کے لئے انتہائی سہولت پیدا کر دی ہے اس رسالہ کے جملہ حصص پڑھنے کے بعد پھر کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہے گی دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس رسالہ کو حسن قبولیت سے اور اس کے مرتب کو حسن جزاء سے نوازے آمین۔ مدارس عربیہ کے مہتمین حضرات اگر اس رسالہ کو اپنے مدارس کے نصاب میں داخل کر دیں تو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ فقط محمد شریف (کشمیری) از ملتان

تقریظ (۵) حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ خیر المدارس ملتان

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ،اما بعد عرصہ سے مکرمی جناب مولانا محمد الیاس صاحب زید فضلہٗ اس کوشش و محنت میں تھے کہ عربی علم الصرف کو انتہائی سہل کر دیا جائے تا کہ مبتدی طلبہ کے لئے معمولی محنت سے اور قلیل مدت میں فن کے ساتھ مناسبت پیدا ہو سکے، صیغہ کی پہچان صحیح ترجمہ اور تعلیل بیان کرنے پر قدرت ہو کسی بھی فن کا کوئی نصاب حرف آخر نہیں ہو سکتا خصوصاً تسہیل کے لحاظ سے تو زمانے کے تغیر کے ساتھ ساتھ تسہیل در تسہیل ضروری امر ہے امید ہے کہ آں عزیز سلمہ کی یہ مساعی بارآور ہے۔

مفتاح الصرف جامعیت مسائل کے علاوہ سہولت کے تمام تقاضوں کو بھی انشاء اللہ پورا کرے گی۔ ارباب مدارس سے امید ہے کہ رسالہ ہذا کو اپنے نصاب میں داخل فرما کر مستفیذ ہوں گے۔ حق تعالیٰ جل شانہ مؤلف سلمہ کی اس محنت شاقہ پر جزائے خیر عنایت فرمائے اور ان کے علم و عمل و اخلاص میں ترقی فرمادیں

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ ۳۰ رجب ۱۳۹۲ھ

تقریظ (٦) از امام القراء جناب مولانا القاری فتح محمد صاحب مدظلہ دارالعلوم نانک واڑہ کراچی ۲

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد! مفتاح الصرف ایک عمدہ ترین اور نہایت جامع کتاب ہے اس کی عبارت بھی نہایت آسان ہے جسے طلبہ پوری آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں اور یاد کر سکتے ہیں اس میں طلبہ کو اپنی وہ تمام ضروریات ملیں گی جو علم صرف سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ ایک ہی کتاب انشاء اللہ تعالیٰ صرف کی متعدد کتابوں سے بے نیاز کر دے گی۔ یہ رسالہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں فعل ماضی مضارع امر نہی اور اسم مشتق کے سات قسموں کا بیان ہے۔ دوسرے میں مجرد و مزید کے باب تیسرے میں ہفت اقسام ہیں اور چوتھے حصے میں اوزان اور بابوں کے خواص اور تثنیہ جمع نسبت اور تصغیر کے قواعد ہیں۔ میں نے اس رسالے کو اول سے آخر تک حرفاً حرفاً سنا ہے اور پوری محنت کے ساتھ اس عبارت کو آسان اور مہذب بنانے کی کوشش کی ہے۔ ماشاء اللہ میرے پیارے عزیز مولوی محمد الیاس صاحب کوہاٹی نے اس رسالے کو پوری جاں فشانی اور دل سوزی کے ساتھ مرتب کیا ہے اس خصوصیت میں یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہی ہے کہ اس میں علم الصرف پڑھانے کے طریقہ کو بالکل آسان کر دیا ہے اس کی قدر اس وقت معلوم ہو گی جب اس کو استاد پڑھائیں گے اور طلبہ کی لیاقت واستعداد میں نمایاں اضافہ محسوس کریں گے۔ مجھے قوی امید ہے کہ قدر شناس علماء اس رسالے کی بہت زیادہ قدر فرمائیں گے چونکہ یہ رسالہ نہایت جامع اور بالکل آسان ہے اس لئے عربی کے مدارس کے منتظمین کی خدمات عالیہ میں پرزور الفاظ کے ساتھ درخواست ہے کہ اس رسالے کو اپنے مدارس کے نصاب میں داخل فرما کر طلبہ کے لئے سہولت مہیا فرمائیں۔

دل سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ میرے پیارے عزیز مولانا محمد الیاس صاحب موصوف کے اس رسالے کو قبولیت کی خلعت سے مزین ومشرف فرما کر عربی کے طلبہ کے لئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(حضرت قاری) **فتح محمد** (دارالعلوم نانک واڑہ) کراچی ۲

مقدمہ

حضرت تھانویؒ نے ایک اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ضمان التکمیل فی زمان التعجیل کے نام سے ایک مختصر نصاب مرتب فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے تین چار سال میں ضروریات دین کا علم عربی زبان میں ایک متوسط ذہن کا طالب علم حاصل کر سکتا ہے یہ کوئی جدید نصاب نہیں ہے بلکہ قدیم نصاب کا مقصودی حصہ تفسیر و حدیث وفقہ وکلام و فرائض کی کتابوں کو زوائد پر مقدم کر دیا ہے لیکن صرف ونحو کے بغیر عربی زبان پر آسانی سے قابو پالینا ممکن نہیں ہے اور ان دونوں علموں کے موجودہ کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی ایسی نہیں ہے جس میں جملہ ضروریات یکجا جمع ہوں بلکہ ان دونوں فنون کے ضروری مسائل چھوٹی اور بڑی بہت سی کتابوں میں متفرق طور پر پائے جاتے ہیں۔ نیز ان میں الاہم فالاہم کی ترتیب بھی نہیں ہے۔ پس اگر جملہ ضروریات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے قدیم نصاب کی طرف متوجہ ہوں تو اس کے لئے کافی مدت درکار ہے۔ طلبہ کی قیمتی عمر کا کافی حصہ ان علوم میں صرف ہو جاتا ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں اور قرآن مجید کی تفسیر فقہ اور حدیث اور ان کے علوم جو اصلی مقصود ہیں ان کے لئے بہت کم وقت باقی رہ جاتا ہے اور اگر فن صرف کے موجودہ نصاب کی ایک یا دو کتابوں پر بس کریں تو ضروری قواعد اپنی جامعیت کے ساتھ حاصل نہیں ہوتے اس لئے مناسب نظر آیا کہ اردو زبان میں صرف کی ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں طلبہ کو ضروری قواعد تمام وکمال یکجا مل جائیں اور ان کی عبارت بھی نہایت آسان اور مختصر ہو اور قاعدے کا کوئی حصہ بھی فوت نہ ہونے پائے اس مقصد کے لئے یہ رسالہ یعنی مفتاح الصرف کو لکھا گیا ہے اور کافی زیادہ محنتوں اور مشقتوں کے بعد تکمیل کے لباس سے آراستہ ہوا ہے اور اس کی خصوصیات یہ ہیں۔

ا۔ گردانیں نقشے کی شکل میں ایسی عمدہ ترتیب سے لکھی گئی ہیں جس سے کمزور ذہن والے طلبہ بھی صیغوں کو آسانی کے ساتھ یاد کر سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔صیغوں اور بابوں کو علامات کے ذریعے اس قدر واضح کردیا ہے کہ ماضی اور مضارع کی صرف ایک گردان یاد کرلینے کے بعد صحیح اور معتل کے ہر ایک باب کے ہر ایک صیغے کو طالب علم پہچان لیتا ہے اور اس کا صحیح ترجمہ کرسکتا ہے۔

۳۔مسائل قواعد اور تعریفات کے بیان میں یہ دو باتیں ہر جگہ پیش نظر رہی ہیں (۱) قاعدے اور تعریف کی عبارت آسان اور مختصر ہو۔(۲) پہلا قاعدہ اور پہلی تعریف بعد میں آنے والے قاعدے اور تعریف کے سمجھنے میں معین ومددگار بنے۔

۴۔ہفت اقسام میں سے ہر قسم کے تمام بابوں کی صرف صغیر کو ایک جگہ جمع کردیا ہے اور ان کے قواعد کو ایسی ترتیب سے بیان کیا ہے جس سے تعلیل کرنے اور اس تعلیل کے یاد رکھنے میں دونوں چیزوں میں آسانی میسّر آگئی۔

۵۔مزید آسانی کے پیش نظر یہ بھی کیا ہے کہ جن باتوں کو معلمین زبانی تقریر کے ذریعے بتایا کرتے ہیں انکو بھی کتاب میں لکھ دیا۔

۶۔کتاب کا نام مفتاح الصرف ہے اور یہ ایک مقدمے اور چار حصوں پر مشتمل ہے۔پہلے حصے میں ماضی مضارع امر نہی اور اسم مشتق کی سات قسموں کا بیان ہے اس میں سات فصلیں ہیں۔دوسرا حصہ اس میں مجرد ومزید کے باب ہیں اس میں چار فصلیں ہیں۔تیسرا حصہ اس میں اوزان اور ابواب کے خواص ہیں اور تثنیہ جمع نسبت اور تصغیر کے قواعد ہیں اس میں تین فصلیں ہیں۔

ھدایت برائے معلم:

حصہ اول کو صرف پہاڑوں کی طرح خوب یاد کرائیں ،صیغوں کی مشق کرانے کی محنت میں پڑھنے کی ضرورت نہیں دوسرے اور تیسرے حصے میں ہر باب کے بعد قرآنی مصادر کو جمع کیا ہے آگے چل کر ان میں خوب مشق ہو جائے گی۔حصہ اول ختم ہونے کے بعد اگر مفتاح القرآن کے پانچوں حصے القراءۃ الراشدہ، قصص النبیین للاطفال مکمل پڑھایا جاوے تو بہت مفید ثابت ہوگا،اور عربی زبان کے ساتھ امید سے زیادہ مناسبت پیدا ہو جائے گی۔مفتاح القرآن حصہ اول میں کچھ قرآنی آیات ،نماز جنازہ کی دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ہر سبق

پڑھانے سے قبل اس سبق میں جتنے افعال ہیں ان سب کے مصدر پہلے کاپی پر لکھوائیں اور مفتاح الصرف کے اصول کے مطابق یاد کرائیں۔اس کے بعد طالب علم اس سبق کے صیغے خود نکالے پھر معلم ان سے صیغے پوچھ کر سبق پڑھائے۔اگر اسی نظام سے نماز حنفی بھی پڑھائیں تو نور علی نور کا مصداق بن جائے گا۔

تنبیہ: تعلیم کی اس جدید طرز سے پوری طرح فائدہ حاصل کرنا اس پر موقوف ہے کہ ابتداء میں استاذ طلبہ سے بھی زیادہ محنت کرے اور پورا وقت لگائے نیز کوشش کے ساتھ کامیابی کی دعا بھی مانگتے رہیں۔

اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کو اس میں کسی قدر جدت محسوس ہوگی لیکن اس کو محسوس نہ کریں کیونکہ یہ جدت صرف تعبیر کی اور طریقہ تعلیم کی حد تک ہے حقیقت یہ ہے کہ پہلے مدت تک بچوں اور بڑوں کو مختصر وطویل کتابیں پڑھا کر خوب تجربہ کیا ہے اور ان کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے جن کو بہت سے علماء نے طلبہ کی آسانی کے پیش نظر مرتب فرمایا ہے اور اہل علم کے مشوروں سے بھی مدد لی پھر بڑی محنتوں اور مشقتوں کے بعد یہ رسالہ وجود میں آیا اور دوسری گذارش یہ ہے کہ اس مختصر کی عبارتوں میں ادبی خوبیاں بھی بہت کم نظر آئیں گی۔کسی جگہ کوئی لفظ زائد معلوم ہوگا اور کسی جگہ مکرر لیکن اس زیادت وتکرار کا فائدہ اس وقت سامنے آئے گا جب عربی کی دوسری کتابیں پڑھانے کے وقت اس رسالے کے یاد کیے ہوئے قواعد کے اثر کا مشاہدہ فرمائیں گے۔

آخر میں حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر محنت کو قبولیت کی اعلیٰ ترین خلعت سے مزین ومشرف فرمائے اواس کے نفع کو عام تام فرمائے۔آمین یارب العلمین۔

بندہ

محمد الیاس غفرلہ

من مضافات کوہاٹ حال جہلم

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ و السّلام علی الہٖ و اصحابہ اجمعین

اصطلاحات

(۱)۔ضمہ۔پیش کو،فتحہ زبر کواور کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔

(۲)۔مضموم۔ضمے والاحرف،مفتوح فتحے والاحرف اور مکسور کسرے والاحرف۔

(۳)۔حرکت۔زبر زیر پیش کو کہتے ہیں۔

(۴)۔متحرک۔حرکت والاحرف۔

(۵)۔سکون اور جزم۔حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

(۶)۔ساکن۔سکون والاحرف یعنی جس پر حرکت نہ ہو۔

(۷)۔تشدید۔ایک حرف کو دو بار پڑھنا ایک بار سکون سے دوسری بار حرکت سے۔

(۸)۔مشدد۔تشدید والاحرف۔

(۹)۔تنوین۔وہ ساکن نون جو لفظ کے آخر میں ضمہ فتحہ کسرہ کے بعد پڑھا جائے اور لکھا ہوا نہ ہو جیسے مُحَمَّدٍ میں پہلے میم کا پیش ضمہ ہے اور میم خود مضموم ہے۔ح کا زبر فتحہ ہے اور ح خود مفتوح ہے د کا زیر کسرہ ہے اور دخود مکسور ہے دوسرا میم دوبار پڑھا جارہا ہے یہ تشدید ہے اور میم خود مشدد ہے اور د کے کسرے کے بعد ایک ساکن نون پڑھا جارہا ہے یہ تنوین ہے اَلْحَمْدُ کے میم پر کوئی حرکت ضمہ کسرہ نہیں ہے یہ میم کا سکون ہے اور میم خود ساکن ہے۔

(۱۰)۔واحد۔ایک،تثنیہ دو اور جمع دو سے زیادہ۔

(۱۱)۔غائب۔جو سامنے موجود نہ ہو۔حاضر جو سامنے موجود ہو۔متکلم خود بات کرنے والا۔

(۱۲)۔اثبات۔کسی چیز کا ثابت کرنا،مثبت وہ چیز جو ثابت کی گئی ہو۔

(۱۳)۔نفی۔کسی چیز کا ثابت نہ ہونا۔منفی وہ چیز جو ثابت نہ ہو۔

(۱۴)۔زمانہ وقت کا نام ہے اور زمانے تین ہیں۔(۱) ماضی (گذرا ہوا)
(۲) حال (موجود)۔ (۳) مستقبل (آنے والا)

(۱۵)۔صیغہ لفظ کو اسم نام کو اور فعل کام کو کہتے ہیں۔فعل کی چار قسمیں ہیں،
(۱)..... فعل ماضی،(۲)..... فعل مضارع،(۳)..... فعل امر،(۴)..... فعل نہی۔

فصل (۱) فعل ماضی کی چار گردانیں

﴿یہاں سے لے کر صفحہ ۱۸ پر فعل ماضی کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے طلباء کو نہ استاد پڑھائیں اور نہ وہ خود پڑھیں کیونکہ نقشے تک درمیانی عبارت سے مقصود نقشے پر گردان پڑھانے کے لئے استاد کو تعبیر کے الفاظ بتانا ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ مبتدی طالب العلم جس کا عربی کے ساتھ کبھی تعلق ہی نہیں رہا ہو اور وہ عربی سے بالکل اجنبی ہو اب استاد جب گردان پڑھانے میں اونچی کتابوں کی باتیں بتائینگے اور اس کے لیے یہاں اس لکھی ہوئی تعبیر کو استعمال کریں گے تو وہ اس تعبیر کے ذریعے سے طلباء کو بالکل آسان اور دلچسپ معلوم ہونگی اور انکا شوق ترقی پر ہوگا اب استاد فعل ماضی کا نقشہ جو صفحہ ۱۸ پر ہے سامنے رکھے اور درجہ ذیل ہدایات پہلے خود پڑھے اور نقشے پر منطبق کرے﴾

استاد کتاب صفحہ (۱۰) پر لکھی ہوئی بسم اللہ اور حمد کے بعد اصطلاحات کو چھوڑ کر کتاب کو فعل ماضی کی گردان کے نقشے سے شروع کرادیں۔

ہر گردان کے چودہ صیغوں کو ایک ایسے جدول میں بند کر دیا ہے جس میں ہر صیغے کو ایک خاص اور مکرر جگہ معین ہوگی ہے اس کی وجہ سے پوری کتاب میں ہر صیغہ اپنی اپنی مقرر جگہ پر نظر آئے گا۔ اس لیے استاد کو چاہے کہ گردان یاد کرانے میں نقشے کی پابندی کرے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کرے۔ کتاب کھول کر اس نقشے کو سامنے رکھ کر پڑھانا شروع کر دیں۔ اگر پڑھنے والے طلباء تین چار ہوں تو یہ نقشہ پوری کتاب میں لوح ابیض کا کام دیتا ہے۔ اگر طلباء زیادہ ہوں تو اس نقشے کو لوح ابیض پر بنائیں پھر ہر سبق ایک ایک طالب العلم پتلی لاٹھی کے اشارے سے باری باری پڑھوائیں۔ سبق آسانی سے اور جلدی یاد ہوگا۔

نقشے سے فعل ماضی معروف یاد کروانے کا طریقہ:

پہلے نقشے کے اندر اپنے اپنے کالم میں لکھے ہوئے اصطلاحی لفظوں پر انگلی رکھ کر اس طرح پڑھائیں کہ استاد کہے اور طلبہ اسکے پیچھے پڑھے پہلا کالم اوپر سے نیچے کی طرف ہے۔ اس کے پڑھانے کے وقت استاد یوں کہے کہ

سبق ۱۔ واحد ایک، تثنیہ دو، جمع دو سے زیادہ۔ دوسرا کالم دائیں سے بائیں طرف ہے اس کو اس طرح پڑھائیں کہ مذکر مرد، مؤنث عورت، غائب جو سامنے موجود نہ ہو حاضر جو سامنے موجود ہو۔ متکلم خود بات کرنے والا۔ پھر پندرہ بیس منٹ دھرانے کا وقفہ دیدیں اس میں ایک طالب العلم باری باری سے پڑھے دوسرے اس کے پیچھے پڑھے۔ ابھی زبانی یاد نہ کرائیں بلکہ نقشے کو دیکھ کر پڑھنے کا رواں ہونا ضروری ہے۔

سبق ۲ نقشے پر اصطلاحات کو زبان پر رواں کرانے کے بعد صیغوں والے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف چودہ صیغوں کو دیکھ دیکھ کر ترجمے کے ساتھ پڑھائیں ۔یعنی یوں کہیں **فَعَلَ** کیا اس ایک مرد نے **فَعَلَا** کیا ان دو مردو نے **فَعَلُوْا** کیا ان سب مردوں نے۔ لفظ کیا، کہنے کے وقت انگلی **فَـعَـل** پر ہو اور ان دو مردوں کے کہنے کے وقت انگلی الف ، پر ہو اور ان سب مردوں کے کہنے کے وقت انگلی واؤ، پر ہو اور زبانی سمجھائیں کہ کیا تو فعل کا ترجمہ ہے اور مثلاً ان دو مردوں نے ، ضمیر کا ترجمہ ہے اسی طرح نقشے کو دیکھ کر اور فعل اور ضمیر پر الگ الگ انگلی رکھ کر ساری گردان **فَعَلْنَا** تک چودہ صیغوں کو پورا کرائیں۔

سبق ۳۔ چودہ صیغے ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کے بعد ضمیر کے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف چودہ ضمیروں کا ترجمہ پڑھائیں۔ ترجمہ سے پہلے ضمیر کا مطلب جیسا کہ آگے مثال دیکر آرہا ہے زبانی یاد کرائیں۔

ضمیر کا مطلب: ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جس کو کسی کے نام کی جگہ استعمال کریں جیسے اکرم آیا۔ اکرم بیٹھا اور اکرم نے کھانا کھایا۔ اب اسکی جگہ یوں کہے اکرم آیا، وہ بیٹھا اور اس نے کھانا کھایا تو یہ صحیح محاورہ ہے کیونکہ اسمیں نام کی جگہ ضمیر کو استعمال کیا اس محاورے میں لفظ 'وہ' اور لفظ 'اس نے، ضمیریں ہیں۔ جو اکرم اور اکرم نے کی جگہ پر استعمال ہوئی ہیں۔ اسی طرح عربی لغت میں بھی ہر فعل کے ساتھ ضمیر آتی ہے جیسے (ضمیر کے کالم کو اوپر سے

شروع کر کے یوں کہے) ھو ،وہ ایک مرد۔ا (الف) وہ دومرد، واو۔ وہ سب مرد۔ ھی وہ ایک عورت۔ انگلی ضمیر کے کالم میں ضمیر پر نہ ہو بلکہ اوپر سے نیچے کی طرف صیغے کے کالم میں ہر صیغے کے آخری حرف پر انگلی یا پنسل رکھتے چلے جاؤ اور کہتے چلے جاؤ تا وہ دو عورتیں ـنَ وہ سب عورتیں۔ تَ تو ایک مرد۔ تما تم دومرد۔تم تم سب مرد۔ تِ تو ایک عورت۔ تما تم دوعورتیں۔تنّ تم سب عورتیں۔تُ میں۔ نا ہم۔

اس طرح آخر تک نقشے میں لکھے ہوئے ضمیروں پر انگلی رکھ رکھ کر چودہ ضمیروں کا ترجمہ ضمیر کے کالم میں اس طرح پڑھائیں جس طرح صیغوں کے کالم میں چودہ صیغوں کو ترجمہ کے ساتھ پڑھایا تھا۔

سبق ۴۔ ضمیروں کا ترجمہ پڑھانے کے بعد ضمیر کے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف ایک ایک ضمیر کا نام یاد کرادیں۔ وہ اس طرح کہ نقشے کو دیکھیں اور ضمیروں پر انگلی رکھ کر یوں پڑھائیں۔ ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ وہ ایک مرد۔ا (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد۔ھی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے وہ ایک عورت۔ تا تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے وہ دوعورتیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں۔

سبق ۵۔ ضمیروں کے نام یاد کرانے کے بعد ماضی کے چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

تجزیہ کرنے سے مقصود صیغے میں اصلی حرفوں اور ضمیروں کی الگ الگ پہچان ہے تجزیہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصلی حرفوں اور ضمیروں کا شناخت اس طرح کرائیں کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے فعل پر انگلی رکھ کر اس کو پڑھے اور اس

کا ترجمہ کرے ترجمہ کے بعد سب حرفوں کا نام بالترتیب بول کر مثلاً یوں کہے
فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے، ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ ایک مرد۔
فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے، ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ دو مرد۔
فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ واؤ جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ سب مرد۔
فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھی پوشیدہ ہے ھی واحد مونث غائب کی ضمیر ہے، وہ ایک عورت۔
فَعَلَتَا کیا ان دو عورتوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں تا تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے، وہ دو عورتیں۔
فَعَلْنَ کیا ان سب عورتوں نے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر وہ سب عورتیں۔
فَعَلْتَ کیا تو ایک مرد نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تو ایک مرد۔
فَعَلْتُمَا کیا تم دو مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تما تثنیہ مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تم دو مرد۔
فَعَلْتُمْ کیا تم سب مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تم جمع مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تم سب مرد۔

فَعَلْتِ کیا تو ایک عورت نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تِ واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے، تو ایک عورت۔

فَعَلْتُمَا کیا تو ایک عورت نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔تما تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے، تم دو عورتیں۔

فَعَلْتُنَّ کیا تم سب عورتوں نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تُنَّ جمع مونث حاضر لی ضمیر ہے، تم سب عورتیں۔

فَعَلْتُ کیا میں نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ت واحد متکلم کی ضمیر ہے، میں۔

فَعَلْنَا کیا ہم نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔نا جمع متکلم کی ضمیر ہے، ہم سب۔

فائدہ: تجزیہ کے لیے جو الفاظ لکھے گئے ہیں ان کو بعینہ یاد کروائیں ردوبدل نہ کریں اس میں استاد کو بھی آسانی ہوتی ہے اور طالب علم کو بھی اور طالب علم فعل ماضی پر اتنا حاوی ہو جاتا ہے کہ فعل ماضی کا ہر صیغہ پوچھنے پر بتائے گا خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا صحیح کا ہو یا معتل کا۔

سبق ۶۔ اس سبق میں طلبہ کو دو چیزیں بتائیں (۱) صیغہ (۲) فعل۔ وہ اس طرح کہ ان کو سمجھا دیں کہ اس گردان میں کل چودہ لفظ ہیں۔ ہر لفظ کو صیغہ کہتے ہیں۔اس طرح کل صیغے چودہ ہوئے۔ چھ غائب کے لیے اور چھ حاضر کے لیے دو متکلم کے لیے اور ان میں سے ہر ایک صیغے کا الگ الگ نام ہے ہر صیغے کے آخر میں جو ضمیر ہے اس کا جو نام ہے وہی نام اس صیغے کا نام ہے مثلاً فَعَلُوْا کے آخر میں واو ہے اس کا نام ہے جمع مذکر غائب کی ضمیر۔تو اس صیغے کا نام بھی جمع مذکر غائب ہے۔اب ان چودہ صیغوں کے مجموعے کا نام فصل ماضی

معروف مثبت ہے جیسے اوپر لکھا ہوا ہے اس لیے ہر صیغے کے نام کے ساتھ فعل بھی بتاؤ اور کہو فعل ماضی معروف مثبت۔

گردان زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

پہلے صیغے سے یوں یاد کرائیں۔ فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت اس طرح کالم میں نیچے کی طرف آخر تک دیکھ کر پڑھائیں بلکہ ایک طالب العلم پڑھے اور دوسرے اس کے پیچھے پڑھیں۔ اسی طرح معروف منفی اور مجہول مثبت و منفی کی گردانیں کرادیں اس تفصیل سے ماضی کی پہلی گردان یاد کرانے میں دیر تو ضرور لگ جائے گی لیکن کام پختہ ہوگا۔ اور طالب علم فعل ماضی پر اتنا حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ فعل ماضی کا ہر صیغہ بلا تکلف بتا سکتا ہے خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا اور خواہ صحیح کا ہو اور یا معتل کا۔

گردان زبانی یاد ہونے کے بعد اگر استاد پسند کرے تو تعین صیغہ بھی کرادیں۔

صیغے کے تعین کا طریقہ:

تعین صیغہ طلباء سے کرانے کا مقصود ماضی کے ہر صیغے کے پہچاننے پر فوراً بلا تکلف حاوی ہونا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ صیغے کے کالم میں پہلے صیغے (فعل) پر انگلی رکھ کر کہو فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔ اس کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہے اس لئے اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلَ واحد مذکر کا صیغہ ہے۔

فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے اس کے آخر میں الف ہے الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلَا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے اس کے آخر میں واو ہے واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلُوْا

جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے۔اس کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں اس لئے اس کے اندر ھی ضمیر پوشیدہ ہے .ھی واحد مونث غائب کی ضمیر ہے تو فعلت واحد مونث غائب کا صیغہ ہے۔

اسی طرح فَعلْنَا تک کے ہر صیغے کا نام اسکے آخر کی ضمیر کے ذریعے متعین کر کے بتادو۔

ماضی کی پہلی گردان زبانی یاد ہوگئی اب قرآن پاک کھول کر ہر صیغہ طلبہ سے پوچھیں خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا، صحیح کا ہو یا معتل کا۔ یہ نہ سوچئے کہ ابھی تو طلبہ نے صرف فعَلَ کی گردانیں یاد کی تو میں ان سے مزید یا ہفت اقسام کیسے پوچھوں۔

صیغہ بتانے میں پہلے دن طالب کی رہنمائی کریں۔رہنمائی کا طریقہ یہ ہے کہ مثلا قَالُوْا پوچھا ہے تو طلبہ سے پوچھو کہ اس صیغے کے آخر میں کیا ہے وہ کہے گا واو ہے پھر پوچھیں کہ واو کونسی ضمیر ہے وہ کہے گا جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو پھر استاد کہے کہ تو قَالُوْا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اس کے بعد طالب العلم پوچھنے پر ہر صیغہ بلا تکلف بتائے گا۔

فعل ماضی معروف مثبت کی گردان

	غائب				حاضر				متکلم	
	مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث		مذکر مؤنث	
	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صغیہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر
واحد ایک	فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے	هُوَ وہ ایک مرد	فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے	هِیَ وہ ایک عورت	فَعَلْتَ کیا تو ایک مرد نے	تَ تو ایک مرد	فَعَلْتِ کیا تو ایک عورت نے	تِ تو ایک عورت	فَعَلْتُ کیا میں نے	تُ میں
تثنیہ دو	فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے	ا وہ دو مرد	فَعَلَتَا کیا ان دو عورتوں نے	تَا وہ دو عورتیں	فَعَلْتُمَا کیا تم دو مردوں نے	تُمَا تم دو مرد	فَعَلْتُمَا کیا تم دو عورتوں نے	تُمَا تم دو عورتیں	فَعَلْنَا کیا ہم نے	نا ہم
جمع دو سے زیادہ	فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے	وْا وہ سب مرد	فَعَلْنَ کیا ان سب عورتوں نے	نَ وہ سب عورتیں	فَعَلْتُمْ کیا تم سب مردوں نے	تُمْ تم سب مرد	فَعَلْتُنَّ کیا تم سب عورتوں نے	تُنَّ تم سب عورتیں		

فعل ماضی مجہول مثبت کی گردان

واحد	فُعِلَ کیا گیا وہ ایک مرد	فُعِلَتْ کی گئی وہ ایک عورت	فُعِلْتَ کیا گیا تو ایک مرد	فُعِلْتِ کی گئی تو ایک عورت	فُعِلْتُ کیا گیا میں
تثنیہ	فُعِلَا	فُعِلَتَا	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	فُعِلْنَا
جمع	فُعِلُوْا	فُعِلْنَ	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتُنَّ	

فعل ماضی معروف منفی کی گردان

واحد	مَافَعَلَ نہیں کیااس ایک مرد نے	مَافَعَلَتْ نہیں کیااس ایک عورت نے	مَافَعَلْتَ نہیں کیا تو ایک مرد نے	مَافَعَلْتِ نہیں کیا تو ایک عورت نے	مَافَعَلْتُ نہیں کیا میں نے
تثنیہ	مَا فَعَلاَ	مَافَعَلَتَا	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْنَا
جمع	مَافَعَلُوْا	مَافَعَلْنَ	مَافَعَلْتُمْ	مَافَعَلْتُنَّ	

فعل ماضی مجہول منفی کی گردان

واحد	مَافُعِلَ نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	مَافُعِلَتْ نہیں کی گئی وہ ایک عورت	مَافُعِلْتَ نہیں کیا گیا تو ایک مرد	مَافُعِلْتِ نہیں کی گئی تو ایک عورت	مَافُعِلْتُ نہیں کیا گیا میں
تثنیہ	مَافُعِلاَ	مَافُعِلَتَا	مَافُعِلْتُمَا	مَافُعِلْتُمَا	مَافُعِلْنَا
جمع	مَافُعِلُوْا	مَافُعِلْنَ	مَافُعِلْتُمْ	مَافُعِلْتُنَّ	

قواعد

۱۔ فعل ماضی:

وہ فعل ہے جس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جائے۔

۲۔ فعل معروف:

وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم ہو جیسے فَعَلَ کیااس ایک مرد نے۔

۳۔ فعل مجہول:

وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے فُعِلَ کیا گیا وہ ایک مرد۔

۴۔ فعل مثبت:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے فَعَلَ کیا دَخَلَ داخل ہوا۔

۵۔ فعل منفی:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا معلوم ہو جیسے مَا فَعَلَ نہیں کیا مَا دَخَلَ نہیں داخل ہوا

۶۔ فعل ماضی معروف بنانے کا طریقہ:

یہ مصدر سے بنتا ہے اس طرح کہ مصدر کے اصلی حرفوں سے فَعَلَ کا وزن بنالو فعل ماضی معروف کا پہلا صیغہ بن جائے گا۔

۷۔ فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ:

فعل ماضی معروف کے لام کلمے کو اس کے حال پر رہنے دو عین کلمے پر زیر نہ ہو تو اسے زیر دے دو۔ عین کلمے سے پہلے حرکت والے حروف جتنے بھی ہوں ایک ہو یا ایک سے زیادہ ان سب کو ضمہ دے دو اور جو ساکن ہو ان کو ساکن رہنے دو جیسے فَعَلَ سے فُعِلَ. اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ

۸۔ فعل ماضی منفی بنانے کا طریقہ:

ماضی مثبت کے شروع میں مالگادو جیسے فَعَلَ سے مَا فَعَلَ.

ف: ما کی بجائے لا بھی لگا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ لا دوبار آرہا ہو جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی. وَ لَا اٰبَآؤُ نَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ.

ہدایت برائے استاد: استاد کو چاہے کہ فعل ماضی کی گردان یاد کرانے کے بعد ایک دو دن صیغوں کے پوچھنے کی مشق کرائے وہ اس طرح کہ قرآن پاک کی کوئی سورت نکال کر قرآن پاک کے صفحے کے اندر ماضی کا ہر صیغہ بل استعاب پوچھے خواہ صحیح کا ہو یا اجوف اور ناقص کا اور یا مجرد کا ہو یا مزید کا اگر وہ جلدی نہ بتا سکے تو شروع میں تھوڑی سی رہنمائی کرے

صیغہ معلوم کرنے کا طریقہ:

طلباء سے کہو کہ جب بھی تم سے کوئی صیغہ پوچھا جائے تو فوراً اس کے آخر کو دیکھو صیغے کے آخر میں جو بھی ضمیر ہوگی وہی اس صیغے کا نام ہوگا۔ مثلاً فَعَلُوْا پوچھا تو اس کے آخر میں جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلُوْا جمع مذکر کا صیغہ ہے اسی طرح قَالُوْا ،جَاؤُوْا ،اَتَوْا وغیرہ

جس صیغے کے آخر میں کوئی ضمیر نہ ہو جو کہ ماضی کے صرف دو صیغے ہیں فَعَلَ اور فَعَلَت تو اس کے اندر ضمیر پوشیدہ ہوگی جیسے فَعَلَ میں هُوَ اور فَعَلَتْ میں هِیَ پوشیدہ ہے اب یہ سمجھا کر طلبہ سے پوچھیں کہ اِسْتَکْبَرَ اور قَالَ کیا صیغے ہیں اور طالب علم یوں کہے کہ قَالَ کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہے اس لیے اس میں ھو پوشیدہ ہے اور ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ تو قَالَ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اسی طرح اِسْتَکْبَرَ بَغیٰ ،دَعَا وغیرہ

اس بات کا پکا معمول بنائیں کہ پوری کتاب میں ہر فعل کی گردان ماضی ہو مضارع امر ہو نہی زبانی یاد کرانے کے بعد اس فعل کے صیغے خواہ مجرد ہو یا مزید صحیح ہو یا معتل۔ قران پاک میں سے پوچھ لیا کریں۔ صیغہ بتانے میں پہلے دن طالب کی رہنمائی کریں۔ اس کے بعد طالب علم ہر صیغہ پوچھنے پر بلا تکلف بتائے گا۔

فائدہ:

ماضی کی چھ قسمیں ہیں اور ان کی تفصیل کتاب کے ختم پر دیکھ لیں۔ کام تو ان کے بغیر بھی چلتا ہے لیکن اگر کوئی پڑھانا چاہیں تو ماضی کے بعد نہ پڑھائیں بلکہ مضارع کی چار گردانیں یاد کروانے کے بعد کتاب کے آخر میں لکھی ہوئی ماضی کی چھ قسمیں پڑھائیں اس کے بعد فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن شروع کروادیں جو کہ صفحہ ۲۸ پر آرہا ہے۔

فصل (۲) فعل مضارع

﴿صفحہ نمبر۲۲ اور۲۳ صرف استاد کیلئے ہیں طالب علم نہ پڑھے﴾

نقشے سے فعل مضارع معروف یاد کرانے کا طریقہ:

واحد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث غائب حاضر وغیرہ اصطلاحات ماضی کی گردان یاد کرانے سے طالب علم خوب سمجھ چکے ہیں۔ اب فعل مضارع کو نقشے سے درج ذیل نمبروں کی ترتیب سے اس طرح پڑھائیں جس طرح ماضی کی گردان پڑھائی تھی اور پہلے صیغے کے کالم سے شروع کر کے یوں کہے۔

۱۔ یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، اسی طرح ساری گردان ترجمہ سمیت نقشے کو دیکھ کر اور ہر صیغے پر انگلی رکھ کر پوری گردان زبان پر رواں کرائیں۔ دوسری بار ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

تجزیہ ہمیشہ دیکھ کر کرایا جاتا ہے زبانی یاد کرنے کی ضرورت نہیں تجزیہ کرنے کا اصول یہ ہے کہ طالب علم صیغے پر انگلی رکھ کر پہلے اس کو پڑھے پھر اس کا ترجمہ کرے اس کے بعد اصلی حرفوں اور ضمیر کی الگ الگ پہچان کے لیے یوں کہے کہ

یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

یَفْعَلَانِ کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد۔ یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ آ (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ نٓ اعرابی ہے

یَفْعَلُوْنَ کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد۔ یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد نٓ اعرابی ہے۔

تَفْعَلُ کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت۔ت مضارع کی علامت ہے۔
ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس کے اندر ھی پوشیدہ ہےھی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے وہ ایک عورت۔ ن اعرابی ہے۔
تَفْعَلاَنِ کرتی ہیں یا کریگی وہ دوعورتیں۔ت مضارع کی علامت ہے۔
ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ا (الف) تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے۔وہ دو عورتیں ن اعرابی ہے۔
یَفْعَلْنَ کرتیں ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں۔ت مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں۔
تَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد ت مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اسکے اندر انت پوشیدہ ہے انت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے تو ایک مرد
تَفْعَلِیْنَ کرتی ہو یا کروگی تو ایک عورت۔ت مضارع کی علامت ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے تو ایک عورت ن اعرابی ہے۔اسی طرح تَفْعَلاَنِ، تَفْعَلْنَ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ کا تجزیہ کرائے۔اَفْعَلُ میں اَنَا ضمیر اور نَفْعَلُ میں نَحْنُ ضمیر پوشیدہ ہے۔
۳۔طلبہ کو سمجھادیں کہ یَفْعَلُ کے آخر میں پیش ہے یہ مضارع کا اعراب ہے یَفْعَلاَن وغیرہ میں وہ پیش نہیں رہا اس کی جگہ آخر میں نون آیا ہے اس لیے اس کو اعرابی نون کہتے ہیں اس کا ترجمہ نہیں ہے۔
۴۔تیسری بار صیغہ اور فعل دونوں کے نام سمیت چودہ صیغوں کی پوری گردان پہلی بار نقشے پر دیکھ کر چھ، سات مرتبہ پڑھے اسکے بعد زبانی یاد کرے۔اور انہی چار نمبروں کے طریق پر مضارع معروف منفی اور مجہول مثبت و منفی تینوں کی گردانیں زبانی یاد کرائیں۔

تنبیہ: مضارع کی گردان کے نقشے سے اوپر والی عبارت استاد کے صرف خود پڑھنے کے لے ہے طلباء کو نہ پڑھائیں اور نہ طلباء خود پڑھیں بلکہ اس سے مقصود گردان کو

نقشے پر یاد کرانے کی تعبیر تیار کرنا ہے۔اس لیے استاد اس تعبیر کی پابندی کے ساتھ گردان کو صرف نقشے پر یا لوح ابیض پر انگلی اور نظر جما کر یاد کرائیں۔

فعل مضارع معروف مثبت کی گردان

	غائب				حاضر				متکلم	
	مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث		مذکر مؤنث	
	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صغیہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر
واحد ایک	یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرگا وہ ایک مرد	ھو وہ ایک مرد	تَفْعَلُ کرتی ہے یا کریگی وہ ایک عورت	ھِیَ وہ ایک عورت	تَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد	اَنْتَ تو ایک مرد	تَفْعَلِیْنَ کرتی ہے یا کریگی تو ایک عورت	ی تو ایک عورت	اَفْعَلُ کرتا ہوں یا کرونگا میں	اَنَا میں
تثنیہ دو	یَفْعَلَانِ کرتے ہیں یا کرینگے وہ دو مرد	ا وہ دو مرد	تَفْعَلَانِ کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں	ا وہ دو عورتیں	تَفْعَلَانِ کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد	ا تم دو مرد	تَفْعَلَانِ کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں	ا تم دو عورتیں	نَفْعَلُ کرتے ہیں یا کریں گے ہم	نَحْنُ ہم
جمع دو سے زیادہ	یَفْعَلُوْنَ کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد	و وہ سب مرد	یَفْعَلْنَ کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں	ن وہ سب عورتیں	تَفْعَلُوْنَ کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد	و تم سب مرد	تَفْعَلْنَ کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں	ن تم سب عورتیں		

فعل مضارع مجہول مثبت کی گردان

واحد	يُفْعَلُ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد	تُفْعَلُ کی جاتی ہے یا کی جائے گی وہ ایک عورت	تُفْعَلُ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا تو ایک مرد	تُفْعَلِيْنَ کی جاتی ہے یا کی جائے گی تو ایک عورت	أُفْعَلُ کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	يُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	نُفْعَلُ
جمع	يُفْعَلُوْنَ	يُفْعَلْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلْنَ	

فعل مضارع معروف منفی کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلُ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلُ نہیں کرتی ہے یا نہیں کریگی وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلُ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِيْنَ نہیں کرتی ہے یا نہیں کریگی تو ایک عورت	لَا اَفْعَلُ نہیں کرتا ہوں یا نہیں کرونگا میں
تثنیہ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا نَفْعَلُ
جمع	لَا يَفْعَلُوْنَ	لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلُوْنَ	لَا تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی کی گردان

واحد	لَا يُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلُ نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِيْنَ نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی تو ایک عورت	لَا أُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہوں یا نہیں کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَا يُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا نُفْعَلُ
جمع	لَا يُفْعَلُوْنَ	لَا يُفْعَلْنَ	لَا تُفْعَلُوْنَ	لَا تُفْعَلْنَ	

قواعد

فعل مضارع :

فعل مضارع وہ فعل ہے جس میں کبھی حال اور کبھی مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔

مضارع معروف بنانے کا طریقہ:

(۱)فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے وہ اس طرح کہ ماضی معروف کا پہلا حرف ساکن نہ ہوتو اسے ساکن کردو۔

(۲)۔اس سے پہلے مضارع کی علامت (نشان) لگادواور آخرکو رفع دے دو تو مضارع مرفوع بن جائے گا۔جیسے **فَعَلَ** سے **يَفْعَلُ**۔

مضارع کی علامت چار حرف ہیں۔ **ی ،ت ، ا، ن**

مضارع کا رفع:

مضارع کا رفع دو چیزیں ہیں۔

(۱)**پیش**۔یہ مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں آتا ہےاور وہ **يَفْعَلُ تَفْعَلُ تفعَلُ اَفْعَلُ نَفْعَلُ** ہیں۔

(۲)اعرابی نون۔

یہ مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں لام کلمے پر آتا ہے اور لام کلمہ متحرک ہوتا ہے چار تثنیے **يَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ تفْعَلَانِ** دو جمع مذکر **يَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ** ایک واحد مؤنث حاضر **تَفْعَلِيْنَ** اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں جمع مؤنث کا نون آتا ہےاور نون کے آنے سے لام کلمہ ساکن ہوجاتا ہےاور وہ **يَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ** ہیں۔

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ:

مضارع کی علامت پر پیش نہ ہو تو اسے پیش دے دو اور عین کلمے پر زبر نہ ہو تو اسے زبر دے دو جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ ، یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ۔

برائے استاد: مضارع کی گردان یاد ہونے کے بعد ایک دن سبق بند کر قرآن پاک وحدیث کے عبارتوں سے مضارع کا ہر صیغہ پوچھیں خواہ مجرد یا مزید کا ہو اور خواہ صحیح یا معتل کا ہو۔

(۱) مضارع منفی:

مضارع کی نفی تین حروف سے ہوتی ہے لا ، لن، لم اس لئے مضارع کی نفی لی تین قسمیں ہیں (۱) مضارع منفی (۲) مضارع نفی تاکید بلن (۳) مضارع نفی جحد بلم

جس مضارع کی نفی لا سے ہو اس کو فعل مضارع نفی کہتے ہیں۔

فعل مضارع منفی بنانے کا طریقہ:

مضارع مثبت کے شروع میں لا لگادو جیسے یَفْعَلُ سے لَا یَفْعَلُ اس لا کو لائے نفی کہتے ہیں۔ یہ مضارع کے لفظ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا مضارع کے آخر میں پیش اور اعرابی نون بدستور باقی رہتے ہیں۔

مضارع کی نفی کے لیے لا اور ما دونوں استعمال ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ما صرف اس مضارع پر آتا ہے جو حال کے معنی میں ہو اور لا حال والے پر بھی آتا ہے اور استقبال والے پر بھی اور لا زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ۔ اور ما زائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ نفی کے معنی دیتا ہے۔

صیغہ معلوم کروانے کا طریقہ برائے استاد:

مضارع کا صیغہ معلوم کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو ماضی میں بتایا گیا وہ یہ کہ جو صیغہ پوچھا جائے

طالب علم اسکے آخر میں ضمیر کو دیکھیں۔
پھر فعل معلوم کرنے کے لیے صیغے کے شروع میں دیکھو اگر اس کے شروع میں علامت مضارع ہے تو وہ فعل مضارع ہے ورنہ فعل ماضی۔
قرآن پاک سے صیغوں کی مشق کرنے کے وقت پہلے تو صرف ماضی اور صرف مضارع کا صیغہ پوچھتے تھے اب مضارع کے بعد ایک دن سبق بند کر کے ماضی اور مضارع دونوں کے صیغے پوچھیں۔

---

(۲) فعل مضارع نفی تاکید بلن

نفی تاکید بلن کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ دیکھ کر کرائیں۔

تجزیہ کا طریقہ برائے استاد:

طالب علم پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہیں لَنْ یَفْعَلَ ہر گز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔ لن حرف نفی برائے تاکید ہے یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

لَنْ یَفْعَلاَ ہر گز نہیں کریں گے وہ دو مرد لن حرف نفی برائے تاکید ہے۔یٓ مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں الفٓ تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ اعرابی نون لَنْ کی وجہ سے گر گیا۔ وہ دو مرد۔ اسی طرح لَنْ یَفْعَلاَ، لَن یَفْعَلُوْا، لَن تفعل، لَن تَفْعَلاَ، لَنْ یَفْعَلْنَ کا تجزیہ کریں۔

لَنْ تَفْعَلَ ہر گز نہیں کریگا تو ایک مرد. لن حرف نفی برائے تاکید ہے تٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ ہے اَنْتَ واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے تو ایک مرد۔ اسی طرح لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ تَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِیْ، لَنْ تَفْعَلْنَ، لَنْ اَفْعَلَ، لَن نَفْعَلَ میں سے ہر ایک کا تجزیہ کریں۔

فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن کی گردان

واحد	لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد	لَنْ تَفْعَلَ ہرگز نہیں کریگی وہ ایک عورت	لَنْ تَفْعَلَ ہرگز نہیں کریگا تو ایک مرد	لَنْ تَفْعَلِیْ ہرگز نہیں کریگی تو ایک عورت	لَنْ اَفْعَلَ ہرگز نہیں کرونگا یا کروں گی میں
تثنیہ	لَنْ یَّفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ نَّفْعَلَ
جمع	لَنْ یَّفْعَلُوْا	لَنْ یَّفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَنْ تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی تاکید بلن کی گردان

واحد	لَنْ یُّفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جائیگا وہ ایک مرد	لَنْ تُفْعَلَ ہرگز نہیں کی جائیگی وہ ایک عورت	لَنْ تُفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جائیگا تو ایک مرد	لَنْ تُفْعَلِیْ ہرگز نہیں کی جائیگی تو ایک عورت	لَنْ اُفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَنْ یُّفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ نُّفْعَلَ
جمع	لَنْ یُّفْعَلُوْا	لَنْ یُّفْعَلْنَ	لَنْ تُفْعَلُوْا	لَنْ تُفْعَلْنَ	

قواعد

جس مضارع کی نفی لن سے ہو اسے نفی تاکید بہ لن کہتے ہیں۔

فعل مضارع نفی تاکید بلن بنانے کا طریقہ:

مضارع مثبت کے شروع میں لَنْ لگادو اور آخر کو نصب دے دو تو فعل مضارع نفی تاکید بہ لن بن جائے گا جیسے یَفْعَلُ سے لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔

مضارع کے شروع میں لَنْ کے آنے سے اس میں دو طرح کی تبدیلی ہو جاتی ہے

(۱) لفظ میں (۲) معنی میں اس تبدیلی کو لَنْ کا عمل کہتے ہیں۔ لفظ کی تبدیلی کو لفظی عمل اور معنی کی تبدیلی کو معنوی اثر کہتے ہیں۔

لَنْ کا لفظی عمل:

لَنْ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

مضارع کا نصب:

مضارع کا نصب دو چیزیں ہیں۔ ایک تو زبر ہے جو مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں پیش کی جگہ پر آجاتا ہے جیسے لَنْ يَّفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ۔ دوسری سات صیغوں سے اعرابی نون کا گر جانا ہے چار تثنیے لَنْ يَّفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا دو جمع مذکر لَنْ يَّفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلُوْا ایک واحد مؤنث حاضر جیسے لَنْ تَفْعَلِي اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا جیسے لَنْ يَّفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلْنَ ان دو صیغوں کے آخر میں جمع مؤنث کا نون اسی طرح باقی رہتا ہے جس طرح ماضی میں تھا کیونکہ یہ اعرابی نون نہیں ہے بلکہ جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور ضمیر کا نون گرا نہیں کرتا۔

لَنْ کا معنوی اثر:

لَنْ مضارع میں اثبات کے بجائے نفی تاکید کے معنی پیدا کرتا ہے اور مضارع کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے يَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد لَنْ يَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف:

چار حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں (۱) لَنْ (۲) اَنْ یہ کہ (۳) كَيْ تاکہ

(۴)اِذَنْ اس وقت۔ جیسے

اَنْ یَفْعَلَ کہ کرے وہ ایک مرد آخر تک۔

کَیْ یَفْعَلَ تا کہ کرے وہ ایک مرد آخر تک۔

اِذَنْ یَفْعَلَ اس وقت کرے گا وہ ایک مرد آخر تک۔

(۳)نفی جحد بلم

برائے استاد:

نفی جحد بہ لم کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کا طریقہ:

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد نے۔ لم حرف نفی برائے جحد ہے، ی مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح لم یفعلوا نہیں کیا ان سب مردوں نے، لم حرف نفی برائے جحد ہے، ی مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا۔ اسی طرح آخری صیغہ لم نفعل تک ہر صیغے کے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل مضارع معروف نفی جحد بلم کی گردان

واحد	لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد	لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک عورت	لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا تو ایک مرد	لَمْ تَفْعَلِیْ نہیں کیا تو ایک عورت	لَمْ اَفْعَلْ نہیں کیا میں نے
تثنیہ	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ نَفْعَلْ
جمع	لَمْ یَفْعَلُوْا	لَمْ یَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی جحد بلم کی گردان

واحد	لَمْ یُفْعَلْ نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	لَمْ تُفْعَلْ نہیں کی گئی وہ ایک عورت	لَمْ تُفْعَلْ نہیں کیا گیا تو ایک مرد	لَمْ تُفْعَلِیْ نہیں کی گئی تو ایک عورت	لَمْ اُفْعَلْ نہیں کیا گیا میں
تثنیہ	لَمْ یُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ نُفْعَلْ
جمع	لَمْ یُفْعَلُوْا	لَمْ یُفْعَلْنَ	لَمْ تُفْعَلُوْا	لَمْ تُفْعَلْنَ	

قواعد

۶۔ جس مضارع کی نفی لَم سے ہو اسے نفی جحد بہ لم کہتے ہیں۔

مضارع نفی جحد بہ لم بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع میں لَمْ لگادو اور آخر کو جزم دے دو۔ جیسے یَفْعَلُ سے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد نے۔

مضارع کے شروع میں لَمْ آنے سے مضارع میں دو طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں
(۱) لفظ میں (۲) معنی میں اس تبدیلی کو لَمْ کا عمل کہتے ہیں لفظ کی تبدیلی کو لفظی عمل اور معنی کی تبدیلی کو معنوی اثر کہتے ہیں۔

لم کا لفظی عمل:

یہ ہے کہ لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے۔

مضارع کا جزم:

مضارع کے آخر سے تین چیزوں کے گرنے کو جزم کہتے ہیں۔

ایک تو ضمہ کا گرنا ہے جو کہ مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر سے گر جاتا ہے۔ جیسے یَفْعَلُ

سے لَمْ یَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

دوسرے اعرابی نون کا گرنا ہے۔ جو کہ مضارع کے سات صیغوں کے آخر سے گر جاتا ہے۔

چار تثنیے لَمْ یَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا دو جمع مذکر کے صیغے لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلُوْا ایک واحد مؤنث حاضر لَمْ تَفْعَلِیْ.

اور لَمْ جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا جیسے لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْنَ

تیسری چیز حرف علت کا گرنا۔ پانچ صیغوں کے آخر میں اگر پیش کے بجائے حرف علت ہو تو خود وہی حرف گر جاتا ہے اور حرف علت تین ہیں۔ (۱) الف جیسے یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ۔ (۲) یاء جیسے یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ۔ (۳) واو جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ

پس مضارع کے آخر سے تین چیزوں کے گرنے کو جزم کہتے ہیں ضمہ، حرف علت اور نون اعرابی۔

لَمْ کا معنوی اثر:

لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا۔

برائے استاد:

جحد کے اصل معنی ہیں علم کے باوجود انکار کرنا۔ یہاں مطلق انکار مراد ہے چونکہ انکار نام ہے فعل گذشتہ کی نفی کا اور لَمْ ماضی کی نفی کے لئے ہے اس لیے لم کی نفی کا نام نفی جحد ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں اس کو نفی ماضی کہہ سکتے ہیں۔ (حاشیہ میزان الصرف) قرآن و حدیث کے عبارات سے نفی تاکید بلن اور نفی جحد بلم کی صیغوں کی مشق کرانا نہ بھولیں۔

نون ثقیلہ وخفیفہ

﴿یہاں سے صفحہ ۳۵ پر نون ثقیلہ کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔ تاکہ وہ اس تعبیر کی پابندی کے ساتھ نقشے کے صیغوں کو پڑھائیں اس لئے طلباء اس عبارت کو نہ پڑھیں۔ مضارع معروف بانون ثقیلہ کی گردان کا پہلے دیکھ کر تجزیہ کرائیں۔ زبانی یاد کرانے کا کام اس کے بعد کریں۔

تجزیہ کا طریقہ برائے استاد:

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔

لَیَفْعَلَانِّ ضرور ضرور کریں گے وہ دو مرد، ل مفتوح برائے تاکید ہے، ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، آ (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد، نون اعرابی یہاں سے گر گیا، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔

لَیَفْعَلُنَّ ضرور ضرور کریں گے وہ سب مرد۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے یَ مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، لام کا ضمہ بتاتا ہے کہ یہاں سے وْ گر گیا ہے واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد، نون اعرابی یہاں سے گر گیا نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ کا تجزیہ کرو۔

لَیَفْعَلْنَانِّ ضرور ضرور کریں گی وہ سب عورتیں، ل مفتوح برائے تاکید ہے ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، نَ جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں، آ (الف) فاصل ہے، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلُنَّ کا تجزیہ کرو

لَتَفْعَلِنَّ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے ت مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، لام کا کسرہ بتاتا ہے کہ یہاں سے ی گر گئی ہے، ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے تو ایک عورت، نون اعرابی یہاں سے گر گیا نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ کا تجزیہ کرو۔

فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَتَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	لَتَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	لَتَفْعَلِنَّ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	لَاَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کروں گا میں
تثنیہ	لَیَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَنَفْعَلَنَّ
جمع	لَیَفْعَلُنَّ	لَیَفْعَلْنَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	

فعل مضارع مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَیُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَتُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	لَتُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	لَتُفْعَلِنَّ ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	لَاُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَیُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَنُفْعَلَنَّ
جمع	لَیُفْعَلُنَّ	لَیُفْعَلْنَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	

فعل مضارع معروف بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَیَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَتَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	لَتَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	لَتَفْعَلِنْ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	لَاَفْعَلَنْ ضرور ضرور کروں گا میں
تثنیہ					لَنَفْعَلَنْ
جمع	لَیَفْعَلُنْ		لَتَفْعَلُنْ		

فعل مضارع مجہول بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَيُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَتُفْعَلَنْ ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	لَتُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	لَتُفْعَلِنْ ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	لَاُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں
تثنیہ					لَنُفْعَلَنْ
جمع	لَيُفْعَلُنْ		لَتُفْعَلُنْ		

قواعد

مضارع منفی کی تاکید کے لیے لَنْ آتا ہے۔ اور مضارع مثبت کی تاکید کے لیے مضارع کے شروع میں فتحہ والا لام آتا ہے اس کو لام تاکید کہتے ہیں

لام تاکید:

لام تاکید وہ مفتوح لام ہے جو کلمے کے شروع میں تاکید کے لیے آئے جیسے لَيَفْعَلُ لَزَيْدٌ' لَفِيْ اور یہ لام مضارع کو خالص حال کے معنی میں کر دیتا ہے۔

اور فتحہ والے لام کے ساتھ مضارع کے آخر میں نون بھی آتا ہے اس کو نون تاکید کہتے

نون تاکید:

وہ نون ہے جو مضارع کے آخر میں تاکید کے لیے آئے اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) نون ثقیلہ (۲) نون خفیفہ

نون ثقیلہ نون خفیفہ کی تعریف:

نون ثقیلہ نون مشدد کو اور نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں۔ لام تاکید۔ نون ثقیلہ اور نون خفیفہ

تینوں کے معنی ہیں ضرور یا البتہ۔ جب مضارع کے آخر میں نون تاکید آئے تو اس کو فعل مضارع بانون ثقیلہ یا بانون خفیفہ کہتے ہیں۔

فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع میں لام مفتوح اور آخر میں نون مشدد لگادو۔

نون ثقیلہ سے پہلے پانچ صیغوں میں زبر آتا ہے۔ لَیَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ

سات صیغوں سے اعرابی نون گر جاتا ہے ان میں سے چار تثنیوں میں نون ثقیلہ سے پہلے تثنیہ کا الف آتا ہے جیسے لَیَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ

دو جمع کے صیغوں میں اعرابی نون کے ساتھ ضمیر کا واؤ بھی گر جاتا ہے اور اس کو بتانے کے لیے نون ثقیلہ سے پہلے پیش آتا ہے جیسے لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلُنَّ

ایک صیغہ واحد مؤنث حاضر میں اعرابی نون کے ساتھ ضمیر کی ی بھی گر جاتی ہے اور اس کو بتانے کے لیے نون ثقیلہ سے پہلے زیر آتا ہے جیسے لَتَفْعَلِنَّ

جمع مؤنث کے دو صیغوں میں نون ثقیلہ اور نون جمع کے درمیان فاصل الف آتا ہے جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ

مضارع معروف بانون خفیفہ بنانے کا طریقہ:

نون خفیفہ کا قاعدہ بھی وہی ہے جو نون ثقیلہ کا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ تثنیہ کے الف اور فاصل الف والے ان چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے

نون تاکید کا مضارع میں معنوی اثر:

نون تاکید فعل مضارع کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا

اور لَیَفْعَلَنَّ ضرورضرور کریگا وہ ایک مرد۔

نون تاکید صرف تین فعلوں کے آخر میں آتا ہے

(۱) فعل مضارع ......، (۲) فعل امر ...... ، (۳) فعل نہی

فعل مضارع کے آخر میں نون ثقیلہ اس شرط پر آتا ہے کہ اس کے شروع میں فتحہ والا لام یا اِمَّا شرطیہ ہو جیسے لَیَفْعَلَنَّ اور اِمَّا یَبْلُغَنَّ اور فعل امر اور فعل نہی میں بلاشرط (یعنی فتحہ والے لام اور اِمَّا کے بغیر) آتا ہے۔

فائدہ: نون تاکید کی طرح سین اور سوف والا مضارع بھی تاکید اور مستقبل ہی کے معنی دیتا ہے جیسے سَیَفْعَلُ، سَوْفَ یَفْعَلُ کرے گا وہ ایک مرد ۔

فصل (۳) فعل کی تیسری قسم فعل امر

﴿یہاں سے لیکر صفحہ ۴۰ پر امر کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے﴾

فعل امر کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

امر غائب کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لِیَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد۔ لام مکسور، لام امر ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ، ع ، ل اصلی حروف ہیں، اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد لِیَفْعَلَا چاہیے کہ کریں وہ دو مرد۔ ل (لام) مکسور، لام امر ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں، الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اسی طرح لِیَفْعَلُوا، لِتَفْعَلْ، لِتَفْعَلَا، لِیَفْعَلْنَ، لِاَفْعَلْ، لِنَفْعَلْ تک چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

امر غائب معروف میں غائب کے چھ صیغوں کے ساتھ متکلم کے دو صیغے ملا کر ان آٹھ صیغوں کی گردان الگ کریں اور حاضر معروف کے چھ صیغوں کی گردان الگ کریں

ایک اہم تنبیہ: اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ تجزیہ کرنے کے وقت طالب علم کی نظر اور انگلی نقشے کے اندر لکھے ہوئے صیغوں پر ہونی چاہے نہ کہ ان صیغوں پر جو تجزیہ کے تعبیر بتانے کے لیے لکھے جا رہے ہیں۔

امر حاضر کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

اِفْعَلْ کر تو ایک مرد۔ ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں انت ضمیر پوشیدہ ہے انت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے۔ تو ایک مرد

اِفْعَلاَ کرو تم دو مرد۔ ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں الف تثنیہ مذکر حاضر کی ضمیر ہے تم دو مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اسی طرح اِفْعَلوا کا تجزیہ کریں۔

اِفْــعَـلِـیْ کر تو ایک عورت ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے۔ تو ایک عورت۔ اسی طرح اِفْـعَـلا۔ اِفْـعَـلْـنَ تک کا تجزیہ کرائیں۔

امر بانون ثقیلہ کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

اس بات کی خاص پابندی کریں کہ ہر گردان زبانی یاد کرنے سے پہلے نقشے میں لکھے ہوئے صیغوں کا دیکھ دیکھ کر تجزیہ کرائیں۔ امر بانون ثقیلہ کے نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر طالب علم یوں کہے لِیَـفْـعَـلَـنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد۔ ل (لام) مکسور، لام امر ہے۔ یٰ مضارع کی علامت ہے۔ ف، ع، ل اصلی حروف ہیں، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے اس میں ھـو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح آخری صیغہ لِنَـفْـعَلَنَّ تک کے

سب چودہ صیغوں کا تجزیہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ میں بتایا ہے اور امر بانون خفیفہ کا تجزیہ بھی اسی طرح ہے جو مضارع بانون خفیفہ میں بتایا ہے۔

فعل امر معروف کی گردان

	امر غائب معروف		امر حاضر معروف		متکلم
واحد	لِیَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلْ کرتو ایک مرد	اِفْعَلِی کرتو ایک عورت	لِاَفْعَلْ چاہیے کہ کروں میں
تثنیہ	لِیَفْعَلاَ	لِتَفْعَلاَ	اِفْعَلاَ	اِفْعَلاَ	لِنَفْعَلْ
جمع	لِیَفْعَلُوْا	لِیَفْعَلْنَ	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ	

فعل امر مجہول کی گردان

واحد	لِیُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلْ چاہیے کہ کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِی چاہیے کہ کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لِیُفْعَلاَ	لِتُفْعَلاَ	لِتُفْعَلاَ	لِتُفْعَلاَ	لِنُفْعَلْ
جمع	لِیُفْعَلُوْا	لِیُفْعَلْنَ	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلْنَ	

	فعل امر غائب معروف بانون ثقیلہ		فعل امر حاضر معروف بانون ثقیلہ		
واحد	لِیَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلَنَّ ضرور کرے تو ایک مرد	اِفْعَلِنَّ ضرور کرے تو ایک عورت	لِاَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کروں میں
تثنیہ	لِیَفْعَلاَنِّ	لِتَفْعَلاَنِّ	اِفْعَلاَنِّ	اِفْعَلاَنِّ	لِنَفْعَلَنَّ
جمع	لِیَفْعَلُنَّ	لِیَفْعَلْنَانِّ	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلْنَانِّ	

فعل امر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لِيُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِنَّ چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں
تثنیہ	لِيُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِنُفْعَلَنَّ
جمع	لِيُفْعَلُنَّ	لِيُفْعَلْنَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلْنَانِّ	
	امر غائب معروف بانون خفیفہ		امر حاضر معروف بانون خفیفہ		
واحد	لِيَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلَنْ ضرور کر تو ایک مرد	اِفْعَلِنْ ضرور کر تو ایک عورت	لِاَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کروں میں
تثنیہ					لِنَفْعَلَنْ
جمع	لِيَفْعَلُنْ		اِفْعَلُنْ		

فعل امر مجہول بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لِيُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِنْ چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں
تثنیہ					لِنُفْعَلَنْ
جمع	لِيُفْعَلُنْ		لِتُفْعَلُنْ		

قواعد

۱۔ فعل امر کی تعریف:

فعل امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم معلوم ہو۔ جیسے اِفْعَلْ تو کر۔ لِیَفْعَلْ وہ کرے

۲۔ امر غائب:

امر غائب کے چھ، متکلم کے دو، ان آٹھ صیغوں کے شروع میں زیر والا لام آتا ہے جو کہ جزم دیتا ہے اور حاضر کے صیغوں میں نہیں آتا اس لیے غائب کے چھ اور متکلم کے دو ان آٹھ صیغوں کو اصطلاح میں امر غائب کہتے ہیں۔ اس لئے امر غائب معروف کی گردان ان آٹھ صیغوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ امر غائب معروف بنانے کا طریقہ:

مضارع معروف کے شروع میں زیر والا لام لگا دو اور آخر کو جزم دے دو جیسے یَفْعَلُ سے لِیَفْعَلْ چاہیئے کہ کرے وہ ایک مرد یَدْعُوْا سے لِیَدْعُ، یَعِدُ سے لِیَعِدْ، یَرْمِی سے لِیَرْمِ، یخشٰی سے لِیَخْشَ

۴۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع سے علامت مضارع گرا دو اور اسکے آخر کو جزم دیدو جیسے یُصَرِّفُ سے صَرِّفْ۔ یُقَاتِلُ سے قَاتِلْ۔ یَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ۔ یَتَقَابَلُ سے تَقَابَلْ. یُبَعْثِرُ سے بَعْثِرْ. یَتَبَعْثَرُ سے تَبَعْثَرْ. یَعِدُ سے عِدْ. تَقِیْ سے قِ. تَرٰی سے رَ.

علامتِ مضارع کے بعد والا حرف کبھی متحرک ہوتا ہے جیسے اوپر کی مثالیں اور کبھی ساکن ہوتا ہے جب ساکن ہو تو علامت مضارع کی جگہ ہمزہ وصلی مکسور لے آؤ جیسے تَفْعَلُ سے اِفْعَلْ کر تو۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ مار تو۔ یَخْشٰی سے اِخْشَ ڈر تو۔ یَرْمِیْ سے اِرْمِ پھینک تو

یَجْتَنِبُ سے اِجْتَنِبْ پرہیز کر

ہاں اگر ساکن کے بعد ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دیں جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَدْعُوْ سے اُدْعُ

ہمزہ وصلی کا ضمہ صرف باب نَصَرَ و کَرُمَ کے امر میں آتا ہے۔

ہمزہ وصلی:

بعض اسموں اور فعلوں کے شروع میں ایک قسم کا زائد ہمزہ آتا ہے جو کہ ابتداء اور اعادہ میں تو پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ . یَآاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا پر وقف کر کے پھر اُعْبُدُوْا سے اعادہ کریں اور جب وہ کلام کے درمیان آئے تو گرجاتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ . ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ . یَآاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا ۔ ایسے ہمزہ کو ہمزۂ وصلی کہتے ہیں۔ جو ہمزہ درمیان میں نہ گرے اسکو ہمزۂ قطعی کہتے ہیں جیسے اِسْمُہٗ اَحْمَدُ . فَاَکْرَمَہٗ .

۶۔ امر مجہول بنانے کا طریقہ:

امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے اس طرح کہ مضارع مجہول کے شروع میں امر کا لام لگا دو اور آخر کو جزم۔ جیسے یُفْعَلُ سے لِیُفْعَلْ چاہیئے کہ کیا جائے وہ ایک مرد

۷۔ لام مفتوح اور لام مکسور میں فرق:

مضارع کے شروع میں زبر والا لام بھی آتا ہے اور زیر والا لام بھی زبر والے لام کو لام تاکید یا لام ابتداء کہتے ہیں اس کے معنی ہیں ' ضرور' یہ مضارع میں کوئی عمل نہیں کرتا جیسے یَفْعَلُ سے لَیَفْعَلُ ' ضرور کرتا ہے وہ ایک مرد' اور زیر والے لام کو لام امر کہتے ہیں اس کے معنی ہیں ' چاہیئے کہ' اور یہ عامل ہے۔ جیسے لِیَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد

۸۔ لام امر کا عمل:

یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے یعنی اسکے آخر سے حرکت، حرف علت اور اعرابی نون کو گرا دیتا ہے

جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ ، یَدْعُوْا سے لِیَدْعُ اور یَنْصُرُوْنَ سے لِیَنْصُرُوْا لام امر سے پہلے و۔ف۔ثُمَّ آئے تو وہ ساکن ہو جاتا ہے۔جیسے وَلْیَطَّوَّفُوْا ،فَلْیَفْرَحُوْا ۔

تنبیہ:

حاضر کے صیغوں میں سے امر کا لام اور مضارع کی علامت دونوں اکثر محذوف ہوتے ہیں جیسے اِفْعَلْ اور کبھی دونوں مذکور ہوتے ہیں جیسے فَلْتَفْرَحُوْا (رویس کی روایت میں) ایک جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِتَأْخُذُوْا مَصَافَّکُمْ ۔تم سب اپنی ہی صفوں میں رہو۔ایک حدیث میں ہے کہ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا تم اہل حاجت کی سفارش کرو پس اجر پاؤ۔

امر غائب کے صیغوں میں لام اکثر مذکور ہوتا ہے اور کبھی محذوف بھی ہو جاتا ہے جیسے قُلْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا .(ترجمہ) ایمان والوں سے کہو کہ وہ معاف کریں۔

﴾جَازَ حَذْفُ اللَّامِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى الْاَمْرِ (مدارک)﴿

فصل (۴) فعل کی چوتھی قسم فعل نہی

﴾یہاں سے لے کر صفحہ ۴۵ پر فعل نہی کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے﴿

نقشے سے فعل نہی کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے نقشے ہی پر ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل نہی کے تجزیہ کا طریقہ :

پس طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے۔

لَا یَفْعَلْ چاہیے کہ نہ کرے وہ ایک مرد۔ لا لائے نہی ہے۔ی مضارع کی علامت ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں، اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

لَا یَفْعَلَا چاہیے کہ نہ کریں وہ دو مرد۔ لا لائے نہی ہے۔ی مضارع کی علامت ہے۔ ف، ع،ل اصلی حروف ہیں، الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔نون اعرابی جزم کی

وجہ سے گر گیا ہے۔ اسی طرح آخری صیغہ لَانَفْعَلْ تک چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل نہی بانون ثقیلہ کے تجزیہ کا طریقہ:

لَایَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد۔ لا لائے نہی ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے، اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

اسی طرح آخری صیغہ لَانَفْعَلَنَّ تک کے چودہ صیغوں کا تجزیہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ میں بتایا ہے۔ اور نہی بانون خفیفہ کا تجزیہ بھی اسی طرح ہے جو مضارع بانون خفیفہ میں بتایا ہے۔

فعل نہی معروف کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	لَا یَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مرد	لَاتَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک عورت	لَاتَفْعَلْ مت کر تو ایک مرد	لَاتَفْعَلِیْ مت کر تو ایک عورت	لَااَفْعَلْ نہ کروں میں
تثنیہ	لَا یَفْعَلَا	لَاتَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا	لَانَفْعَلْ
جمع	لَا یَفْعَلُوْا	لَا یَفْعَلْنَ	لَاتَفْعَلُوْا	لَاتَفْعَلْنَ	

فعل نہی مجہول کی گردان

واحد	لَا یُفْعَلْ نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَاتُفْعَلْ نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَاتُفْعَلْ نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَاتُفْعَلِیْ نہ کی جائے تو ایک عورت	لَااُفْعَلْ نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لَا یُفْعَلَا	لَاتُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَانُفْعَلْ
جمع	لَا یُفْعَلُوْا	لَا یُفْعَلْنَ	لَاتُفْعَلُوْا	لَاتُفْعَلْنَ	

فعل نہی معروف بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِنَّ ہرگز نہ کرے گی تو ایک عورت	لَا اَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کروں میں
تثنیہ	لَا يَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا نَفْعَلَنَّ
جمع	لَا يَفْعَلُنَّ	لَا يَفْعَلْنَانِّ	لَا تَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ	

فعل نہی مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَا يُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِنَّ ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا اُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لَا يُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا نُفْعَلَنَّ
جمع	لَا يُفْعَلُنَّ	لَا يُفْعَلْنَانِّ	لَا تُفْعَلُنَّ	لَا تُفْعَلْنَانِّ	

فعل نہی معروف بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلَنْ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلَنْ ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلَنْ ہرگز مت کر تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِنْ ہرگز مت کر تو ایک عورت	لَا اَفْعَلَنْ ہرگز نہ کروں میں
تثنیہ					لَا نَفْعَلَنْ
جمع	لَا يَفْعَلُنْ		لَا تَفْعَلُنْ		

فعل نہی مجہول بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَا یُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلَنْ ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِنْ ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا اُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ					لَا نُفْعَلَنْ
جمع	لَا یُفْعَلُنْ		لَا تُفْعَلُنْ		

قواعد

۱۔ فعل نہی کی تعریف:

فعل نہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم معلوم ہو۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ:

فعل نہی بنتا ہے فعل مضارع سے اس طرح کہ مضارع کے شروع میں لَا لگا دو اور آخر کو جزم دے دو۔ جیسے یَفْعَلُ سے لَا یَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مرد۔

۲۔ لا اگر مضارع منفی کے شروع میں ہو تو اسے لائے نفی کہتے ہیں دیکھو مضارع منفی کی گردان اور اگر نہی کے شروع میں ہو تو اسے لائے نہی کہتے ہیں۔ دیکھو فعل نہی کی گردان

۳۔ لائے نفی اور لائے نہی کی پہچان:

(۱) لائے نفی عامل نہیں، اس کے ساتھ مضارع کے آخر کا پیش حرف علت اور اعرابی نون باقی رہتے ہیں لائے نہی عامل ہے اس کے آنے سے یہ تینوں گر جاتے ہیں جیسا کہ تم نے مضارع منفی اور فعل نہی میں پڑھ لیا ہے دوبارہ دیکھو۔

(۲) لائے نفی کے ذریعے نہ کرنے کی یا نہ ہونے کی خبر دی جاتی ہے اور لائے نہی کے ذریعہ نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے جیسے **لَاتَفْعَلُ** تو نہیں کرتا ہے یہ لائے نفی ہے اور **لَاتَفْعَلْ** تو مت کر یہ لائے نہی ہے۔

برائے استاد: ہر گردان کا تجزیہ اور قواعد پڑھانے کے بعد اس فعل کے صیغے قرآن پاک سے پوچھنے کا معمول قائم رکھیں۔

۴۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف:

پانچ حرف مضارع کو جزم دیتے ہیں

(۱) **لَمْ** جیسے **لَمْ يَفْعَلْ** آخر تک

(۲) **لَمَّا** جیسے **لَمَّا يَفْعَلْ** آخر تک

(۳) ل امر جیسے **لِيَفْعَلْ** آخر تک

(۴) لائے نہی جیسے **لَاتَفْعَلْ** آخر تک

(۵) **اِنْ** شرطیہ جیسے **اِنْ تَفْعَلْ اِفْعَلْ**۔

تنبیہ:۔

نہی غائب و نہی متکلم بھی حقیقت کی رو سے نہی حاضر ہی ہے یعنی صیغہ تو غائب یا متکلم کا ہوتا ہے لیکن ممانعت اس کے ذریعے بھی مخاطب ہی کو کی جاتی ہے مگر صیغے والے فعل کے علاوہ کسی اور فعل سے۔ جیسے **لَايَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ** یعنی تم راستے پر کھڑی نہ ہو

یہاں ممانعت مخاطب چیونٹیوں کو ہے مگر **يَحْطِمُ** کے فعل سے نہیں بلکہ وقوف علی الطریق سے ہے یعنی اَے چیونٹیوں تم راستے پر کھڑی نہ ہونا جیسے کوئی کہے **لا أُرَيَنَّكَ هٰهُنَا** میں تم کو ہرگز یہاں نہ دیکھوں یعنی تم آئندہ یہاں حاضر نہ ہو تو ممانعت مخاطب کو ہے مگر فعلِ رؤیۃ سے نہیں بلکہ فعلِ حضور سے۔ (نسفی)

یہاں غائب کے صیغے کا فاعل سلیمان علیہ السلام ہیں جو کہ سامنے نہیں ہیں۔ اگر صیغے کا فاعل سامنے موجود ہو جیسے چند لوگ دروازے کے سامنے کھڑے ہوں تو ان کو مخاطب کر کے کہے کہ جس کو نہیں بلایا ہے وہ اندر نہ آئے اس صورت میں مخاطب کو یعنی لوگوں کو جو ممانعت ہے وہ اسی صیغے والے فعل سے ہے مگر مشروط یعنی تم اندر نہ آؤ اگر نہیں بلائے گئے ہو۔

فصل(۵)اسم مشتق

اسم مشتق سات ہیں۔

(۱)۔اسم فاعل...... (۲)۔اسم مفعول...... (۳)۔اسم تفضیل......

(۴)۔اسم صفت یا صفت مشبہ...... (۵)۔اسم مبالغہ......

(۶)۔اسم ظرف...... (۷)۔اسم آلہ......

۱۔ اسم فاعل

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس نے کام کیا ہے۔

بنانے کا طریقہ:۔

ف کلمہ کے بعد الف لگا کر اصلی حرفوں سے فَاعِلٌ کا وزن بنالو جیسے فِعْلٌ سے فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد نَصْرٌ سے نَاصِرٌ مدد کرنے والا ایک مرد۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۱ پر اسم فاعل کی گردان کے نقشے تک کی عبارت استاد کے لئے ہے زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم فاعل کے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم فاعل کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

نقشے میں ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم کو اس طرح کہلوائے

فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس میں ھو،انت،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔تو ایک مرد۔میں ایک مرد (جیسے کہتے ہیں ھُوَ فَاعِلٌ،اَنْتَ فَاعِلٌ،اَنَا فَاعِلٌ.) قوسین کے اندر والی عبارت طالب سے کہلوانے کے لیے نہیں ہے.

فَاعِلَانِ کرنے والے دو مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔پہلا الف اسم فاعل کی زیادتی ہے

دوسرا الف تثنیہ کی زیادتی ہے۔(نہ کہ ضمیر ہے) اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دو مرد،تم دو مرد۔ہم سب۔

فَاعِلَیْنِ کرنے والے دو مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ دو مرد،تم دو مرد۔ہم سب۔

فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔ و ن جمع سالم کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ سب مرد،تم سب مرد۔ہم سب مرد۔

فَاعِلِیْنَ کرنے والے سب مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔ی ن جمع سالم کی زیادتی ہے ۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ سب مرد،تم سب مرد ، ہم سب مرد۔

فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک عورت۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے تائے مدورہ تانیث کی علامت ہے۔اس میں ھی ،انت ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک عورت۔تو ایک عورت۔میں ایک عورت۔

فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو عورتیں۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے تا ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں وہ دو عورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم سب عورتیں

فَاعِلَتَیْنِ کرنے والی دو عورتیں۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔

فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف اسم فاعل کی زیادتی ہے الف اور تائے ممدودۃ جمع مونث سالم کی زیادتی ہے۔ اس میں ھن، انتن، نحن پوشیدہ ہیں وہ سب عورتیں۔ تم سب عورتیں۔ ہم سب عورتیں۔

تنبیہ برائے استاد:

استاد اس بات کا بہت خیال رکھے کہ تجزیہ کے لئے جو عبارت جہاں بھی ہے طالب علم جوں کی توں اسی عبارت کو رٹائے دو شرطوں کے ساتھ کہ تجزیہ کی عبارت جو اوپر لکھی ہے طالب علم پڑھے تو انگلی اور نظر نقشے میں لکھے ہوئے صیغوں پر ہو۔

اسم فاعل کی گردان

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	ھو انت انا	فَاعِلَانِ / فَاعِلَیْنِ کرنے والے دو مرد	ھما انتما نحن	فَاعِلُوْنَ / فَاعِلِیْنَ کرنے والے سب مرد	ھم انتم نحن
مؤنث	فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک عورت	ھی انت انا	فَاعِلَتَانِ / فَاعِلَتَیْنِ کرنے والی دو عورتیں	ھما انتما نحن	فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں	ھن انتن نحن

دیکھ دیکھ کر تجزیہ کرنے کے بعد اسم فاعل کی گردان صیغے بولنے کے ساتھ زبانی یاد کرے۔

زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

طالب علم یوں کہے کہ فاعل کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اسی طرح آخر تک۔

۲۔اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس پر فعل واقع ہو۔

بنانے کا طریقہ:۔

ف کلمہ سے پہلے میم مفتوح اور لام کلمہ سے پہلے واؤ لگا کر اصلی حرفوں سے مفعول کا وزن بنالو جیسے فِعْلٌ سے مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۴ پر اسم مفعول کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم مفعول کے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم مفعول کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

کتاب میں یا لوح ابیض پر بنائے ہوئے نقشے میں ہر ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم سے یوں کہلوائے۔

مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس میں ھو ،انتَ ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔تو ایک مرد۔میں ایک مرد(زائد ہونے کے اعتبار سے میم کے بعد وٓ کا نمبر ہے)

مَفْعُوْلَانِ کیے ہوئے دو مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف تثنیہ کی زیادتی ہے۔(نہ کہ ضمیر ہے)اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دو مرد،تم دو مرد،ہم سب۔

مَفْعُوْلَیْنِ کیے ہوئے دو مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دو مرد،تم دو مرد،ہم سب مرد۔

مَفْعُوْلُوْنَ کیے ہوئے سب مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں و ن جمع مذکر سالم کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ سب مرد، تم سب مرد، ہم سب مرد۔

مَفْعُوْلِیْنَ کیے ہوئے سب مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں ی ن جمع کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ سب مرد،تم سب مرد،ہم سب

مَفْعُوْلَۃٌ کی ہوئی ایک عورت م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تائے مدورہ مونث کی علامت ہے۔اس میں ھی ،انت ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک عورت۔تو ایک عورت۔میں ایک عورت

مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اور تا تثنیہ مونث کی علامت ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں وہ دو عورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم دو عورتیں

مَفْعُوْلَتَیْنِ کی ہوئی دو عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں ت تانیث کی علامت ہے ی ن تثنیہ کی علامت ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں وہ دو عورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم دو عورتیں

مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اور تائے ممدودہ جمع مونث کی علامت ہے۔اس میں ھن،انتن ،نحن پوشیدہ ہیں وہ سب عورتیں۔تم سب عورتیں۔ہم سب عورتیں۔

اسم مفعول کی گردان

جمع		تثنیہ		واحد		
ھم انتم نحن	مَفْعُوْلُوْنَ / مَفْعُوْلِیْنَ کئے ہوئے سب مرد	ھما انتما نحن	مَفْعُوْلَانِ / مَفْعُوْلَیْنِ کئے ہوئے دو مرد	ھو انت انا	مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد	مذکر
ھن انتن نحن	مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب عورتیں	ھما انتما نحن	مَفْعُوْلَتَان مَفْعُوْلَتَیْنِ کی ہوئی دو عورتیں	ھی انت انا	مَفْعُوْلَةٌ کی ہوئی ایک عورت	مؤنث

زبانی یاد کرنے کی تعبیر :

طالب علم یوں کہے کہ مفعول کیا ہوا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اسی طرح آخر تک آخر تک پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

۳۔ اسم تفضیل

وہ اسم ہے جس کے سننے سے ایسی ذات کا پتہ چلے جس میں اس اسم کے مصدر والے معنی دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں۔

اسم تفضیل بنانے کا طریقہ:

ف کلمہ سے پہلے فتحہ والا ہمزہ لا کر واحد مذکر اصلی حرفوں سے اَفْعَلُ کے وزن پر بنالو۔ اور اس کا واحد مؤنث فُعْلیٰ آتا ہے۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۶ پر اسم تفضیل کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے اسم تفضیل کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم فاعل کے تجزیے کے مطابق ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم تفضیل کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

نقشے میں ہر ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم کو یوں کہلوائیں

اَفْعَل زیادہ کرنے والا ایک مرد۔ ھمزہ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں ھو، انت، انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔ تو ایک مرد۔ میں ایک مرد

اَفْعَلَانِ زیادہ کرنے والے دومرد۔ ھمزہ مفتوحۃ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف ـــٰ نَ (الف نون) تثنیہ کی زیادتی ہے۔ اسی طرح اَفْعَلَیْنَ، اَفْعَلُوْنَ ، اَفْعَلِیْنَ کا تجزیہ اسم فاعل کی طرح کرائیں۔

اَفَاعِلُ زیادہ کرنے والے سب مرد۔ ہمزہ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف جمع مکسر کی زیادتی ہے۔

فُعْلٰی زیادہ کرنے والی ایک عورت۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ مونث کی علامت ہے

فُعْلَیَانِ زیادہ کرنے والی دوعورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الف ـــٰ نَ (الف نون) تثنیہ کی زیادتی ہے۔ فُعْلَیَیْنِ زیادہ کرنے والی دوعورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الف نٓ تثنیہ کی زیادتی ہے، فُعْلَیَاتٌ کرنیوالی سب عورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الفٓ اور تٓ جمع مؤنث کی زیادتی ہے

فُعَلٌ ۔ یہ فُعْلٰی کا جمع مکسر ہے۔

گردان اسم تفضیل

	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر
مذکر	اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا ایک مرد	اَفْعَلَانِ/ اَفْعَلَیْنِ زیادہ کرنے والے دو مرد	اَفْعَلُوْنَ/ اَفْعَلِیْنَ زیادہ کرنے والے سب مرد	اَفَاعِلُ زیادہ کرنے والے سب مرد
مؤنث	فُعْلیٰ زیادہ کرنے والی ایک عورت	فُعْلَیَانِ / فُعْلَیَیْنِ زیادہ کرنے والی دو عورتیں	فُعْلَیَاتٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں	فُعَلٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں

زبانی یاد کرنے کی تعبیر :

طالب علم یوں کہے کہ اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل اسی طرح آخر تک پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

جمع سالم:۔ وہ ہے جس میں واحد کا صیغہ سالم رہے جیسے اَفْعَلُ سے اَفْعَلُوْنَ

جمع مکسر:۔ وہ ہے جس میں واحد کا صیغہ سالم نہ رہے جیسے اَفْعَلُ سے اَفَاعِلُ

۴۔ اسم مبالغہ

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس میں اس اسم کے مصدری معنی فی نفسہ (اپنے طور پر) زیادتی کی ساتھ پائے جائیں نہ کہ دوسرے کے مقابلے میں جیسے عَلَّامٌ بہت زیادہ جاننے والا ایک مرد یا ایک عورت۔

اسم مبالغہ میں مذکر مؤنث برابر ہوتے ہیں۔ جیسے اَکَّالٌ زیادہ کھانے والا ایک مرد یا ایک عورت۔

اکّالاَنِ زیادہ کھانے والے دومرد یا عورتیں۔ اکّالُوْنَ زیادہ کھانے والے سب مرد یا عورتیں۔
اسم مبالغہ کے آخر میں ۃ (تائے مدورہ) آتی ہے مگر وہ تانیث کے لیے نہیں ہوتی ہے بلکہ مبالغہ کی تاکید کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ عَلَّامٌ و عَلَّامَۃٌ

۵۔ اسم صفت یا صفت مشبہ

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس میں مصدری معنیٰ صفت بن کر ہمیشگی اور ثبوت کے ساتھ پائے جائیں۔ جیسے سَمِیْعٌ سننے والا یعنی وہ جس میں سننے کی صفت پائی جائے۔
صفت مشبہ کے لیے بنانے کا طریقہ نہیں ہے۔ اس کے لیے اوزان ہیں جو کہ سماعی ہیں اور چوتھے حصے میں تفصیل کے ساتھ آرہے ہیں۔ اور اکثر فَعَلٌ. فِعْلٌ. فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

تجزیہ:

صفت مشبہ کے تجزیہ کا بھی وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔

اسم صفت یا صفت مشبہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	حَسَنٌ ایک اچھا مرد	حَسَنَانِ / حَسَنَیْنِ دو اچھے مرد	حَسَنُوْنَ / حَسَنِیْنَ سب اچھے مرد
مؤنث	حَسَنَۃٌ ایک اچھی عورت	حَسَنَتَانِ / حَسَنَتَیْنِ دو اچھی عورتیں	حَسَنَاتٌ سب اچھی عورتیں

زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

طالب علم یوں کہے حَسَنٌ ایک اچھا مرد صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ۔ حَسَنَانِ حَسَنَیْنِ دو اچھے مرد صیغہ تثنیہ مذکر صفت مشبہ اس طرح پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

۶۔ اسم ظرف

وہ اسم ہے جس کے بولنے اور سننے سے کسی کام کی جگہ یا وقت کا پتہ چلے۔ جیسے مقعد قعود کی جگہ

بنانے کا طریقہ:

ف کلمہ سے پہلے فتحے والا میم لگا کر اصلی حرفوں سے مَفْعَلٌ کا وزن بنالو جیسے فِعْلٌ سے مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت

زبانی یاد کرنے کی تعبیر: طالب علم یوں کہے مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت۔ صیغہ واحد اسم ظرف۔ مَفْعَلَانِ کرنے کی دو جگہیں یا دو وقت صیغہ تثنیہ اسم ظرف۔ مَفَاعِلُ کرنے کی سب جگہیں یا سب وقت۔ صیغہ جمع اسم ظرف

تجزیہ کا طریقہ:

مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت م اسم ظرف کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔
اسی طرح مَفْعِلَانِ اور مَفَاعِلٌ تک

۷۔ اسم آلہ

وہ اسم ہے جس کے بولنے اور سننے سے کسی کام کے کرنے کے لیے ذریعہ اور آلہ ہونے کا پتہ چلے۔ جیسے مِمْسَاحٌ مسح اور مٹانے کا آلہ یعنی ربڑ

بنانے کا طریقہ:

ف کلمہ سے پہلے کسرے والا میم لگا کر اصلی حرفوں سے مِفْعَلٌ کا وزن بنالو۔ اس کے وزن تین ہیں۔

مِفْعَلٌ، مِفْعَلَۃٌ، مِفْعَالٌ

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ مؔ (میم) مکسور اسم آلہ کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حرف ہیں۔

گردان

(۱)۔مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ۔مِفْعَلَانِ کرنے کے دو آلے۔مَفَاعِلُ کرنے کے سب آلے

(۲). مِفْعَلَةٌ.مِفْعَلَتَانِ. مَفَاعِلُ

(۳) مِفْعَالٌ . مِفْالَانِ . مَفَاعِیْلُ (ترجمہ وہی (۱) والا ہے)

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ مؔ (میم) مکسور اسم آلہ کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حرف ہیں۔

وہر آن کہ دراں صیغہ مجہول ممتنع است
اسم آلہ آں باب نیز ممتنع است (ارشاد الصرف)

☆پہلا حصہ ختم ہوا☆

حصہ دوم

فصل (۱) مجرد و مزید کے باب

اصلی حروف کے اعتبار سے فعلوں اور اسموں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید فیہ

(۱) ثلاثی مجرد:۔

وہ کلمہ ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں اور باب کی علامت بننے والے زائد حروف میں سے کوئی حرف بھی اس میں نہ ہو جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا

(۲) ثلاثی مزید فیہ:۔

وہ کلمہ ہے جس میں تین اصلی حروف کے سوا ایسے زائد حروف بھی ہوں جو باب کی علامت بنتے ہوں جیسے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً مدد مانگنا۔

(۳) رباعی مجرد:۔

وہ کلمہ ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور باب کی علامت بننے والے زائد حروف میں سے کوئی حرف بھی اس میں نہ ہو جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَۃً بکھیرنا۔

(۴) رباعی مزید فیہ:۔

وہ کلمہ ہے جس میں چار اصلی حروف کے سوا ایسے زائد حروف بھی ہوں جو باب کی علامت بنتے ہوں۔ جیسے تَبَعْثَرَ یَتَبَعْثَرُ تَبَعْثَرَۃً الٹ پلٹ ہونا۔

ثلاثی مجرد کے کل چھ باب ہیں۔

۱. نَصَرَ یَنْصُرُ ۲. ضَرَبَ یَضْرِبُ ۳. سَمِعَ یَسْمَعُ یہ تین باب اصول ہیں۔

۴. فَتَحَ یَفْتَحُ ۵. کَرُمَ یَکْرُمُ ۶. حَسِبَ یَحْسِبُ یہ تین باب فروع ہیں۔

تنبیہ:۔(۱): یہ تین باب جن میں ماضی کے عین کلمے کی حرکت مضارع کے عین کلمے کی حرکت سے مختلف ہے ان کو اصول اس اعتبار سے کہتے ہیں کہ یہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۲): طلبہ کو بتائیں کہ ثلاثی مجرد میں پہلے حرف کو ''ف کلمہ'' دوسرے کو حرف ''عین کلمہ'' اور تیسرے حرف کو ''لام کلمہ'' کہتے ہیں۔

(۳) عین کلمے کی حرکت کے لحاظ سے بابوں کا یہ فرق فعل معروف میں ہے۔ ماضی مجہول کا عین کلمہ ہمیشہ مکسور اور مضارع مجہول کا ہمیشہ مفتوح آتا ہے۔

پہلا باب:۔ نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا۔ (فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں فتحہ اور مضارع میں ضمہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر مؤنث
واحد	نَصَرَ مدد کی اس ایک مرد نے	نَصَرَتْ مدد کی اس ایک عورت نے	نَصَرْتَ مدد کی تو ایک مرد نے	نَصَرْتِ مدد کی تو ایک عورت	نَصَرْتُ مدد کی میں نے
تثنیہ	نَصَرَا	نَصَرَتَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْنَا
جمع	نَصَرُوْا	نَصَرْنَ	نَصَرْتُمْ	نَصَرْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	تَنْصُرُ مدد کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	تَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	تَنْصُرِیْنَ مدد کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	اَنْصُرُ مدد کرتا ہوں یا کروں گا میں
تثنیہ	یَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	نَنْصُرُ
جمع	یَنْصُرُوْنَ	یَنْصُرْنَ	تَنْصُرُوْنَ	تَنْصُرْنَ	

نَـصَـرَ یَـنْـصُـرُ سے ماضی ومضارع کی ان دوگردانوں کے لکھنے کا مقصد طلبہ سے باب نصر سے صرف کبیر کروانا ہے:

باب نصر کی دوگردانیں ایک ماضی کی نَصَرَ آخرتک دوسری مضارع کی یَنْصُرُ آخرتک اسی جدول اور نقشے کے مطابق لکھی ہوئی ہے جس سے طلبہ نے فَعَلَ یَفْعَلُ کی گردانیں یاد کر چکے ہیں یہاں پر ان دوگردانوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ان لکھی ہوئی دوگردانوں کے ذریعے باب نصر کے سب مباحث کی صرف کبیریں ماضی اور مضارع کے امرنہی اور اسماء مشتقات ان دوصرف کبیر کی مدد سے طلبہ سے کرائی جائیں۔ مثلاً نَـصَـرَ کی کبیر لکھی ہوئی ہے اسی نقشے کو دیکھ کر نُصِرَ اور مَـا نَصَرَ اور مَـا نُصِرَ کی صرف کبیر کرائی جائے۔ اس کے بعد مضارع کی طرف آجائیں یہاں یَـنْـصُـرُ کی پوری صرف صغیر لکھی ہوئی ہے اسی کی مدد سے نصر کے مادے سے ان سب مباحث کی صرف کبیر اس طرح کرائی جائے جیسے پیچھے حصہ اول میں یَفْعَلُ کے مادے سے وہ سب صرف کبیریں کرچکے ہیں۔

اس کے بعد بڑی صرف صغیر کے مباحث بنانے کے طریقے پوچھیں کہ یَـنْـصُـرُ کس طرح بنا ہے۔ نَاصِرٌ. مَنْصُوْرٌ. اُنْصُرْ کے بنانے کے طریقے پوچھیں۔

صرف صغیر

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً فَهُوَ نَاصِرٌ وَ نُصِرَ یُنْصَرُ نَصْراً فَذَاکَ مَنْصُوْرٌ

مَا نَصَرَ۔ مَانُصِرَ۔ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ۔ لَایَنْصُرُ لَایُنْصَرُ۔ لَن یَّنْصُرَ لَن یُّنْصَرَ۔ لَیَنْصُرَنَّ لَیُنْصَرَنَّ۔ لَیَنْصُرَنْ لَیُنْصَرَنْ

الامر منه اُنْصُرْ۔ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ۔ اُنْصُرَنَّ لِتُنْصَرَنَّ لِیَنْصُرَنَّ لِیُنْصَرَنَّ۔ اُنْصُرَنْ لِتُنْصَرَنْ لِیَنْصُرَنْ لِیُنْصَرَنْ

والنهی عنه لَاتَنْصُرْ لَاتُنْصَرْ لَایَنْصُرْ لَایُنْصَرْ لَاتَنْصُرَنَّ لَاتُنْصَرَنَّ لَایَنْصُرَنَّ لَایُنْصَرَنَّ لَاتَنْصُرَنْ لَاتُنْصَرَنْ لَایَنْصُرَنْ لَایُنْصَرَنْ

والظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ

والآلة منه مِنْصَرٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِيْرُ **مِنْصَرَةٌ** مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ **مِنْصَارٌ** مِنْصَارَانِ مَنَاصِيْرُ

افعل التفضيل المذكر منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ اَنَاصِرُ

والمؤنث منه نُصْرٰى نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ

یہاں سے لے کر صفحہ ۶۶ پر مصادر کے نقشے کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔

صرف صغیر پڑھانے کا طریقہ:

(۱) پہلی بار اول سے لیکر پوری صرف صغیر کی عبارت اس طرح پڑھائیں اور پڑھوائیں جیسے بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے۔ پھر اسی طرح دیکھ کر ترجمہ کے ساتھ پڑھائیں۔ **فَھُوَ نَاصِرٌ** میں **ھو** کا مرجع بھی بتائیں اس طرح کہ **ھو** وہ ایک آدمی جس نے مدد کی مدد کرنے والا ہے۔ **فَذَاکَ** کا مشارالیہ بتائیں یعنی وہ آدمی جس کی مدد کی گئی مدد کیا ہوا ہے۔ **نَصْرًا** مدد کیا جانا۔ یو بتائیں **نَصْرًا** مصدر مجہول ہے جیسے پہلا مصدر معروف تھا۔

(۲) اس کے بعد پوری صرف صغیر کے ہر ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

مثلاً **نَصَرَ** مدد کی اس ایک مرد نے ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں۔ اس میں **ھو** پوشیدہ ہے **ھو** واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد جیسے **فَعَلَ** کا تجزیہ کیا تھا

پھر **یَنْصُرُ** کا تجزیہ یوں کرائیں جیسے **یَفْعَلُ** کا تجزیہ کیا تھا۔

نَاصِرٌ مدد کرنے والا ایک مرد ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔ اس میں **ھو انت انا** پوشیدہ ہے وہ ایک مرد۔ تو ایک مرد ۔ میں ایک مرد۔

اس طرح اسم مفعول بھی **مَنْصُوْرٌ** مدد کیا ہوا وہ ایک مرد م. و. اسم مفعول کی زیادتی ہے ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں۔ اس کے بعد صیغے بتائیں جب صیغے بتانے ہوں تو پہلے **نَصْرًا** کو مصدر معروف کہیں اور دوسرے **نَصْرًا** کو مصدر مجہول کہیں۔

(۳) تیسری مرتبہ ہر صیغے کو ترجمہ اور صیغے کے ساتھ پڑھ کر پوری صرف صرف صغیر زبانی یاد کرائے، اگر وقت کم ہو تو صرف صغیر کے بجائے صرف اصغر کو ان ہی تین نمبروں کے ساتھ پڑھادے۔

صرف اصغر کو صرف صغیر میں موٹی لکھائی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔

زبانی یاد کرنے کے لئے تعبیری الفاظ :

طالب علم صرف صغیر کو یوں پڑھنا شروع کرے نَصَرَ مدد کی اس ایک مرد نے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت۔

یَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف مثبت۔

نَصْرًا مدد کرنا صیغہ مصدر معروف ہے فهو پس وہ (جس نے مدد کی یا وہ مدد کرتا ہے)

نَاصِرٌ مدد کرنے والا ہے صیغہ واحد مذکر اسم فاعل

نُصِرَ مدد کیا گیا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔

یُنْصَرُ مدد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول مثبت

نَصْرًا مدد کیا جانا صیغہ مصدر مجہول ہے۔ فَذَاکَ پس وہ ایک آدمی (جس کی مدد کی گئی ہے) مَنْصُوْرٌ مدد کیا ہوا ہے۔

اس کے بعد صرف صغیر کے بقیہ صیغے انہی ماضی و مضارع کے صیغوں سے بنا کر پڑھو مثلاً مَا نَصَرَ میں نظر نَصَرَ پر ہو

لَمْ یَنْصُرْ کہتے وقت انگلی اور نظر یَنْصُرُ پر ہو (اسی طرح بقیہ صیغے امر تک کرلو)۔

الامر منه امر اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے اُنْصُرْ ہے مدد کر تو ایک مرد صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ (اسی طرح نہی کے صیغوں تک)

والنَّهْيُ عَنْهُ اور نہی اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے لَا تَنْصُرْ ہے مت مدد کر تو ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی معروف۔ (اسی طرح ظرف تک)

وَالظَّرْفُ منه ظرف اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے مَنْصَرٌ ہے مدد کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت. وَالْاٰلَةُ مِنْهُ اور آلہ اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے مِنْصَرٌ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَارٌ ہے مدد کرنے کا ایک آلہ صیغہ واحد مذکر اسم آلہ

اَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ اسم تفضیل مذکر کا (اَفْعَلُ) اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے اَنْصَرُ ہے زیادہ مدد کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔

وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اور مونث اس (اَنْصَرُ) سے نُصْرٰی ہے زیادہ مدد کرنے والی ایک

عورت صیغہ واحد مونث اسم تفضیل۔

مصادر پڑھانے کا طریقہ:

باب نصر کے تقریباً ایک سو تیس مصادر دیے ہیں اور یہ مصادر ایسے ہیں جو زیادہ تر قرآن و حدیث میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان مصادر کے معانی لکھنے میں قرآن پاک کے ترجمے والے معنی کی رعایت رکھی گئی ہے۔ان مصادر کے پڑھانے کا طریقہ یہ ہے۔

(۱) باب کے شروع میں باب کا عنوان نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا۔لکھا ہے اسی عنوان کے موافق طالب علم ہر مصدر پر انگلی رکھ کر اور دیکھ کر یوں پڑھے۔

اَلشُّکْرُ: شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْراً شکر کرنا۔

اَلْخَلْقُ: خَلَقَ یَخْلُقُ خَلْقاً پیدا کرنا۔اسی طرح سب مصادر آخیر تک دیکھ کر پڑھے جو کہ تقریباً تین صفحوں سے کچھ زیادہ ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ طالب علم کی زبان مضموم العین مضارع پڑھنے میں رواں ہو جائے گی۔

(۲) اس کے بعد ہر مصدر کا تجزیہ کرے۔مثلاً یوں کہے اَلشُّکْرُ: شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْراً شکر کرنا۔ال (الف لام) برائے تعریف ہے۔ش ک ر اصلی حروف ہیں۔

اَلنُّقْصَانُ: نَقَصَ یَنْقُصُ نُقْصَاناً کم ہونا۔ال برائے تعریف ہے ن ق ص اصلی حروف ہیں الف نون مصدر کی زیادتی ہے۔

اَلْعِبَادَۃُ: عَبَدَ یَعْبُدُ عِبَادَۃً عبادت کرنا۔ال برائے تعریف ہے ع ب د اصلی حروف ہیں الف اور ۃ مدورۃ مصدر کی زیادتی ہے۔اسی طرح پوری کتاب میں مجرد مزید ہر باب کی بالاستیعاب سب مصدروں کا تجزیہ اسی نہج کے لفظوں کے ساتھ کرائیں تجزیے کے لیے جو الفاظ لکھوائے ہیں ان میں تبدیلی نہ کریں۔اگر ایک طالب علم سب کو کہلوائے باقی سب اس کے پیچھے پیچھے پڑھیں تو بہت آسانی رہے گی۔

(۳) جتنے مصادر ہو سکیں ان کو زبانی یاد کروائیں زبانی یاد کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم جدول کے ایک کالم میں لکھے ہوئے مصدر کے معانی پر ہاتھ یا کاغذ رکھ دے پھر وہ مصدروں کو دیکھ دیکھ کر

بالکل اسی طرح پڑھے جیسے اوپر طریقہ بتا دیا گیا ہے۔

(۴) پھر کسی ایک مصدر کو لے کر اس سے ماضی مضارع امر نہی سے صرف کبیر اور صرف صغیر اور سات مشتقات کی گردانیں بالکل اسی طرح کرائیں جیسے کتاب کے پہلے حصے میں فعل کے مادے سے سب گردانوں کو یاد کرایا تھا۔ استطاعت اور وقت کی گنجائش کے مطابق جتنے مصادر سے گردانیں کرا سکیں اسی طرح کرالیں۔ آگے مصادر آرہے ہیں۔

مصادر

اَلشُّکْرُ	شکر کرنا	النَّقْلُ	ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنا
اَلْخَلْقُ	پیدا کرنا	الرِّزْقُ	رزق پہنچانا
اَلْبَسْطُ	پھیلانا	العِبَادَةُ	عبادت کرنا
اَلتَّرْکُ	چھوڑنا	الذِّکْرُ	یاد کرنا
الصِّدْقُ	درست وسچ بولنا درست کام کرنا سچا ہونا۔ سچ بولنا۔ سچ کام کرنا	النَّظْرُ	غور سے دیکھنا
اَلْحَشْرُ	جمع کرنا	الحُصُوْلُ	اندر کی چیز کا ہاتھ آنا
اَلْھَجْرُ	چھوڑنا۔ نیند میں بڑ انا	اَلْحُضُوْرُ	حاضر ہونا
النُّفُوْرُ	ناپسند کر کے اعراض کرنا	اَلْخُلُوْدُ	ہمیشہ رہنا
الرَّجْمُ لے	پتھروں سے مارنا۔ اٹکل کی بات کرنا	الخُلُوْصُ	چھوٹنا خالص ہونا
اَلرِّکْزُ	نیزہ گاڑنا	الدُّخُوْلُ	اندر آنا
السَّتْرُ	چھپانا	الخُرُوْجُ	نکلنا
السَّطْرُ	لکھنا۔ لکیریں کھینچنا	الرُّسُوْخُ	اپنی جگہ گڑ جانا
السَّلْبُ	زبردستی چھیننا	السُّجُوْدُ	عاجزی سے جھکنا
الضَّبْطُ	قابو میں کرنا	البُرُوْزُ	میدان میں نکلنا
الطَّعْنُ	نیزہ مارنا	السُّکُوْنُ	ٹھہر جانا۔ مسکین ہونا

الطَّلْبُ	ڈھونڈھنا	الشُّعُوْرُ	جاننا
الكَتْمُ وَالْكِتْمَانُ	چھپانا	الطُّلُوْعُ	سورج نکلنا
النَّشْرُ	پھیلانا۔ مشہور کرنا	العُبُوْرُ	گذرنا
النَّقْصُ وَالنُّقْصَانُ	کم ہونا۔ کم کرنا	العُرُوْجُ	سیڑھی پر چڑھنا
النَّقْضُ	توڑنا۔ عمارت ڈھانا	العُكُوْفُ	تعظیم کے طور پر لازم رہنا
الفُجُوْرُ ٢	گناہ کرنا (فاجر)	اَلْحَجْبُ وَالْحِجَابُ	حائل ہونا
البُجُوْسُ الفَجْرُ	زمین پھاڑ کر پانی نکالنا	اَلْحَجْرُ	روکنا
الفُسُوْقُ	بدکار ہونا	الحَرْثُ	ہل چلانا۔ بونا
الحُدُوْثُ	نیا پیدا ہونا۔ حکمی ناپاکی پیدا ہونا	الحَرْقُ	جلانا
النُّفُوْذُ	گذرنا۔ جاری ہونا	الخَرْصُ	اٹکل سے بولنا
البُلُوْغُ	پہنچنا	الخَرْقُ	پھاڑنا
القَدَمُ	قوم سے آگے ہونا	الدَّرْسُ وَالدِّرَاسَةُ ٣	کتاب پڑھنا
القُعُوْدُ	بیٹھنا	اَلرَّجْفُ	زور سے حرکت دینا
القُصُوْرُ	کمی کرنا	اَلرَّكْضُ	ٹھوکر مارنا
القُنُوْتُ	اطاعت کرنا	الرَّكْسُ	پہلی حالت کی طرف لوٹانا
السُّكُوْتُ	خاموش ہونا	الزَّعْمُ (زعیم)	سچی یا جھوٹی یا شکی بات کرنا
السُّقُوْطُ	گرنا	الصَّطْرُ	لکھنا
السُّكُوْبُ	پانی کا گرنا	السَّلْقُ	زبان سے یا ہاتھ سے اذیت دینا
الرُّقُوْبُ	نگرانی کرنا۔ انتظار کرنا (رقیب)	السَّلْكُ	داخل ہونا
الرُّقُوْدُ	سونا	الصَّدْرُ	واپس پھرنا
الرُّكُوْدُ	ساکن ہونا	الطَّرْدُ	دور کرنا

القَتْلُ	مار ڈالنا۔ لعنت کرنا	العَطْسُ	چھینکنا
البَذْلُ	خرچ کرنا	الغَرْبُ	سورج کا غروب ہونا
البَطْشُ	پکڑنا۔ حملہ کرنا	الغُرْبَةُ	پردیسی ہونا (غریبٌ)
البَطْنُ	پوشیدہ ہونا	الغَرْزُ	چبھونا
الفَتْلُ	بٹنا	الفَرْقُ	جدا کرنا
الحَسَدُ	حسد کرنا	الفَضْلُ	زائد ہونا
الزَجْرُ	روکنا	القَتْرُ	اہل وعیال پر خرچ کرنا
المَكْثُ	ٹھہرنا	الجَنَابَةُ	ناپاک ہونا (جنبٌ)
المَكْرُ	دھوکا دینا ۴	الخِلَافَةُ	کسی کے زائل ہونے کے بعد اس کا جانشین ہونا
النَسْلُ	جننا (نسیلٌ)		
النَبْتُ وَ النَبَاتُ	اگنا	الكَفَالَةُ ۵	ضامن ہونا
النَسْجُ	بننا	العَلَانِيَةُ	ظاہر ہونا
النُشُوْرُ	زندہ ہونا	الخِطَابُ وَ الْخُطْبَةُ	وعظ کرنا (الخطاب)
البُزُوْغُ	سورج کا نکلنا	الغُرْبَةُ	دور ہونا۔ غائب ہونا
النَفْخُ	پھونکنا	الفَرَاغُ	کام پورا کر کے خالی ہونا
النَكْثُ	عہد توڑنا	الفَسَادُ	خراب ہونا
الهَرْبُ	بھاگنا	الغَفْلَةُ	بھولنا۔ چھوڑنا
الرُشْدُ	ہدایت پانا	الشُبْهَةُ	ملتبس ہونا (شبیہ)
الطُهْرُ وَ الطَهَارَةُ	پاک ہونا	الخُفُوْتُ	سکوت کرنا
العُمْرُ	آباد ہونا زندگی دینا	الغَبْنُ	دھوکا دینا

اَلْکُفْرُ	چھپانا	اَلْکَلْمُ	کاٹنا۔زخمی کرنا
الْکُبْرُ	مرتبے میں بڑا ہونا	الفِکْرُ	سوچنا(فکیر)
الجُبْنُ	بزدل ہونا(جبان)	الرَّبَصُ	کسی کی شر یا خیر کا انتظار کرنا(متربصٌ)
الحُزْنُ	رنجیدہ کرنا	الدَّبَرُ	منہ پھیرنا
الحُسْنُ (ك)	خوبصورت ہونا (حسن)	المُتُوْعُ ۲	لمبا ہونا۔اونچا ہونا
الحُکْمُ وَ الْحُکُوْمَةُ	کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا۔حکم کرنا	البَشْرُ	بال مونڈ کر کھال ظاہر کرنا
السِّجْنُ	قید میں رکھنا(سجان)	اَلْفَسْرُ	ڈھکی ہوئی چیز کو کھولنا
البُطْلَانُ	بے حقیقت ہونا	الدَّرْجُ	بلندی میں چلنا۔لپیٹنا۔داخل کرنا
الخذْلَانُ	مدد چھوڑنا (خاذلٌ)	الدَّرْکُ	انتہائی گہرائی یا دوری میں پہنچ کر کسی چیز کو پانا
العَضْلُ	نکاح سے منع کرنا		

حواشی: ۱: اَلرَّجْمُ سے رَجِیْمٌ بمعنی مَرْجُوْمٌ ہے نہ کہ رَاجِمٌ .

۲: اَلْفَجْرُ کے مادے میں ایک چیز کو پھاڑ کر اس میں سے دوسری کوئی چیز نکالنے کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے اِلانْفِجَارُ اَلْفَجْرُ زمین سے پانی رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی اسی طرح اَلْفُجُوْرُ دیانت کے پردے کو پھاڑ کر اس سے غیر دیانت کو نکالنا۔

۳: اَلدَّرْسُ .دَرَسَ الرَّسْمُ دُرُوْساً اَیْ عَفاً .دَرَسَهُ اَیْ قَرَأَهُ کَادْرَسَهُ وَ دَرَّسَهُ پس درس بمعنی قَرَأَ سے اسم فاعل مُدَرِّسٌ آتا ہے اور دَارِسٌ مٹنے والی چیز

۴: نَسْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ آتا ہے جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ۔وَالِدٌ کی طرح نَاسِلٌ نہیں آتا ہے۔ ۵: اَلْکَافِلُ ضَامِنٌ کَالْکَفِیْلِ (القاموس)

۶: اَلْمَاتِعُ الطَّوِیْلُ جَیِّدٌ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (قاموس)

تنبیہ: باب نصر کے سب مباحث پورے ہو گئے۔
اب آگے مجرد کے بقیہ پانچ باب آ رہے ہیں۔ان کے پڑھانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو نصر میں بیان ہوا۔اس لیے استاد کو چاہئے کہ وہ مجرد کے ہر باب کو شروع کرانے سے پہلے باب نصر کے پڑھانے کا طریقہ جو لکھا ہے اس کا تازہ مطالعہ کرے۔

دوسرا باب:۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا مارنا (فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں فتحہ اور مضارع میں کسرہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	ضَرَبَ مارا اس ایک مرد نے	ضَرَبَتْ مارا اس ایک عورت نے	ضَرَبْتَ مارا تو ایک مرد نے	ضَرَبْتِ مارا تو ایک عورت نے	ضَرَبْتُ مارا میں نے
تثنیہ	ضَرَبَا	ضَرَبَتَا	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْنَا
جمع	ضَرَبُوْا	ضَرَبْنَ	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَضْرِبُ مارتا ہے مارے گا وہ ایک مرد	تَضْرِبُ مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	تَضْرِبُ مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	تَضْرِبِیْنَ مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	اَضْرِبُ مارتا ہوں یا ماروں گا میں
تثنیہ	یَضْرِبَانِ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبَانِ	نَضْرِبُ
جمع	یَضْرِبُوْنَ	یَضْرِبْنَ	تَضْرِبُوْنَ	تَضْرِبْنَ	

صرف صغیر

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْباً فَھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْباً فذاکَ مَضْرُوْبٌ الامر منه اِضْرِبْ والنهی عنه لَاتَضْرِبْ والظرف منه مَضْرِبٌ والالة منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَةٌ مِضْرَابٌ افعل التفضیل المذکر منه اَضْرَبُ والمؤنث منه ضُرْبٰی

مصادر

اَلْخِدْمَةُ	خدمت کرنا	اَلْخَلْطُ	ایک چیز کو دوسرے میں ملانا
السَّبْقُ	آگے بڑھنا	اَلْجَلْدُ	کوڑے مارنا
السَّرِقَةُ	چرانا	الحَبْسُ	بند کرنا
العِجْزُ	قادر نہ ہونا (عاجز)	الخَطْرُ	روکنا
الرَّبْطُ	باندھنا	الحَلْفُ	قسم اٹھانا
الصَّبْرُ	ہمت سے برداشت کرنا	الحَلْقُ	مونڈنا
الصَّدْفُ	پھر جانا۔ پھیر دینا	الحَمْلُ	اٹھانا
الصَّرْفُ	پھیرنا۔ ہٹانا	الحَمْلَةُ	حملہ کرنا
الظُّلْمُ	بے موقع رکھنا	الخَرْقُ	پھاڑنا
اَلْعَدْلُ	سیدھا کرنا۔ برابر کرنا	اللَّبْسُ	ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملانا مشابہ کرنا
اَلْمَعْرِفَةُ وَ الْعِرْفَانُ	پہچاننا	السَّفْکُ	خون گرانا
العَقْلُ	دانا ہونا	الطَّمْثُ	مہر توڑنا

الغَسْلُ	دھونا	الطَّمْسُ	بدل دینا
الخُصُوْمَةُ	جھگڑا کرنا	العَزْلُ	علیحدہ کرنا
القُدْرَةُ	قادر ہونا	الغَزْلُ	اون کاتنا
الکَسْبُ	کمانا	النَّزْعُ	اکھیڑنا۔ڈول کھینچنا
المَغْفِرَةُ	ڈھانپنا۔معاف کرنا	النَّبْزُ	لقب مقرر کرنا
الجُلُوْسُ	بیٹھنا	الخَبْطُ	شیطان کا تکالیف دے کر دیوانہ بنانا
الرُّجُوْعُ	لوٹنا	القَسْمُ	تقسیم کرنا یعنی حصہ الگ کرنا
الرَّجْعُ	لوٹانا	المَعْذِرَةُ	ایسی چیز ظاہر کرنا جس کی وجہ سے جرم کو معاف کیا جائے۔عذر کو تسلیم کرنا
الفِتْنَةُ	فتنے میں ڈالنا	القَبْسُ	آگ سے آگ لگانا۔حاصل کرنا
النُّزُوْلُ. الهُبُوْطُ	اترنا	اللَّمْسُ	ٹٹولنا۔طلب کرنا
الجَذْبُ	کھینچنا	الغَرْفُ	ہاتھ میں پانی لینا
الجَلْبُ	ہانک کر لے جانا	الصَّفِيْرُ ۲	ہونٹوں سے سیٹی بجانا
القَلْبُ ۱	پلٹانا	الفَطْرُ	چیرنا۔افطار کرنا۔پیدا کرنا
الهَمْرُ	برسانا	الهَلَاكُ	فنا ہونا
الفَصْمُ	قطع کرنا		

حواشی: ۱ : اَلْقَلْبُ: قَلَبَ رخ کو واپس پلٹا دیا یا چیز کی اوپر والی جانب کو زمین کی طرف پلٹا دیا۔ ۲ :اَلصَّفِيْرُ: صُفْرَةٌ حُمْرَةٌ بَيَاضٌ سَوَادٌ اسم ہیں اس میں مجرد کا فعل مستعمل نہیں ملا بلکہ مزید ہی اس معنی کے لیے مستعمل ہے جیسے اِصْفِرَارٌ اِبْيِضَاضٌ وغیرہ۔

تیسرا باب:۔ سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعاً سننا (فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں کسرہ اور مضارع میں فتحہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	سَمِعَ سنا اس ایک مرد نے	سَمِعَتْ سنا اس ایک عورت نے	سَمِعْتَ سنا تو ایک مرد نے	سَمِعْتِ سنا تو ایک عورت نے	سَمِعْتُ سنا میں نے
تثنیہ	سَمِعَا	سَمِعَتَا	سَمِعْتُمَا	سَمِعْتُمَا	سَمِعْنَا
جمع	سَمِعُوْا	سَمِعْنَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَسْمَعُ سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	تَسْمَعُ سنتی ہے یا سنے گی وہ ایک عورت	تَسْمَعُ سنتا ہے یا سنے گا تو ایک مرد	تَسْمَعِیْنَ سنتی یا سنے گی تو ایک عورت	اَسْمَعُ سنتا ہوں یا سنوں گا میں
تثنیہ	یَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	نَسْمَعُ
جمع	یَسْمَعُوْنَ	یَسْمَعْنَ	تَسْمَعُوْنَ	تَسْمَعْنَ	

صرف صغیر

سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعاً فَهُوَ سَامِعٌ وَ سُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعاً فَذاکَ مَسْمُوْعٌ الامر منه اِسْمَعْ و النهی منه لَا تَسْمَعْ و الظرف منه مَسْمَعٌ و الآلة منه مِسْمَعٌ مِسْمَعَةٌ مِسْمَاعٌ افعل التفضیل المذکر منه اَسْمَعُ و المؤنث منه سُمْعٰی

مصادر

اَلْحَمْدُ	تعریف کرنا	اَللُّبْسُ	پہننا
اَلتَّبْعُ	پیروی کرنا	اَللُّحُوْقُ	آ پہنچنا
اَلْحِفْظُ	ضائع ہونے سے بچانا۔زبانی یاد کرنا	اَللُّزُوْمُ وَ اللِّزَامُ	ہمیشہ ثابت رہنا۔علیحدہ نہ ہونا
اَلْعِلْمُ	حقیقت کو جاننا یقین کرنا	اَللَّعْبُ	کھیلنا۔مزاح کرنا
اَلْجَهْلُ وَالْجَهَالَةُ	ان جان ہونا	اَللَّهْثُ	کتے وغیرہ کا ہانپ کر زبان ڈالنا
اَلْفِقْهُ	سمجھنا (فقیہٌ)	اَللُّعُوْقُ	چاٹنا
اَلْفَهْمُ	سمجھنا۔جاننا (فَهِيْمٌ)	اَلسُّقْمُ.اَلْمَرَضُ	بیمار ہونا
اَلشُّهُوْدُ	حاضر ہونا	اَلنَّدَامَةُ	پشیمان ہونا
اَلشَّهَادَةُ	گواہی دینا	اَلْقُدُوْمُ	آنا
اَلْعَمَلُ	محنت اٹھانا	اَلْقُنُوْطُ	ناامید ہونا
اَلْعَنَتُ	دشواری میں پڑنا (عَنِتٌ)	اَلْحِنْثُ	باطل کی طرف مائل ہونا۔قسم توڑنا
اَلرَّغْبَةُ	زیادہ چاہنا	اَلْعَرَجُ	لنگڑانا (اَعْرَجُ)
اَلسَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ	ہر قسم کی آفت یا عیب سے بری ہونا	اَلرَّهْبُ	خوف کھانا
اَلشُّرْبُ	پینا	اَلْفَزَعُ	ڈرنا۔گھبرانا
اَلشِّرْكُ وَالشِّرْكَةُ	شریک ہونا	اَلْجَزَعُ	بے صبر ہونا
اَلْقَبُوْلُ	کسی سے کوئی چیز لینا	اَلْحَبْطُ	عمل کا بے کار ہونا
اَلْكُرْهُ وَ الْكَرَاهَةُ	ناپسند کرنا	اَلْحَرْمُ وَالْحِرْمَانُ	منع کرنا
اَللُّبْثُ	ٹھہرنا		

الحَسْرَةُ	افسوس کرنا	الشَّبْعُ	سیر ہونا
الحَزَنُ	رنجیدہ ہونا (حَزِیْنٌ)	السِّمَنُ	موٹا ہونا
الشُّمُوْلُ	سب کو شامل ہونا	الشُّرُوْقُ	سورج کا طلوع ہونا
اَلضِّحْکُ	ہنسنا	القُرْبُ	قریب ہونا
الطَّعْمُ	کھانا۔ چکھنا	الکِبَرُ	عمر رسیدہ ہونا
الطَّمْعُ	حرص و لالچ کرنا (طَامِعٌ)	النَّعْمَةُ	خوش عیش ہونا
الطَّفَقُ	شروع ہونا	الْبُخْلُ	کنجوس ہونا
اَلْعَبَثُ	کھیلنا	البَطَرُ	زیادہ نعمت میں اترانا
العُجْلَةُ	کوئی کام جلدی کرنا	البَهْتُ	حیران ہو کر دم بخود ہونا
العَطَشُ	پیاسا ہونا	الْبَکَمُ	گونگا ہونا
العُلُوْقُ	لٹکنا	التَّعْسُ	پھسلنا۔ منہ کے بل گرنا
الصُّحْبَةُ	ساتھ رہنا	اللَّزْقُ	چپکنا
الصُّعُوْدُ	چڑھنا	البَرَاحُ	کسی جگہ سے ہٹنا
العُسْرُ	تنگ ہونا (عَسِرٌ)	الثَّقْفُ	کسی کے ہاتھ آنا
الغَضَبُ	بغض رکھنا	البَرْقُ	آنکھ کا خوف کی وجہ سے گھومنا
الفَرَحُ	خوش ہونا	الحَذَرُ	بچا رہنا۔ ہوشیار رہنا
الفَشَلُ	بزدلی کرنا	الحَرَجُ	تنگ ہونا
الکَسَلُ	جس کام میں سستی نہیں چاہیے اس میں سستی کرنا	الحُسْبَانُ	گمان کرنا
الکَلَفُ	مشقت پر آمادہ کرنا	الخَطْفُ	اُچک لینا

النَّصَبُ	تھکنا	الرَّدْفُ	پیچھے آنا
السَّهَرُ	رات بھر جاگتے رہنا	الرَّضَاعَةُ	ماں سے دودھ پینا
السَّخَرُ	ٹھٹھا کرنا	الرَّفَثُ	جماع اور اس کی دواعی کی باتیں کرنا
الرُّكُوْبُ	چڑھنا۔سوار ہونا	النَّزْلَةُ	زکام ہونا
السَّعَادَةُ	خوش نصیب ہونا	البَضْعُ	قطع کرنا۔چیرنا
السَّفْهُ	بے وقوف ہونا	الغُنْمُ	مفت پانا
البِدْعُ	نمونہ کے بغیر ابتداءً بنانا	البَدْلُ	بدل بن جانا
السُّلْطَانُ	اختیار حاصل ہونا	النَّكْفُ	ناک چڑھانا، کراہت کرنا
الشَّفْقَةُ	اصلاح کی فکر میں ہونا	الصَّفْرُ ۲	خالی ہونا (صَفِرٌ)
الشَّمَاتَةُ	کسی کی مصیبت پر خوش ہونا	الخَضْرُ ۳	سرسبز ہونا (خَضِرٌ)
الظَّفَرُ	مقصد میں کامیاب ہونا	الحَمْرُ	غصے سے بھڑکنا یا حمار بننا
النَّشَاطُ	ہشاش ہونا	التَّرَبُ والمَتْرَبُ	مٹی والا ہونا۔محتاج ہونا (تَرِبٌ ہم عمر اکثر مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے)
الظَّغْنُ	کینہ رکھنا		

حواشی: ۱: النَّعمة نون کے فتحہ سے ہے اور نون کے کسرے سے اسم ہے نہ کہ مصدر۔منتخب میں ہے النعمة بالفتح بناز ونعمت زیستن و بالکسر حاصل بالمصدر (حاشیہ منشعب)

۲: جس مہینے میں ان کے گھر زاد سے خالی ہوتے تھے اس کو صفر کہا۔۱۲

۳: حُمرة سرخی یہ اسم ہے اس معنی میں مجرد کا صرف اَحْمَرُ حَمْراء آیا ہے نہ کہ دوسرے صیغے ماضی اور مضارع بھی ہیں مجرد میں ان کے صیغے۔اسی طرح صفرة سواد بیاض رنگوں کے علاوہ معانی کے لیے بھی آتے ہیں البتہ اس میں رنگ یا رنگ کی مناسبت ضرور ہوتی ہے جیسے حمر الراس بال اتار کر سرخ بنا دیا حمر الرجل غصے سے بھڑک گیا۔حمر الشاة بکری کی کھال اتار کر سرخ بنا دیا۔ دوسرا اصل حمار ہے اس سے آتا ہے حمر گدھا بن گیا۔موٹے اور بیوقوف ہونے میں تشبیہ ہے۔اسی طرح البيض لکڑی کا خشک ہونا۔

چوتھا باب : فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً کھولنا (فَعَلَ یَفْعَلُ کے وزن پر)

نشانی : عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں فتحہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	فَتَحَ کھولا اس ایک مرد نے	فَتَحَتْ کھولا اس ایک عورت نے	فَتَحْتَ کھولا تو ایک مرد نے	فَتَحْتِ کھولا تو ایک عورت نے	فَتَحْتُ کھولا میں نے
تثنیہ	فَتَحَا	فَتَحَتَا	فَتَحْتُمَا	فَتَحْتُمَا	فَتَحْنَا
جمع	فَتَحُوْا	فَتَحْنَ	فَتَحْتُمْ	فَتَحْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَفْتَحُ کھولتا ہے یا کھولے گا وہ ایک مرد	تَفْتَحُ کھولتی ہے یا کھولے گی وہ ایک عورت	تَفْتَحُ کھولتا ہے یا کھولے گا تو ایک مرد	تَفْتَحِیْنَ کھولتی ہے یا کھولے گی تو ایک عورت	اَفْتَحُ کھولتا ہوں یا کھولوں گا میں
تثنیہ	یَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	نَفْتَحُ
جمع	یَفْتَحُوْنَ	یَفْتَحْنَ	تَفْتَحُوْنَ	تَفْتَحْنَ	

صرف صغیر

فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً فَھُوَ فَاتِحٌ وَ فُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحاً فَذَاکَ مَفْتُوْحٌ الامر منہ اِفْتَحْ و النھی عنہ لَاتَفْتَحْ و الظرف منہ مِفْتَحٌ و الالۃ منہ مِفْتَحٌ و مِفْتَحَۃٌ و مِفْتَاحٌ الفعل التفضیل المذکر منہ اَفْتَحُ و المؤنث فُتْحٰی

مصادر

اَلْمَدْحُ	تعریف کرنا	اَلْمَنْعُ	روکنا
الْقَطْعُ	کاٹنا	الجَدْعُ	ناک کاٹنا
الطَّبْخُ	پکانا	الخَدْعُ	دھوکا دینا
الطَّحْنُ	پیسنا	الجُهْدُ	پوری طاقت لگا کر کوشش کرنا
الرَّفْعُ	اٹھانا	الجَهْرُ	ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
الجَمْعُ	اکٹھا کرنا	الخُشُوْعُ	اعضاء میں پستی ظاہر کرنا
الذَّبْحُ	گلا کاٹنا	الخُضُوْعُ	پستی ظاہر کرنا
الزَّرْعُ	اگانا	الخَلْعُ	الگ کرنا
الرَّهْنُ	گروی رکھنا	الذُّهُوْلُ	بھول جانا
الشَّرْعُ	راستہ ظاہر کرنا	الرُّكُوْعُ	جھکنا
الشُّرُوْعُ	پانی میں داخل ہونا۔ کام میں گھسنا	الرُّكُوْنُ	مائل ہونا
الشُّغْلُ	مشغول ہونا	الجُنُوْحُ	مائل ہونا
البَعْثُ	اٹھانا۔ بھیجنا	الزُّهْدُ	تھوڑی چیز پر راضی ہونا
البَحْثُ	زمین کھودنا	الشَّرْحُ	کھولنا
القَلْعُ	اکھیڑنا	الشَّفَاعَةُ	سفارش کرنا
القَرْعُ	کھٹکھٹانا	الظَّهْرُ	غالب آنا۔ چڑھ آنا
الدَّفْعُ	دور کرنا۔ اداء کرنا	الظُّهُوْرُ	ظاہر ہونا
الصُّنْعُ	کاری گری کرنا	النَّفْعُ	فائدہ دینا
الجَعْلُ	کرنا، بنانا، شروع کرنا	البَخْسُ	گھٹانا

الجَرْحُ	زخمی کرنا	البُهْتَانُ	تہمت باندھنا
القَهْرُ	غالب آنا	البَلْعُ	نگلنا
الجُحُوْدُ	جان بوجھ کر انکار کرنا	البَضْعُ	قطع کرنا
الزَّهْقُ	غلبے کے ساتھ چھا جانا	الذَّهَابُ	جانا
الزُّهُوْقُ	باطل کا مٹنا۔ روح کا نکلنا	النُّهُوْضُ	اٹھنا
السَّرْحُ	مواشی کا چرنے کے لیے بھیجنا	اللَّسْعُ، اللَّدْغُ	سانپ بچھو کا کاٹنا
السَّفْعُ	پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچنا	الفَضْعُ	بدنام ہونا
الشُّخُوْصُ	ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا	الشَّغْفُ	دل کی جھلی تک پہنچنا
الجُرْعُ	پانی یکبارگی پینا	الفَجْعُ	مصیبت زدہ ہونا
الرَّتْعُ	چرنا	السَّمْحُ	بخشنا
الرُّعْبُ	زیادہ گھبراہٹ کی وجہ سے رک جانا	الشَّمْخُ	بلند ہونا
السَّبْحُ	تیرنا	السَّلْخُ	کھال اتارنا۔ گزرنا
السَّحْبُ	زمین پر گھسیٹنا	الهُجُوْعُ	رات کو سونا
السُّحْتُ	حرام کمانا	الشُّهْرَةُ	مشہور کرنا
السَّحْقُ	گھسنا	الصَّفْحُ	اعراض کرنا۔ درگزر کرنا
السَّحْرُ	جادو کرنا	الصَّهْرُ	پگھلنا
المَسْحُ	پونچھنا	العَمَهُ	حیران ہو کر بھٹکنا
المَسْخُ	بری صورت میں بدلنا	الفَزْعُ (متعدی)	کسی سے خوف کرنا
المَضْغُ	چبانا	الفَسْحُ	مجلس میں جگہ دینا
النَّسْخُ	زائل کرنا۔ لکھنا	الكَهَانَةُ	غیب کی خبریں بتانا

النَّصْحُ	نصیحت کرنا	اللَّفْحُ	چہرے کو جھلس دینا
النَّحْرُ	ذبح کرنا	اللَّمْعُ	چمکنا
النَّزْعُ	ایک دوسرے کے خلاف اکسانا	الصَّبْغُ	رنگنا
المَرْحُ	اکڑنا	النُّحُوْلُ ۲؎	دبلا ہونا
السُّرْعَةُ	تیز ہونا	النَّهْبُ	غنیمت لوٹنا
الفَرَاغَةُ	فارغ ہونا	الصَّهِيْلُ	گھوڑے کا ہنہنانا
النَّهْرُ	جھڑکنا	الفَخْرُ ۴؎	تعریف والی عادت ظاہر کرنا
الجُرْعَةُ	گھونٹ بھرنا	الشُّعْلُ	آگ روشن کرنا
الضَّرَاعَةُ	انکساری کرنا	البَعْثُ	اٹھا کر چلتا کر کے پھیلانا

حواشی:

۱؎ : السلخ کھال جانور سے اتارنا یا جانور کھال سے نکالنا، اس میں گذرنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ کقوله تعالی : فاذا انسلخ الاشهر الحرم

۲؎ : النحول لازم ہے النحل متعدی ہے دینا۔

۳؎ : یعنی خصلت ظاہر کرنا جس سے لوگ اس کی تعریف کریں خواہ زبان سے بیان کردے یا عمل سے ظاہر کرے۔

پانچواں باب : کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً بزرگ ہونا۔(فَعُلَ یَفْعُلُ کے وزن پر)

نشانی :عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں ضمہ۔

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	کَرُمَ بزرگ ہوا وہ ایک مرد	کَرُمَتْ بزرگ ہوئی وہ ایک عورت	کَرُمْتَ بزرگ ہوا تو ایک مرد	کَرُمْتِ بزرگ ہوئی تو ایک عورت	کَرُمْتُ بزرگ ہوا میں
تثنیہ	کَرُمَا	کَرُمَتَا	کَرُمْتُمَا	کَرُمْتُمَا	کَرُمْنَا
جمع	کَرُمُوْا	کَرُمْنَ	کَرُمْتُمْ	کَرُمْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہے یا ہو جائے گا وہ ایک مرد	تَکْرُمُ بزرگ ہوتی ہے یا ہو جائے گی وہ ایک عورت	تَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہے یا ہو جائے گا تو ایک مرد	تَکْرُمِیْنَ بزرگ ہوتی ہے یا ہو جائے گی تو ایک عورت	اَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہوں یا ہو جاؤں گا میں
تثنیہ	یَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	نَکْرُمُ
جمع	یَکْرُمُوْنَ	یَکْرُمْنَ	تَکْرُمُوْنَ	تَکْرُمْنَ	

صرف صغیر

کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً فھو کَرِیْمٌ الامر منه اُکْرُمْ و النھی عنه لَاتَکْرُمْ و الظرف منه مَکْرَمٌ افعل التفضیل المذکر منه اَکْرَمُ و المؤنث منه کُرْمٰی.

مصادر

النَّظَافَةُ	صاف ہونا	النُّحُوْسَةُ	نامبارک ہونا
السُّهُوْلَةُ	آسان ہونا (سہل)	السُّرْعَةُ	تیز ہونا
الصُّعُوْبَةُ	مشکل ہونا (صعب)	الجَمَالُ	خوبصورت ہونا
الشَّرْفُ و الشَّرَافَةُ	دین ودنیا میں بلند مرتبہ والا ہونا	البُعْدُ	دور ہونا۔ ہلاک ہونا
الصَّلَاحُ	درست ہونا	السَّفْلُ	نیچا ہونا
الصَّغَارُ	ذلیل ہونا	البُرُوْدَةُ	ٹھنڈا ہونا
الضِّعْفُ	کمزور ہونا	البَهْجَةُ	بارونق ومسرور ہونا
العَدَالَةُ	عادل ہونا	الجَسَامَةُ	تن آور ہونا
العَظْمَةُ	بڑا ہونا	الحُرْمَةُ	حرام ہونا
الفَرَاغَةُ	بے چین ہونا	الحَسْبُ	شریف الاصل ہونا
القُدْسُ	پاک ہونا	الحِكْمَةُ	حقائق کو جاننا
القِدَمُ	قدیم وپرانا ہونا	الحِلْمُ	بردبار ہونا
الكِبْرُ	دشوار ہونا	الخُبْثُ وَ الخَبَاثَةُ	ناپاک وردی ہونا
الكَثْرَةُ	بہت ہونا	الخُبْرَةُ	واقف ہونا
اللَّطَافَةُ	باریک ہونا	الخَلْقُ	خلیق ولائق ہونا
النَّجَاسَةُ	ناپاک ہونا	الرَّحْبُ	جگہ کا فراخ ہونا
النَّفَاسَةُ	نفیس ہونا	الرِّفْعَةُ	شرف وقدر والا ہونا

البَصَارَةُ	جاننا دیکھنا	الحَرْکُ	ہلنا
البَلَاغَةُ	فصیح و بلیغ ہونا	القَصَارَةُ	چھوٹا ہونا
الثِّقَلُ	بھاری ہونا	الفَقَارَةُ	محتاج ہونا
العُسْرُ	تنگی میں ہونا (عسیرٌ)	المَتْعُ	فائدہ اٹھانا
الطَّلَاقَةُ ۱؎	چہرے کا کشادہ ہونا	الشُّجَاعَةُ	بہادر ہونا
الطَّلَاقُ	خاوند سے آزاد ہونا	الظَّرَافَةُ	دانا ہونا
		النُّعُوْمَةُ ۲؎	نرم و ملائم ہونا

۱؎ : یعنی چہرے کا ہنسنے والا چمکنے والا ہونا۔۱۲
۲؎ : النعومۃ حسب سے شاذ لغت ہے۔۱۲

چھٹا باب : حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْباً گمان کرنا (فَعِلَ یَفْعِلُ کے وزن پر)

نشانی : عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں کسرہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	حَسِبَ گمان کیا اس ایک مرد نے	حَسِبَتْ گمان کیا اس ایک عورت نے	حَسِبْتَ گمان کیا تو ایک مرد نے	حَسِبْتِ گمان کیا تو ایک عورت نے	حَسِبْتُ گمان کیا میں نے
تثنیہ	حَسِبَا	حَسِبَتَا	حَسِبْتُمَا	حَسِبْتُمَا	حَسِبْنَا
جمع	حَسِبُوْا	حَسِبْنَ	حَسِبْتُمْ	حَسِبْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	يَحْسِبُ گمان کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	تَحْسِبُ گمان کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	تَحْسِبُ گمان کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	تَحْسِبِيْنَ گمان کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	اَحْسِبُ گمان کرتا ہوں یا کروں گا میں
تثنیہ	يَحْسِبَان	تَحْسِبَان	تَحْسِبَان	تَحْسِبَان	نَحْسِبُ
جمع	يَحْسِبُوْنَ	يَحْسِبْنَ	تَحْسِبُوْنَ	تَحْسِبْنَ	

صرف صغير

حَسِبَ يَحْسِبُ حَسْباً فهو حَاسِبٌ و حُسِبَ يُحْسَبُ حَسْباً فذاك مَحْسُوْبٌ الامر منه اِحْسِبْ و النهى عنه لا تَحْسِبْ و الظرف منه مَحْسِبٌ والالة مِحْسَبٌ مِحْسَبَةٌ مِحْسَابٌ افعل التفضيل المذكر منه اَحْسَبُ و المؤنث منه حُسْبٰى

مصادر

اس باب سے حسب کے علاوہ صحیح کا اور کوئی فعل نہیں آیا ہے اور حَسِبَ سَمِعَ سے بھی آتا ہے اور قیاس کے ساتھ زیادہ موافق یہی ہے۔

فصل (۲) ثلاثی

ثلاثی مزید کی دو قسمیں ہیں ایک ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل اس کے پانچ باب ہیں

(۱) اِفْعَالٌ اِکْرَامٌ عزت کرنا (۲) تَفْعِیْلٌ تَصْرِیْفٌ پھیرنا (۳) مُفَاعَلَۃٌ مُقَاتَلَۃٌ جنگ کرنا (۴) تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ قبول کرنا (۵) تَفَاعُلٌ تَقَابُلٌ آمنے سامنے ہونا۔

ان پانچ بابوں کے پڑھنے کے لئے تعبیری الفاظ :

ان پانچ بابوں کو طالب علم یوں پڑھیں پہلا باب افعال جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً عزت کرنا۔ دوسرا باب تفعیل جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً پھیرنا۔ اسی طرح پانچوں بابوں کو پڑھے۔

دوسرے ثلاثی مزید باہمزہ وصل اس کے باب نو ہیں

(۱) اِفْتِعَالٌ اِجْتِنَابٌ پرہیز کرنا (۲) اِسْتِفْعَالٌ اِسْتِنْصَارٌ مدد مانگنا

(۳) اِنْفِعَالٌ اِنْفِطَارٌ پھٹنا (۴) اِفْعِلَالٌ اِحْمِرَارٌ سرخ ہونا

(۵) اِفَّاعُلٌ اِثَّاقُلٌ بوجھل ہونا (۶) اِفَّعُّلٌ اِطَّهُّرٌ خوب پاکی حاصل کرنا

(۷) اِفْعِیْلَالٌ اِدْهِیْمَامٌ سیاہ ہونا (۸) اِفْعِیْعَالٌ اِخْشِیْشَانٌ کھردرا ہونا

(۹) اِفْعِوَّالٌ اِجْلِوَّازٌ گھوڑے کا دوڑنا

پڑھنے کے لئے تعبیری الفاظ:

پہلا باب افتعال جیسے اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً پرہیز کرنا دوسرا باب استفعال جیسے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً ان نو بابوں کو آخر تک اسی طرح پڑھیں۔

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے فَعْلَلَۃٌ بَعْثَرَۃٌ ابھارنا

رباعی مزید کی دو قسمیں

(۱) رباعی مزید بے ہمزہ وصل اس کا صرف ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ تَبَعْثُراً ابھرنا

(۲) رباعی مزید باہمزہ وصل اس کے دو باب ہیں

(۱) اِفْعِلَّالٌ اِقْشِعْرَارٌ رونگٹے کھڑے ہونا (۲) اِفْعِنْلَالٌ اِبْرِنْشَاقٌ خوش ہونا۔

تنبیہ:۔

ثلاثی مجرد کے کل چھ ثلاثی مزید کے چودہ رباعی مجرد کا ایک اور رباعی مزید کے تین کل چوبیس باب ہوئے۔ان میں سے چار باب اِفْعِیْعَالٌ اِفْعِوَّالٌ اِفْعِنْلَالٌ اور تَفَعْلُلٌ قرآن پاک میں نہیں آئے ہیں اور دوسری عبارتوں میں بھی کمی کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں باقی بیس میں سے چھ تو ثلاثی مجرد کے تھے جو اپنے موقع پر درج ہو چکے ہیں۔رہے ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید کے باقی چودہ باب سو ان کی تفصیل یہ ہے۔

تنبیہ:

ان چودہ بابوں کی فہرست جو اوپر لکھی ہے اس کو اس وقت زبانی یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ان بابوں کے سب مباحث پڑھا دیے جائیں اس کے بعد ان چودہ بابوں کی فہرست بطور خلاصہ یاد کرایا جائے۔

ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل

پہلا باب: افعال جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً عزت کرنا

نشانی: ف سے پہلے فتحہ والا ہمزۂ قطعی اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے:۔

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً فھو مُکْرِمٌ و اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَاماً فذاک مُکْرَمٌ

مَا اَکْرَمَ مَا اُکْرِمَ لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ لَایُکْرِمُ لَایُکْرَمُ لَن یُّکْرِمَ لَن یُّکْرَمَ لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرَمَنْ

الامر منه اَکْرِمْ لِتُکْرَمْ لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ . اَکْرِمَنَّ لِتُکْرَمَنَّ لِیُکْرِمَنَّ لِیُکْرَمَنَّ . اَکْرِمَنْ لِتُکْرَمَنْ لِیُکْرِمَنْ لِیُکْرَمَنْ

والنهی عنه لَاتُکْرِمْ لَاتُکْرَمْ لَایُکْرِمْ لَایُکْرَمْ . لَاتُکْرِمَنَّ لَاتُکْرَمَنَّ لَایُکْرِمَنَّ لَایُکْرَمَنَّ . لَاتُکْرِمَنْ لَاتُکْرَمَنْ لَایُکْرِمَنْ لَایُکْرَمَنْ

و الظرف منه مُکْرَمٌ . مُکْرَمَانِ . مُکْرَمَاتٌ.

تنبیہ:۔

(۱) اَکْــــرَمَ کا ہمزہ قطعی ہے لیکن قطعی ہونے کے باوجود بھی مضارع میں آسانی کے لیے حذف ہو جاتا ہے اور امر میں قطعی ہونے کے سبب واپس آ جاتا ہے خواہ ف کلمہ ساکن ہو یا متحرک اس لیے امر تُکْرِمُ سے اَکْرِمْ ' تُقِیْمُ سے اَقِمْ آتا ہے نہ کہ اِکْرِمْ و قِمْ

باب افعال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعال پڑھانے میں بھی ان سب باتوں کی پابندی کی جائے جو نصر میں بیان ہوئیں ہیں صرف تجزیے میں تھوڑا سا فرق ہے۔

باب افعال کے صیغوں کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

اَکْرَمَ عزت کی اس ایک مرد نے۔ ہمزہ مفتوح ہمزہ قطعی ہے۔ ک، ر، م اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

یکرم عزت کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد یؔ مضارع کی علامت ہے باب افعال کا ہمزہ قطعی تخفیف کی وجہ سے گر گیا ہے ک، ر، م اصلی حروف ہیں۔ اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح بقیہ سب صیغوں کا تجزیہ پڑھا دیں۔

(طریقہ تعلیم میں سہولت پیدا کرنے کے لیے اجتہاد کرنے میں خود استاد کو بھی دلچسپی ہونی چاہیے)

تنبیہ:۔

(۲) ثلاثی مجرد کا اسم فاعل تو فَـــاعِلٌ تھا۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ بابوں میں اسم فاعل مضارع معروف سے اور اسم مفعول مضارع مجہول سے بنتا ہے۔

ثلاثی مزید و رباعی سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

مضارع معروف کی علامت گرا کر اس کی جگہ ضمے والا میم لگا دو اور عین کلمے کو زیر دے دو۔ اگر زیر نہ ہو۔ آخر میں تنوین لگا دو۔ جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ. یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ.

ثلاثی مزید و رباعی سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ:۔

مضارع مجہول کی علامت گرا کر اس کی جگہ ضمے والا میم لگا دو اور آخری حرف کو تنوین دے دو۔ جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ.

ثلاثی مزید سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ:۔

(۱) ثلاثی مزید اور رباعی سے اسم ظرف اور مصدر میمی اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں اس لیے مُکْرَمٌ اسم ظرف بھی ہے اور مصدر میمی بھی۔

فائدہ : (۲) اسم آلہ، اسم تفضیل، اسم صفت اور اسم مبالغہ یہ چاروں ثلاثی مجرد ہی سے آتے ہیں نہ کہ ثلاثی مزید اور رباعی سے بھی۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۸۹ پر مصادر کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔

ثلاثی مزید پڑھانے کا طریقہ:۔

پہلا مرحلہ:

ہر باب کی نشانی صرف صغیر اور اسم فاعل و اسم مفعول بنانے کا طریقہ اچھی طرح یاد ہونے کے بعد صرف کبیر یاد کرائیں اور بیچ بیچ میں سے صیغے پوچھیں۔

دوسرا مرحلہ:

پہلے مرحلے کے موافق پانچوں باب یاد کرائیں۔استعداد اور وقت کی گنجائش کے موافق ہر باب کے مصادر یاد کروائے جائیں۔

مزید کے مصادر پڑھانے کا طریقہ:

مصادر یوں یاد کرائیں مثلاً اَلْاِسْلَامُ اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامًا فرمانبرداری کرنا صلح کرنا اَلْاِعْرَاضُ اَعْرَضَ یُعْرِضُ اِعْرَاضًا منہ موڑنا۔اس طور پر تمام مصادر کا ترجمہ اس طرح یاد ہو کہ ترجمہ پر کاغذ یا ہاتھ رکھ کر اول سے اخیر تک ترجمہ سنا سکیں مصادر کو حفظ یاد کرانے کی ضرورت نہیں پھر استاد بیچ بیچ میں سے مصادر پوچھے۔مصادر شروع کرانے سے پہلے طلبہ کو ماضی بنانے کا طریقہ سمجھا دیں کہ ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابواب کے مصادر کی زیادتی قیاسی ہے یعنی مصدر کے آخری حرف سے پہلے الف آتا ہے۔اس کو دور کر کے اور سب متحرک حرفوں کو زبر دے کر ماضی بنالیں پھر ماضی سے مضارع۔

تیسرا مرحلہ:۔

ہر باب کے مصادر کم از کم تین پانچ مرتبہ اس طرح دھرائیں اَلْاِسْلَامُ فرمان برداری کرنا' الف لام تعریف کا ہے س. ل. م اصلی حروف ہیں الف مصدر کی زیادتی ہے۔اسی طرح اَلْاِعْـرَاضُ منہ موڑنا' الف لام تعریف کا ہے ع. ر. ض اصلی حروف ہیں الف مصدر کی زیادتی ہے۔مختصر یہ ہے کہ اصلی حروف کے پہچاننے کی اتنی استعداد ہو کہ مثلاً اَلْاِسْلَامُ پر نظر ڈالتے ہی وہ بلا تامل یہ بتادے کہ اس میں س. ل. م اصلی حروف ہیں

اَلْاِعْرَاضُ میں ع. ر. ض اصلی حروف ہیں۔

چوتھا مرحلہ:۔

ہر باب کی نشانی اس باب کی مجرد میں زیادتی ہے اس لئے اس کے دور کرنے سے مجرد حاصل ہوتا ہے اور اس کے لگانے سے مزید بنتا ہے۔اس طرح مجرد سے مزید اور مزید سے مجرد بنوا کر گردانیں کرائیں۔

فائدہ: باب افعال کے ہر مصدر کے ساتھ علامت کے ذریعے مجرد کا باب بھی دیا ہے پس استاد کو چاہے کہ مجرد سے مزید اور مزید سے مجرد کی گردانیں کروائیں۔اگر افعال کی مصدر کے ساتھ مجرد کے باب کی علامت نہ ہو تو طالب علم لغت دیکھ کر اپنی کتاب میں مجرد کا باب بھی درج کرے۔

مصادر

اَلْاِسْلَامُ	س	صلح کرنا' فرمانبردار ہونا	اَلْاِمْکَان ؎	ک	ممکن وآسان ہونا
اَلْاِعْرَاضُ	ض	منہ موڑنا	اَلْاِنْزَالُ	ض	اتارنا
اَلْاِعْلَانُ اَلْاِعْلَامُ	ن س	ظاہر کرنا	اَلْاِلْزَامُ	س	کسی پر چسپاں کرنا
اَلْاِنْکَار ؎	س	منع کرنا	اَلْاِذْهَابُ	ف	لے جانا
اَلْاِقْبَالُ	س	کسی کی طرف رخ کرکے آنا	اَلْاِجْمَاعُ	ف	اتفاق کرنا

اَلْاِدْبَارُ		کسی کی طرف پیٹھ کر کے جانا	اَلْاِحْرَامُ	س	احرام باندھنا، حرام کرنا
اَلْاِقْدَامُ	س	دلیری کرنا	اَلْاِحْسَانُ	ن	اچھا کرنا، اچھا جاننا
اَلْاِرْسَالُ [2]	س	بھیجنا	اَلْاِحْصَانُ [10]		مضبوط جگہ میں محفوظ کرنا
اَلْاِشْکَالُ [3]	ن	مشتبہ ہونا	اَلْاِحْصَارُ [11]		روکنا
اَلْاِصْلَاحُ	ک	درست کرنا	اَلْاِحْضَارُ	ن	حاضر کرنا
اَلْاِفْسَادُ	ن	خراب کرنا	اَلْاِخْبَارُ	ن	خبر دینا
اَلْاِفْلَاحُ وَالْفَلَاحُ [4]		کامیاب ہونا	اَلْاِدْخَالُ	ن	اندر کرنا
اَلْاِفْہَامُ	س	سمجھانا	اَلْاِخْرَاجُ	ن	نکالنا
اَلْاِنْذَارُ [5]	ن	نتائج سے ڈرانا	اَلْاِبْدَالُ [12]		بدلہ میں لینا
اَلْاِنْظَارُ	ن	مہلت دینا	اَلْاِجْمَالُ	ک	تفصیل کے بغیر ذکر کرنا
اَلْاِدْہَانُ	ن	نرمی کرنا	اَلْاِحْدَاثُ	ن	نیا پیدا کرنا۔ بے وضو ہونا
اَلْاِہْلَاکُ	ض	فنا کرنا	اَلْاِبْدَاعُ [13]		نمونہ کے بغیر ابداء بنانا
اَلْاِلْحَاقُ	س	جا ملنا۔ ملانا	اَلْاِحْرَاقُ		جلانا
اَلْاِلْصَاقُ [6]		ملانا	اَلْاِخْرَاقُ		پھاڑنا
اَلْاِلْہَامُ [7]		نگلوانا، سکھلانا	اَلْاِجْلَاسُ		بٹھانا
اَلْاِنْعَامُ [8]		آسودہ حال بنانا۔ ملائم کرنا	اَلْاِخْلَادُ		ہمیشہ رکھنا۔ ہمیشہ ساتھ رہنا
اَلْاِنْبَاتُ	ن	اگانا	اَلْاِشْفَاقُ		ڈرنا
اَلْاِخْلَافُ		وعدے کے خلاف کرنا ایک۔ شے کے زائل ہونے کے بعد اس کی جگہ دوسرا دینا	اَلْاِنْفَاقُ [14] اَلْاِصْبَاحُ		مال خرچ کرنا صبح میں داخل ہونا
اَلْاِدْرَاکُ		پانا۔ معلوم کرنا	اَلْاِسْفَارُ		روشن ہونا۔ روشنی میں داخل ہونا

اَلْاِسْرَافُ	حد سے تجاوز کرنا	اَلْاِبْرَادُ	ٹھنڈے وقت میں داخل ہوا
اَلْاِسْقَاطُ	گرانا	اَلْاِضْمَارُ	چھپانا
اَلْاِسْکَاتُ	خاموش کرنا	اَلْاِظْهَارُ	ظاہر کرنا
اَلْاِشْرَافُ	اوپر سے جھانکنا	اَلْاِظْلَامُ	تاریک ہونا
اَلْاِشْرَاقُ	روشن ہونا	اَلْاِعْجَالُ	کوئی کام جلدی کرانا
اَلْاِشْرَاکُ	شریک کرنا	اَلْاِطْلَاقُ	آزاد کرنا
اَلْاِسْهَالُ	دست دلانا	اَلْاِطْعَامُ	کھلانا
اَلْاِبْصَارُ	دیکھنا	اَلْاِطْبَاقُ	دروازہ ڈھکنا
اَلْاِبْطَالُ	بے حقیقت کرنا	اَلْاِزْلَاقُ	پھسلانا
اَلْاِبْعَادُ	دور کرنا	اَلْاِسْبَاغُ	کامل بنانا
اَلْاِتْبَاعُ	پیروی کرنا۔ لاحق ہونا	اَلْاِرْصَادُ	گھات کے لیے کھڑا کرنا
اَلْاِثْبَاتُ	ثابت کرنا	اَلْاِذْعَانُ	مطیع ہونا
اَلْاِبْلَاغُ	پہنچانا	اَلْاِذْکَارُ	یاد دلانا
اَلْاِبْهَامُ	چھپانا	اَلْاِذْنَابُ	گناہ کرنا
اَلْاِجْرَامُ	گناہ کرنا	اَلْاِرْجَافُ	بھڑکانے کے لیے بری خبریں اڑانا
اَلْاِجْبَارُ	مجبور کرنا	اَلْاِسْعَادُ	نیک بخت بنانا‘ مدد کرنا
اَلْاِرْضَاعُ	دودھ پلانا	اَلْاِرْشَادُ	راہ دکھانا
اَلْاِسْرَاعُ	جلدی کرنا	اَلْاِبْسَالُ	محروم کرنا
اَلْاِشْمَامُ	سونگھانا	اَلْاِقْمَاحُ	سر اٹھانا
اَلْاِبْلَاسُ	حیران و مایوس ہونا	اَلْاِکْرَاهُ	ناپسندیدہ کام پر مجبور کرنا
اَلْاِبْرَامُ	رسی بٹنا‘ مضبوط کرنا	اَلْاِکْمَالُ	پورا کرنا

اَلْاِتْرَافُ	نعمت کا کسی کو سرکش بنانا	اَلْاِلْبَاسُ	پہنانا
اَلْاِثْخَانُ	خون ریزی میں مبالغہ کرنا	اَلْاِلْحَادُ	دین سے پھرنا۔ جھگڑا کرنا
اَلْاِثْمَارُ	درخت کا پھل دار ہونا	اَلْاِمْسَاکُ	روکنا
اَلْاِحْکَامُ	محکم و مضبوط کرنا	اَلْاِمْهَالُ	مہلت دینا۔ چھوڑے رکھنا
اَلْاِخْبَاتُ	پستی اختیار کرنا	اَلْاِنْزَافُ	بے عقل و بدمست ہونا
اَلْاِعْجَازُ	عاجز کرنا	اَلْاِنْشَارُ	زندہ کرنا
اَلْاِعْتَابُ	سبب ناراضگی کو دور کرنا	اَلْاِنْشَادُ	شعر پڑھنا، بنانا
اَلْاِغْرَاقُ	ڈبونا	اَلْاِنْصَاتُ	چپ ہونا
اَلْاِغْمَاضُ	آنکھیں بند کرنا	اَلْاِنْقَاذُ	چھوڑانا
اَلْاِغْلَاقُ	دروازہ بند کرنا	اَلْاِهْرَاعُ	جلدی کرنا
اَلْاِفْرَاطُ	زیادتی کرنا	اَلْاِقْبَارُ	کسی کے لیے قبر بنانا
اَلْاِفْرَاغُ	پانی گرانا۔ برتن خالی کرنا	اَلْاِغْمَارُ	تلوار میان میں کرنا
اَلْاِقْسَاطُ	انصاف کرنا	اَلْاِطْرَاقُ	سر جھکانا
اَلْاِقْسَامُ	قسم کھانا		

حواشی: ۱؎ ۔نَکِرَ نکَارَۃً (س) ناواقف ہونا۔ ۲؎ ۔الرسل (س) الانبعاث تیزی سے چلنا۔ظاہر ہونا (غیر مشہور ہے) لہذا ماضی اور مضارع کے علاوہ صیغے نکالنے کی حاجت نہیں۔

۳؎ ۔شکل مجرد غیر مشہور۔ ۴؎ ۔فَلَحَ فَلْحاً (ن) زمین جوتنا خاصہ ابتداء۔ ۵؎ ۔النذر کسی چیز کا علم ہو کر اس کے لیے چوکنا ہونا۔ اور (ن) سے نذر ماننا۔ ۶؎ ۔لَصِقَ لصوقاً (س) التصق چپکنا۔ ۷؎ ۔لَهَمَ لهماً (س) نگل جانا۔ ۸؎ ۔النعم (ف) زندگی کا عمدہ ہونا۔

۹؎ ۔الامکان .مَکُنَ مکانۃ (ک) رتبے والا ہونا۔ ۱۰؎ ۔الحصن (ک) قلعہ میں محفوظ ہونا۔ ۱۱؎ ۔الحصرُ (ن) روکنا۔ ۱۲؎ ۔البدلُ (ض) تبدیل کرنا۔

۱۳؎ ۔ البدع (ف) نمونہ کے بغیر ابتداء بنانا۔ ۱۴؎ ۔النفق (ن) کم ہونا۔

دوسراباب: تفعیل جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً پھیرنا
نشانی: عین کلمے کی تشدید اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے۔

باب تفعیل پڑھانے کا طریقہ:
باب تفعیل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً فَھُوَ مُصَرِّفٌ و صُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفاً فَذاکَ مُصَرَّفٌ الامر منه صَرِّفْ و النهی عنه لَاتُصَرِّفْ والظرف منه مُصَرَّفٌ

مصادر

اَلتَّبْشِیْرُ	خوشخبری سنانا	اَلتَّقْسِیْمُ	تقسیم کرنا برابر برابر
اَلتَّبْلِیْغُ	پہنچانا	اَلتَّکْبِیْرُ	اللہ اکبر کہنا
اَلتَّحْصِیْلُ	حاصل کرنا	اَلتَّکْلِیْفُ	مشکل کام کا حکم دینا
اَلتَّدْرِیْسُ	کتاب پڑھانا	اَلتَّکْمِیْلُ	پورا کرنا
اَلتَّعْلِیْمُ	سکھانا زبان سے عمل سے کتاب سے	اَلتَّمْلِیْکُ	مالک بنانا
اَلتَّرْکِیْبُ	بعض کو بعض سے ملانا	اَلتَّنْقِیْدُ	جانچنا، پرکھنا
اَلتَّرْغِیْبُ	رغبت دلانا	اَلتَّنْبِیْهُ	خبردار کرنا
اَلتَّرْجِیْعُ	ایک کو دوسرے پر زیادتی دینا	اَلتَّحْدِیْثُ	بیان کرنا
اَلتَّسْبِیْحُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّدْبِیْرُ	انجام سوچنا
اَلتَّسْلِیْمُ	آفت سے بچانا، السلام علیکم کہنا	اَلتَّتْبِیْرُ وَ التَّدْمِیْرُ	ہلاک کرنا

اَلتَّشْرِیْحُ	کھولنا، بیان کرنا	اَلتَّذْکِیْرُ	یاد دلانا، وعظ کرنا
اَلتَّعْرِیْفُ	واقف کرانا	اَلتَّحْرِیْفُ	مائل کرنا
اَلتَّعْطِیْلُ	بے کار چھوڑنا	اَلتَّحْرِیْقُ	جلانا
اَلتَّعْظِیْمُ	عظمت ظاہر کرنا	اَلتَّحْرِیْکُ	ہلانا
اَلتَّفْصِیْلُ	کلام کی وضاحت کرنا	اَلتَّحْرِیْمُ	حرام کرنا
اَلتَّفْسِیْرُ	واضح کرنا	اَلتَّحْسِیْنُ	خوبصورت بنانا
اَلتَّفْرِیْقُ	جدا جدا کرنا	اَلتَّجْہِیْزُ	ضروری سامان تیار کر کے بھیجنا
اَلتَّقْدِیْرُ	فیصلہ کرنا، قدر اور انداز مقرر کرنا	اَلتَّسْرِیْحُ	آزاد چھوڑنا
اَلتَّقْدِیْمُ	آگے کرنا	اَلتَّسْعِیْرُ	آگ بھڑکانا
اَلتَّقْرِیْبُ	قریب کرنا	اَلتَّسْہِیْلُ	آسان کرنا
اَلتَّجْرِیْدُ	چھلکا اتارنا، خالی کرنا	اَلتَّعْسِیْرُ	دشوار کرنا
اَلتَّحْکِیْمُ	فیصلہ سپرد کرنا	اَلتَّسْلِیْطُ	مسلط کرنا
اَلتَّحْقِیْرُ	حقیر کرنا	اَلتَّشْرِیْدُ ا	جمعیت کو متفرق کرنا
اَلتَّحْلِیْقُ	مونڈنا	اَلتَّشْفِیْعُ	سفارش قبول کرنا
اَلتَّحْمِیْدُ	الحمد للہ کہنا	اَلتَّشْمِیْتُ	چھینک لینے والے کو یرحمک اللہ کہنا
اَلتَّذْبِیْحُ	کثرت سے ذبح کرنا	اَلتَّعْبِیْرُ	دل کی بات کو الفاظ میں لانا
اَلتَّشْرِیْقُ	گوشت کے پارچے بنا کر دھوپ میں سکھانا	اَلتَّعْذِیْبُ	عذاب میں محبوس رکھنا
اَلتَّشْبِیْہُ	مانند ٹھہرانا	اَلتَّصْغِیْرُ	تکبر سے منہ ٹیڑھا کرنا
اَلتَّصْدِیْقُ	سچا بتلانا	اَلتَّصْلِیْبُ	سولی دینا

اَلتَّشْهِیْرُ	مشہور کرنا	اَلتَّعْذِیْرُ	جھوٹا عذر پیش کرنا
اَلتَّعْرِیْضُ	کلام کا اشارہ کرنا نہ کہ ہاتھ کا	اَلتَّعْقِیْدُ	باندھنا، قسم کو پختہ کرنا
اَلتَّصْرِیْحُ	خلافِ اشارہ صاف بات کرنا	اَلتَّعْمِیْرُ	آباد رکھنا
اَلتَّصْرِیْفُ	زیادہ پھیرنا	اَلتَّعْمِیْلُ	حاکم مقرر کرنا
اَلتَّطْبِیْقُ	موافق کرنا	اَلتَّفْتِیْشُ	تلاش کرنا
اَلتَّطْلِیْقُ	عورت کو آزاد کرنا	اَلتَّفْرِیْطُ	کوتاہی کرنا
اَلتَّطْهِیْرُ	پاک کرنا	اَلتَّفْرِیْعُ	کلی قاعدے سے جزوی مسائل نکالنا
اَلتَّعْجِیْلُ	جلدی کرنا	اَلتَّفْضِیْلُ	ترجیح دینا
اَلتَّثْبِیْتُ	ثابت کرنا	اَلتَّمْحِیْصُ	آزمانا
اَلتَّثْبِیْطُ	محبوس کرنا۔ منع کرنا	اَلتَّمْکِیْنُ	اختیار دینا۔ جگہ دینا
اَلتَّحْرِیْصُ	رغبت دلانا	اَلتَّمْهِیْدُ	درست وہموار کرنا
اَلتَّحْرِیْضُ	ابھارنا	اَلتَّمْهِیْلُ	مہلت دینا۔ چھوڑے رکھنا
اَلتَّحْمِیْلُ	اٹھوانا	اَلتَّنْجِیْسُ	ناپاک کرنا
اَلتَّفْنِیْدُ	خطا کار ٹھہرانا	اَلتَّنْزِیْلُ	اتارنا
اَلتَّفْهِیْمُ	سمجھانا	اَلتَّنْزِیْهُ	کسی سے دور بتانا
اَلتَّقْبِیْلُ	چومنا	اَلتَّنْفِیْذُ	حکم یعنی قول نافذ وجاری کرنا
اَلتَّقْدِیْسُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّنْکِیْسُ	اوندھا کرنا
اَلتَّقْلِیْدُ	بلا سمجھ پیروی کرنا	اَلتَّنْشِیْفُ	صاف کرنا (پونچھ کر)
اَلتَّقْصِیْرُ	کوتاہی کرنا	اَلتَّمْزِیْقُ	ٹکڑے کرنا

اَلتَّكْثِيْرُ	زیادہ کرنا	اَلتَّنْفِيْرُ	نفرت دلانا
اَلتَّكْذِيْبُ	جھٹلانا	اَلتَّنْشِيْطُ	خوش کرنا
اَلتَّكْرِيْمُ	عزت دینا	اَلتَّمْرِيْنُ	مشق کرنا
اَلتَّكْرِيْهُ	نفرت دلانا	اَلتَّنْعِيْمُ	نعمت دینا
اَلتَّكْفِيْرُ	گناہ معاف کرنا۔کفارہ دینا۔کافر کہنا	اَلتَّسْجِيْرُ	لکڑیوں کو تنور میں بھڑکانا
اَلتَّكْفِيْلُ	ضامن بنانا	اَلتَّحْنِيْكُ	تالو میں رسی ڈالنا۔تالو میں چبانا
اَلْكَلَامُ	بات کرنا	اَلتَّلْبِيْسُ	عیب چھپا کر دھوکا دینا
اَلتَّمْتِيْعُ	دیر تک فائدہ اٹھانے دینا۔مہر دینا	اَلتَّمْثِيْلُ	تشبیہ دینا۔نمونہ دکھانا

لے ۔ تشرید یعنی ایسی سخت سزا دینا جو دوسروں کے لیے عبرت بنے (ابن کثیر)

تیسرا باب: مَفَاعَلَةٌ جیسے قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً جنگ کرنا۔

نشانی: ف کلمہ کے بعد الف ہونا اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے۔

باب مفاعلہ پڑھانے کا طریقہ:

باب مفاعلہ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً فهو مُقَاتِلٌ و قُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً فذاک مُقَاتَلٌ الامر منه قَاتِلْ و النهی عنه لَاتُقَاتِلْ و الظرف منه مُقَاتَلٌ

تنبیہ: چونکہ ماضی مجہول میں ف کلمہ پر ضمہ آجاتا ہے اس لیے معروف کا الف مجہول میں وٓ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ

مصادر

اَلْمُجَادَلَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُشَاهَدَةُ	معائنہ کرنا، دیکھنا
اَلْمُخَاصَمَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُصَافَحَةُ	ہتھیلی سے ہتھیلی ملانا
اَلْمُنَازَعَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُطَابَقَةُ	موافق ہونا
اَلْمُحَارَبَةُ	جنگ کرنا	اَلْمُعَاشَرَةُ	مل جل کر رہنا
اَلْمُبَارَزَةُ	لڑنے کے لئے میدان میں آنا	اَلْمُطَالَبَةُ	مانگنا
اَلْمُحَاصَرَةُ	چار طرف سے گھیرنا	اَلْمُقَابَلَةُ	ایک دوسرے کے سامنے ہونا
اَلْمُجَاهَدَةُ	پوری طاقت لگا کر مقابلہ کرنا	اَلْمُلَازَمَةُ	ہمیشہ ساتھ رہنا
اَلْمُدَافَعَةُ وَ الدِّفَاعُ	حمایت کرنا	اَلْمُمَانَعَةُ	روکنا
اَلْمُخَالَفَةُ	ایک دوسرے کے خلاف کرنا	اَلْمُنَاسَبَةُ	مشابہ ہونا

اَلْمُبَارَكَةُ	برکت والا ہونا	اَلْمُبَادَرَةُ	کسی چیز کی طرف سبقت کرنا
اَلْمُبَاشَرَةُ	جماع کرنا	اَلْمُبَاعَدَةُ	دور ہونا
اَلْمُجَامَعَةُ وَ الْجِمَاعُ	ہم بستری کرنا	اَلْمُجَالَسَةُ	ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا
اَلْمُذَاكَرَةُ	آپس میں یاد کرنا	اَلْمُحَاسَبَةُ	حسابات کی جانچ کرنا
اَلْمُشَابَهَةُ	ہم شکل ہونا	اَلْمُضَاعَفَةُ	دو چند یا زیادہ کرنا
اَلْمُحَافَظَةُ	ہمیشگی اختیار کرنا	اَلْمُظَاهَرَةُ	مدد کرنا
اَلْمُخَادَعَةُ	دھوکا دینا	اَلْمُعَاتَبَةُ	عتاب کرنا
اَلْمُخَاطَبَةُ	گفتگو کرنا	اَلْمُعَاقَبَةُ	سزا دینا
اَلْمُخَافَتَةُ	گفتگو پوشیدہ رکھنا	اَلْمُغَادَرَةُ	چھوڑنا
اَلْمُدَاخَلَةُ	دخل اندازی کرنا	اَلْمُغَالَطَةُ	غلطی میں ڈالنا
اَلْمُدَاهَنَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرنا	اَلْمُكَابَدَةُ	مصیبت جھیلنا
اَلْمُرَابَطَةُ	کسی امر پر دوام اختیار کرنا	اَلْمُكَالَمَةُ	آپس میں گفتگو کرنا
اَلْمُسَابَقَةُ	ایک دوسرے سے آگے بڑھنا	اَلْمُفَارَقَةُ	ایک دوسرے سے جدا ہونا
اَلْمُسَارَعَةُ	ایک دوسرے سے جلدی کرنا	اَلْمُصَابَرَةُ	صبر میں مقابل پر غالب آنا
اَلْمُسَافَرَةُ	سفر کرنا	اَلْمُلَاعَبَةُ	آپس میں کھیلنا
اَلْمُسَاقَطَةُ	مسلسل گرنا	اَلْمُلَامَسَةُ	ایک دوسرے کو چھونا
اَلْمُسَامَحَةُ	درگزر کرنا	اَلْمُنَاقَشَةُ	حساب کی تفصیل سختی سے لینا
اَلْمُسَاهَمَةُ	قرعہ اندازی کرنا	اَلْمُعَاهَدَةُ	آپس میں عہد کرنا
اَلْمُشَارَكَةُ	باہم شریک ہونا	اَلْمُصَاحَبَةُ	ساتھ رہنا
اَلْمُضَارَبَةُ	حصے پر تجارت کرنا	اَلْمُعَاوَضَةُ	بدلہ دینا
اَلْمُوَازَنَةُ	ہم وزن ہونا	اَلْمُشَاوَرَةُ	باہم مشورہ کرنا

چوتھا باب: تَفَعُّلٌ جیسے تقبّل یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً قبول کرنا۔

﴿ اَلتَّقَبُّلُ اَخذُ الشَّیْءِ عَلَی الرِّضَآءِ بِه. نسفی ج ۱/۱۵۴ ﴾

نشانی: ف کلمے سے پہلے ت اور عین پر تشدید ہے۔

باب تفعل پڑھانے کا طریقہ:

باب تفعل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبِّلٌ و تُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فذاک مُتَقَبَّلٌ الامر منه تَقَبَّلْ و النهی عنه لَاتَتَقَبَّلْ والظرف منه مُتَقَبَّلٌ

تنبیہ: تَفَعُّلْ، تفاعُل کی ت سے پہلے جب مضارع کی علامت والی ت آئے تو دو ت جمع ہو جاتی ہیں، اس صورت میں دونوں ت کا باقی رکھنا یا ایک کو حذف کر دینا دونوں درست ہیں جیسے تَتَنَزَّلُ و تَنَزَّلُ.

مصادر

اَلتَّبَرُّکُ	برکت حاصل کرنا	اَلتَّقَدُّسُ	پاک ہونا
اَلتَّذَکُّرُ	یاد کرنا، نصیحت قبول کرنا	اَلتَّعَرُّضُ	در پے ہونا در پیش آنا
اَلتَّدَبُّرُ، اَلِادِّبُرُ	انجام سوچنا (ن)	اَلتَّبَرُّجُ	عورت کا اپنی زینت اجنبیوں کو دکھانا
اَلتَّشَهُّدُ	التحیات پڑھنا	اَلتَّحَفُّظُ	بچنا
اَلتَّقَبُّلُ	لینا، دعا قبول کرنا	اَلتَّسَلُّطُ	اختیار حاصل ہونا
اَلتَّقَدُّمُ	آگے ہونا	اَلتَّعَلُّقُ	لٹکنا

اَلتَّقَرُّبُ	قرب طلب کرنا	اَلتَّعَلُّمُ	سیکھنا (س)
اَلتَّکَبُّرُ	تکبر، غرور کرنا	اَلتَّفَضُّلُ	مہربانی کرنا
اَلتَّکَلُّفُ	بناوٹ کرنا۔ عادت کے خلاف دشوار کام برداشت کرنا	اَلتَّمَکُّنُ	جگہ پانا
اَلتَّکَلُّمُ	بولنا (ن)	اَلتَّحَمُّلُ	اٹھانا، برداشت کرنا
اَلتَّهَجُّدُ	رات کو جاگنا یا سونا (ضد)	اَلتَّبَتُّلُ	دنیا سے کٹ کر خدا کی طرف رخ کرنا
اَلتَّفَکُّرُ	سوچنا (ن)	اَلتَّلَطُّفُ	نرمی برتنا
اَلتَّبَحُّرُ	وسیع علم کا مالک ہونا	اَلتَّمَتُّعُ	لمبے عرصے تک فائدہ اٹھانا (ک)
اَلتَّجَرُّعُ	گھونٹ گھونٹ پینا (ف)	اَلتَّمَثُّلُ	کسی کے مثل بن کر سامنے کھڑا ہونا
اَلتَّحَکُّمُ	اپنی رائے پر فیصلہ کرنا	اَلتَّمَسُّکُ	چمٹنا
اَلتَّخَبُّطُ	دیوانا ہونا	اَلتَّنَجُّسُ	ناپاک ہونا
اَلتَّخَطُّفُ	اچک لینا	اَلتَّنَزُّلُ	ٹھہر ٹھہر کر اترنا
اَلتَّخَلُّفُ	پیچھے رہنا	اَلتَّفَجُّرُ	بہنا (ن)
اَلتَّدَارُکُ اَلْاِدَّارُکُ	دور دراز سے ایک دوسرے کو آملنا تلافی کرنا	اَلتَّفَطُّرُ	پھٹ پڑنا
اَلتَّرَبُّصُ	انتظار کرنا (ن)	اَلتَّرَقُّبُ	انتظار کرنا (ن)
اَلتَّزَمُّلُ	کپڑے میں لپیٹنا	اَلتَّبَدُّلُ	بدل جانا (س)
اَلتَّصَدُّقُ، اَلْاِصَّدُّقُ	صدقہ دینا	اَلتَّسَلُّلُ	کھسک کر نکلنا (ن)
اَلْاِصَّعُّدُ	چڑھنا	اَلتَّقَطُّعُ	کٹ جانا
اَلتَّضَرُّعُ اَلْاِضَّرُّعُ	دعا مانگنے میں انکساری کا اظہار کرنا	اَلتَّرَشُّحُ	پانی کا ٹپکنا (ف)

اَلتَّطَهُّرُ، اَلْاِطَّهُّرُ	گناہوں سے باز آنا	اَلتَّثَبُّتُ	چنگل مارنا
اَلتَّفَسُّحُ	کشادہ ہونا	اَلتَّجَنُّبُ	بچنا
اَلتَّفَسُّخُ	پھٹنا	اَلتَّجَرُّدُ	ننگا ہونا، اکیلا ہونا
اَلتَّفَقُّدُ	گم شدہ کی تلاش کرنا	اَلتَّحَسُّرُ	حسرت کھانا
اَلتَّفَقُّهُ	سمجھنا، علم فقہ حاصل کرنا	اَلتَّخَلُّقُ	عادت پکڑنا
اَلتَّفَكُّهُ	لذت حاصل کرنا، تعجب کرنا	اَلتَّحَرُّكُ	ہلنا
اَلتَّقَلُّبُ	کروٹیں بدلنا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا	اَلتَّسَحُّرُ	سحری کھانا
اَلتَّلَبُّثُ	دیر کرنا	اَلتَّكَفُّلُ	کفیل ہونا
اَلتَّلَطُّخُ	آلودہ ہونا	اَلتَّصَلُّبُ	سخت ہونا
اَلتَّفَرُّدُ	یکتا ہونا	اَلتَّفَلُّسُ	سکڑنا
اَلتَّقَطُّعُ	کٹ جانا (ف)	اَلتَّفَرُّقُ	جدا جدا ہونا

پانچواں باب: تَفَاعُلٌ جیسے تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلاً آمنے سامنے ہونا۔

نشانی: ف کلمہ سے پہلے ت اور ف کے بعد الف ہے۔

صرف صغیر

تَـقَـابَـلَ یَـتَـقَـابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابِلٌ و تُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلاً فذاک مُتَقَابَلٌ الامر منه تَقَابَلْ و النهی عنه لَاتَتَقَابَلْ والظرف منه مُتَقَابَلٌ.

تنبیہ:

چونکہ ماضی مجہول میں ف کلمہ پر ضمہ آجاتا ہے اس لیے معروف کا الف مجہول میں و سے بدل جاتا ہے۔ جیسے تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ

مصادر

	مجرد			مجرد	
اَلتَّبَارُکُ		برکت والا ہونا	اَلتَّکَاثُرُ	ک	زیادتی پر فخر کرنا
اَلتَّعَارُفُ	ض	ایک دوسرے کو پہچاننا	اَلتَّحَاکُمُ		حاکم کے پاس فیصلہ لے جانا
اَلتَّعَارُضُ		ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا	اَلتَّنَابُزُ	ض	ایک دوسرے کو برا لقب دینا
اَلتَّشَابُهُ	ن	ایک دوسرے کے مانند ہونا	اَلتَّظَاهُرُ	ف	ایک دوسرے کی مدد کرنا
اَلتَّفَاخُرُ	ف	آپس میں فخر کرنا	اَلتَّغَامُزُ		ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا
اَلتَّنَاسُبُ		باہم مشابہ ہونا	اَلتَّحَاسُدُ	ن	آپس میں حسد کرنا
اَلتَّعَاقُبُ		کسی کا پیچھا کرنا	اَلتَّبَاغُضُ		آپس میں دشمنی کرنا
اَلتَّخَاصُمُ	ض	ایک دوسرے سے نزاع کرنا	اَلتَّمَارُضُ		اپنے کو بیمار بتانا

اَلتَّخَافُتُ	ن	چپکے چپکے باتیں کرنا	اَلتَّسَاقُطُ		گر پڑنا
اَلتَّسَاهُلُ		ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرنا	اَلتَّنَافُرُ		باہم نفرت کرنا
اَلتَّنَازُعُ	ض	آپس میں جھگڑا کرنا	اَلتَّسَامُحُ		درگزر کرنا
اَلتَّنَافُسُ		ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کرنا	اَلتَّشَاجُرُ		باہم جھگڑا کرنا
اَلتَّمَاثُلُ		باہم مشابہ ہونا	اَلتَّحَادُثُ		باہم باتیں کرنا
اَلتَّشَاكُسُ		باہم مخالفت کرنا	اَلتَّقَاطُرُ		ٹپکنا
اَلتَّكَاسُلُ		جس کام میں سستی نہیں کرنی چاہیے اس میں سستی کرنا	اَلتَّقَارُبُ		نزدیک ہونا
اَلتَّنَاقُضُ		دو قولوں کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا	اَلتَّغَابُنُ	ن	آپس میں دھوکے سے نقصان دینا
اَلتَّنَاسُلُ		نسل چلنا	اَلتَّعَاسُرُ	س	ایک دوسرے کے ساتھ تنگی کرنا
اَلتَّبَاعُدُ	ک	ایک دوسرے سے دور ہونا	اَلتَّقَاسُمُ	ض	آپس میں قسم کھانا

ثلاثی مزید باہمزۂ وصل

پہلا باب: اِفْتِعَالٌ جیسے اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً

نشانی: ف کلمہ کے بعد ت ہے۔

> **باب افتعال پڑھانے کا طریقہ:**
>
> باب افتعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً فهو مُجْتَنِبٌ واُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَاباً فذاک مُجْتَنَبٌ الامر منه اِجْتَنِبْ والنهی عنه لَا تَجْتَنِبْ والظرف منه مُجْتَنَبٌ.

تنبیہ: اِجْتَنَبَ کا ہمزہ وصلی مضارع میں گر جاتا ہے کیونکہ علامت مضارع اور ف کلمہ کے درمیان میں آجاتا ہے۔

مصادر

اَلْاِجْتِمَاعُ		اکٹھا ہونا	اَلْاِرْتِبَاطُ		جڑ جانا
اَلْاِعْتِبَارُ		نصیحت حاصل کرنا	اَلْاِشْتِرَاطُ		شرط لگانا
اَلْاِعْتِدَالُ		سیدھا ہونا' برابر ہونا	اَلْاِشْتِبَاهُ		ایک دوسرے کے مانند ہونا
اَلْاِعْتِرَافُ	ض	اقرار کرنا	اَلْاِسْتِمَاعُ	س	سننا
اَلْاِقْتِدَارُ	ض	قادر و غالب ہونا	اَلْاِسْتِلَامُ		منہ سے چومنا یا ہاتھ سے چھونا
اَلْاِنْتِشَارُ		پھیلنا مشہور ہونا	اَلْاِرْتِفَاعُ		بلند ہونا
اَلْاِنْتِظَارُ		انتظار کرنا	اَلْاِرْتِقَابُ		انتظار کرنا

اَلْاِنْتِفَاخُ		پھولنا	اَلْاِرْتِکَابُ		گناہ کرنا
اَلْاِنْتِفَاعُ		نفع اٹھانا	اَلْاِخْتِتَامُ		ختم ہونا
اَلْاِنْتِقَالُ		نقل مکانی کرنا	اَلْاِخْتِبَارُ		آزمانا
اَلْاِنْتِصَارُ		بدلہ لینا	اَلْاِحْتِرَاقُ		جلنا
اَلْاِغْتِسَالُ		غسل کرنا	اَلْاِحْتِلَامُ		خواب میں جماع کرنا
اَلْاِفْتِتَاحُ		کھولنا	اَلْاِحْتِضَارُ		قریب المرگ ہونا
اَلْاِخْتِلَاطُ		ایک چیز کا دوسرے میں ملنا	اَلْاِحْتِمَالُ		اٹھانا
اَلْاِخْتِلَافُ	ن	ایک کے پیچھے اس کی جگہ دوسرے کا آنا	اَلْاِشْتِرَاکُ		باہم شریک ہونا
اَلْاِخْتِلَاقُ		جھوٹ گھڑنا	اَلْاِلْتِهَابُ		بھڑکنا
اَلْاِشْتِعَالُ	ف	بھڑکنا	اَلْاِطِّلَاعُ		کسی کے اوپر سے آنا
اَلْاِشْتِغَالُ		مشغول ہونا	اَلْاِصْطِلَاحُ		آپس میں رضامند ہونا
اَلْاِشْتِهَارُ		مشہور ہونا	اَلْاِصْطِبَارُ		ہمت سے برداشت کرنا
اَلْاِسْتِبَاقُ		ایک دوسرے سے آگے نکلنا	اَلْاِضْطِرَابُ		ادھر ادھر متحرک ہونا
اَلْاِسْتِتَارُ		ڈھک جانا	اَلْاِضْطِجَاعُ		کروٹ بدلنا
اَلْاِسْتِرَاقُ		چوری چھپے سننا	اَلْاِزْدِجَارُ		ڈانٹ کر روکنا
اَلْاِسْتِکَانُ		پست ہونا	اَلْاِدِّخَارُ		گنجان و بھرا ہوا ہونا
اَلْاِرْتِهَانُ		گروی لینا	اَلْاِزْدِحَامُ		ایک دوسرے کو دھکیلنا
اَلْاِشْتِمَالُ	س	کپڑے میں پورا لپٹنا	اَلْاِخْتِطَافُ	س	اچک لینا
اَلْاِبْتِدَاعُ		نئی بات نکالنا	اَلْاِغْتِرَافُ	ض	چلو بھرنا

اَلْاِبْتِلَاعُ		نگلنا	اَلْاِعْتِزَالُ	ض	جدا ہونا
اَلْاِتِّخَاذُ		اختیار کرنا	اَلْاِعْتِصَامُ		ہاتھ سے پکڑنا، چمٹنا
اَلْاِبْتِهَالُ		خوب انکساری سے دعا مانگنا	اَلْاِعْتِكَافُ		رکے رہنا
اَلْاِتِّبَاعُ		پیروی کرنا	اَلْاِعْتِمَادُ		ٹیک لگانا
اَلْاِجْتِرَاحُ		گناہ کمانا	اَلْاِفْتِخَارُ		فخر کرنا
اَلْاِحْتِرَازُ		پرہیز کرنا	اَلْاِفْتِرَاضُ		واجب ٹھہرانا
اَلْاِخْتِصَارُ		کوک پر ہاتھ رکھنا، مختصر کرنا	اَلْاِقْتِبَاسُ	ض	ایسی چیز سے لینا جو کہ نہ ہو
اَلْاِخْتِصَامُ		ایک دوسرے سے نزاع کرنا	اَلْاِقْتِحَامُ		مشقت میں گھسنا
اَلْاِدِّكَارُ اَلْاِذْكَارُ		یاد کرنا۔ نصیحت قبول کرنا	اَلْاِقْتِرَافُ		کما کر اکٹھا کرنا
اَلْاِكْتِسَابُ	ض	حاصل کرنا	اَلْاِقْتِرَانُ		متصل ہونا
اَلْاِلْتِحَادُ		پناہ لینا	اَلْاِقْتِرَابُ	س	قریب ہونا
اَلْاِلْتِزَامُ		اپنے اوپر واجب کرنا	اَلْاِقْتِصَادُ		میانہ روی کرنا
اَلْاِلْتِقَاطُ		گری پڑی چیز کو اٹھانا	اَلْاِقْتِصَارُ		اکتفا کرنا۔ بس کرنا
اَلْاِلْتِقَامُ		نگلنا	اَلْاِنْتِبَاهُ		خبردار ہونا
اَلْاِلْتِمَاسُ	ض	طلب کرنا	اَلْاِنْتِسَابُ		نسب ظاہر کرنا
اَلْاِمْتِثَالُ		حکم بجالانا	اَلْاِرْتِدَاعُ		جھڑکنا
اَلْاِمْتِحَانُ		آزمانا	اَلْاِنْتِخَابُ		چھانٹنا
اَلْاِعْتِذَارُ	ض	عذر پیش کرنا خواہ صحیح ہو یا غلط	اَلْاِرْتِعَادُ		کانپنا

ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ف کلمہ ہوتو درج ذیل تفصیل کے موافق افتعال کے ت میں ان حروف کا ادغام ہوتا ہے۔

(۱) ت: ف کلمے کے ت کا افتعال کے ت میں ادغام واجب ہے جیسے اِتْتَبَعَ سے اِتَّبَعَ

(۲) ث: ث میں دو وجوہ لازم ہیں

(۱) افتعال کے ت کا ث سے ابدال اور پھر پہلی ث کا دوسری میں ادغام جیسے اِثْتَأَرَ سے اِثَّأَرَ

(۲) اس کا عکس جیسے اِثْتَأَرَ سے اِتَّأَر ﴿اَلثَّأْرُ (ف) خون کا مطالبہ کرنا، قاتل کو قتل کرنا﴾

ف کلمہ د ذ ز میں سے ایک ہوتو افتعال کی ت کو د سے بدل لیتے ہیں پھر

(۳) د: ف کلمے کے د کا افتعال کے د میں ادغام کرنا ضروری ہے۔

جیسے اِدْتَعٰی اور اِدَّعٰی۔

(۴) ذ: میں تین وجوہ ہیں۔

(۱) افتعال کے د کا اظہار جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ

(۲) افتعال کے د کا ذ سے ابدال اور پہلی ذ کا دوسری میں ادغام جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذَّکَرَ

(۳) دوسرے کا عکس جیسے اِذْتَکَرَ سے اِدَّکَرَ۔

(۵) ز: میں دو وجوہ ہیں

(۱) افتعال کے د کا اظہار جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَر

(۲) افتعال کے د کا ز سے ابدال اور پہلی ز کا دوسری میں ادغام جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزَّجَرَ

اور اس کا عکس اِدَّجَرَ درست نہیں۔

(۶)س ش : ف کلمہ س یا ش ہوتو اس میں دو وجوہ ہیں

(۱)اظہار جیسے اِسْتَمَعَ اِشْتَبَہَ

(۲) ت کا س یا ش سے ابدال اور پہلی س یا ش کا دوسری میں ادغام جیسے اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ۔

ف کلمہ ص ض ط ظ میں سے کوئی ایک ہوتو افتعال کی ت طا سے بدل جاتی ہے پھر

(۷) ص ض میں دو وجوہ ہیں

(۱)افتعال کے طا کا اظہار جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ اور اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ

(۲) افتعال کے طا کا ص یا ض سے ابدال پھر افتعال کے ص ض میں ف کلمے کے ص ض کا ادغام جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصَّبَرَ اور اِضْتَرَبَ سے اِضَّرَبَ اور اس کا عکس درست نہیں۔

(۸) طا : ف کلمے کے طا کا افتعال کے طا میں ادغام لازم ہے جیسے اِطْتَلَعَ سے اِطَّلَعَ۔

(۹):۔ ظا میں ذ کی طرح تین وجوہ ہیں

(۱)افتعال کے طا کا اظہار جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ

(۲) افتعال کے طا کا ظا سے ابدال اور پہلی ظا کا دوسری میں ادغام جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظَّلَمَ

(۳)دوسرے کا عکس جیسے اِظْتَلَمَ سے اِطَّلَمَ۔

اور جب ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ع کلمہ ہوتو افتعال کے ت میں دو وجوہ ہیں

(۱)افتعال کے ت کا صحیح کی طرح اظہار

(۲)افتعال کے ت کا عین کلمے سے ابدال اور پھر عین کلمے میں اس کا ادغام۔ادغام کے بعد ف کلمے کا فتحہ اور کسرہ اور ہمزہ وصلی کا اثبات اور حذف دونوں درست ہیں۔

مثالیں یہ ہیں:۔

(۱)ت: اِقْتَتَلَ يَقْتَتِلُ . قَتَّلَ يَقِتِّلُ قِتَّالًا و اِقِتَّالًا (باہم جنگ کرنا) (تقاتلوا و اقتتلوا بمعنیٰ ۲ ا قاموس)

(۲)ث: اِمْتَثَلَ يَمْتَثِلُ . مَثَّلَ يَمَثِّلُ مِثَّالًا و اِمِثَّالًا (حکم بجالانا)

(۳)د: اِهْتَدَىٰ يَهْتَدِي . هَدّٰى يَهِدِّيْ هِدَّاءً و اِهِدَّاءً (ہدایت پانا)

(۴)ذ: اِعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ . عَذَّرَ يَعِذِّرُ عِذَّارًا و اِعِذَّارًا (عذر بیان کرنا)

(۵) ز: اِنْتَزَعَ يَنْتَزِعُ . نَزَّعَ يَنِزِّعُ نِزَّاعًا و اِنِزَّاعًا (اپنی جگہ سے اکھیڑنا یا اکھڑنا)

(۶)س: اِبْتَسَمَ يَبْتَسِمُ . بَسَّمَ يَبِسِّمُ بِسَّامًا و اِبِسَّامًا (مسکرانا)

(۷)ش: اِنْتَشَرَ يَنْتَشِرُ . نَشَّرَ يَنِشِّرُ نِشَّارًا و اِنِشَّارًا (متفرق ہوکر پھیل جانا)

(۸)ص: اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ . خَصَّمَ يَخِصِّمُ خِصَّامًا و اِخِصَّامًا (باہم جھگڑنا)

(۹)ض: اِحْتَضَرَ يَحْتَضِرُ . حَضَّرَ يَحِضِّرُ حِضَّارًا و اِحِضَّارًا (حاضر ہونا)

(۱۰)ط: اِحْتَطَبَ يَحْتَطِبُ . حَطَّبَ يَحِطِّبُ حِطَّاباً و اِحِطَّاباً (لکڑی جمع کرنا)

(۱۱)ظ: اِنْتَظَمَ يَنْتَظِمُ . نَظَّمَ يَنِظِّمُ نِظَّاماً و اِنِظَّاماً (پرودیا جانا)

اوران کے اسم فاعل اوراسم مفعول میں ف کلمے پرتینوں حرکتیں آتی ہیں

(۱)ف کلمے کافتحہ جوکہ نقل کی بناپر ہے جیسے مُخَصِّمٌ

(۲)ف کلمے کاکسرہ جس میں عین کلمے کی مناسبت پیش نظر ہے جیسے مُخِصِّمٌ

(۳) ف کلمے کاضمہ جومیم کے ضمہ کے مناسبت سے ہے۔جیسے مُخُصِّمٌ

اسم مفعول مُخَصَّمٌ ہے۔اوروجوہ اس میں بھی وہی ہیں جوبھی اس فاعل میں درج ہوئیں۔

حواشی: ۱ کیونکہ جب دوساکن جمع ہوں توپہلے ساکن کوکسرہ یافتحہ دیتے ہیں یا ف کافتحہ نقل کی بناپر ہے اورہمزۂ وصلی کااثبات اس لیے درست ہے کہ ف کلمہ اصل کی روسے ساکن ہے اس کاموجودہ فتحہ کسرہ عارضی ہے۔

دوسرا باب: اِسْتِفْعَالٌ جیسے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا مدد طلب کرنا۔

نشانی: ف کلمہ سے پہلے ہمزہ سین تا یعنی اِسْت ہے۔

باب استفعال پڑھانے کا طریقہ:

باب استفعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصِرٌ و اُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فذاک مُسْتَنْصَرٌ الامر منه اِسْتَنْصِرْ والنهی عنه لَاتَسْتَنْصِرْ والظرف منه مُسْتَنْصَرٌ

مصادر

اَلْاِسْتِبْشَارُ (ن)	خوش ہونا	اَلْاِسْتِحْضَارُ	حاضر ہونا
اَلْاِسْتِغْفَارُ (ض)	گناہ کی معافی چاہنا	اَلْاِسْتِبْصَارُ	بصیرت طلب کرنا
اَلْاِسْتِعْمَالُ	عمل میں لانا	اَلْاِسْتِدْرَاجُ (ن)	درجہ بدرجہ لے جانا
اَلْاِسْتِعْجَالُ (س)	کسی کام کے جلدی کرنے کا مطالبہ کرنا	اَلْاِسْتِدْرَاکُ	فوت شدہ کو دوسری چیز کے ذریعہ حاصل کرنا
اَلْاِسْتِکْبَارُ (ن)	اپنے کو بڑا سمجھنا	اَلْاِسْتِبْدَالُ	بدلہ میں لینا
اَلْاِسْتِکْثَارُ (ن)	زیادہ سمجھنا۔ زیادہ حاصل کرنا	اَلْاِسْتِحْکَامُ	محکم ہونا
اَلْاِسْتِفْهَامُ	سمجھانے کی درخواست کرنا	اَلْاِسْتِدْبَارُ	پیٹھ کرنا
اَلْاِسْتِخْلَافُ (ن)	جانشین بنانا	اَلْاِسْتِرْضَاعُ	دودھ پلانے والی کو تلاش کرنا
اَلْاِسْتِرْحَابُ	خوف دلانا	اَلْاِسْتِمْتَاعُ (ن)	دراز مدت تک فائدہ اٹھانا

اَلْاِسْتِسْخَارُ	ٹھٹھا کرنا	اَلْاِسْتِنْبَاطُ	کنویں سے پانی نکالنا، اجتہاد کرنا
اَلْاِسْتِسْلَامُ	تابعدار ہونا	اَلْاِسْتِنْقَاذُ	چھڑانا
اَلْاِسْتِضْعَافُ	کمزور سمجھنا	اَلْاِسْتِنْكَافُ(س)	عار کرنا، ناک چڑھانا، تکبر کرنا
اَلْاِسْتِطْعَامُ	کھانا طلب کرنا	اَلْاِسْتِخْرَاجُ	نکالنا
اَلْاِسْتِعْظَامُ	بڑا سمجھنا	اَلْاِسْتِخْبَارُ	خبر دریافت کرنا
اَلْاِسْتِعْمَارُ	آباد زندگی دینا	اَلْاِسْتِحْقَارُ	حقیر سمجھنا
اَلْاِسْتِغْلَاظُ	موٹا ہونا سخت ہونا	اَلْاِسْتِخْدَامُ	خدمت چاہنا
اَلْاِسْتِفْتَاحُ	شروع کرنا، مدد چاہنا	اَلْاِسْتِحْسَانُ(ن)	اچھا سمجھنا
اَلْاِسْتِفْسَارُ (ن)	واضح کرنے کو کہنا یعنی پوچھنا	اَلْاِسْتِنْسَاخُ	لکھنا
اَلْاِسْتِقْدَارُ	اللہ سے خیر کا حصہ چاہنا	اَلْاِسْتِغْرَاقُ(ن)	سب کو گھیر لینا
اَلْاِسْتِقْرَاضُ	قرض مانگنا	اَلْاِسْتِشْهَادُ(س)	گواہ بنانا
اَلْاِسْتِكْرَاهُ	کریہ سمجھنا	اَلْاِسْتِكْمَالُ	پورا کرنا

فائدہ:۔

جب [1] باب استفعال کا **ف** کلمہ افتعال والے گیارہ حروف میں سے کوئی ہو تو چونکہ وہ اس باب میں ساکن ہوتا ہے اس لیے اس میں استفعال کی ت کا ادغام درست نہیں۔ ہاں بعض جگہ خلاف قیاس بجائے ادغام کے حذف کے ذریعے تخفیف حاصل کرتے ہیں جیسے۔ **فما اسطاعوا، لم تسطع** .

حواشی: [1]. ولا یُدغم فی نحو استطعم بسکون الطاء تحقیقاً و لا فی نحو اِستَدَان (و استطَالَ بسکون الطاء) تقدیراً (مراح)

تیسرا باب:۔ انفعال جیسے اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا پھٹ جانا۔

نشانی:۔ ف کلمہ سے پہلے ن ہے۔

باب انفعال پڑھانے کا طریقہ:

باب انفعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فھو مُنْفَطِرٌ الامر منه اِنْفَطِرْ والنھی عنه لَاتَنْفَطِرْ والظرف منه مُنْفَطِرٌ

مصادر

اَلْاِنْفِطَارُ (ض)	پھٹ جانا	اَلْاِنْهِمَارُ (ض)	بہت برسنا
اَلْاِنْكِشَافُ	کھلنا، ظاہر ہونا	اَلْاِنْفِصَامُ (ض)	ٹوٹنا۔ منقطع ہونا
اَلْاِنْعِقَادُ	گرہ لگنا	اَلْاِنْفِلَاقُ	پھٹ جانا
اَلْاِنْفِرَادُ	اکیلا ہونا، جدا ہونا	اَلْاِنْقِبَاضُ	سمٹ جانا، سکڑنا
اَلْاِنْقِلَابُ (ض)	لوٹنا	اَلْاِنْشِعَابُ	شاخ در شاخ ہونا
اَلْاِنْصِرَافُ	لوٹنا	اَلْاِنْشِرَاحُ	کھلنا، دل کی رکاوٹ دور ہونا
اَلْاِنْحِرَافُ	مائل ہونا	اَلْاِنْقِسَامُ (ن)	تقسیم ہو جانا
اَلْاِنْعِطَافُ	لچکنا۔ مائل ہونا	اَلْاِنْسِلَاخُ	سال سے مہینے کا نکلنا
اَلْاِنْدِرَاجُ	داخل ہونا	اَلْاِنْسِلَاكُ	کسی کے ایک طریقے میں داخل ہونا

اَلْاِنْطِلَاقُ (ک)	چلنا	اَلْاِنْهِزَامُ	شکست کھانا
اَلْاِنْفِجَارُ (ن)	جاری ہونا	اَلْاِنْبِسَاطُ	خوش ہونا
اَلْاِنْبِجَاسُ (ن)	پانی کا جاری ہونا	اَلْاِنْهِدَامُ	گرنا
اَلْاِنْفِصَالُ	جدا ہونا	اَلْاِنْفِطَامُ	بچے کا دودھ چھڑانا
اَلْاِنْقِطَاعُ	کٹ جانا، ختم ہونا	اَلْاِنْبِعَاثُ (ف)	کھڑا ہونا
اَلْاِنْقِعَارُ	اکھڑ جانا	اَلْاِنْهِشَامُ	چورا چورا ہونا
اَلْاِنْخِدَاعُ	دھوکا کھانا		

چوتھا باب:۔ افعلال جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا سرخ ہونا۔

نشانی:۔ لام کلمے کا مکرر آنا۔

باب افعلال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر سے پہلے ماضی و مضارع کی پوری پوری گردانین کروائیں

صرف صغیر

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنهی عنه لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ. والظرف منه مُحْمَرٌّ

مصادر

اَلْاِحْمِرَارُ	(س)	سرخ ہونا	اَلْاِسْوِدَادُ	(ن)	سیاہ ہونا
اَلْاِصْفِرَارُ	(ض س)	زرد ہونا	اَلْاِخْضِرَارُ	(س)	سبز ہونا
اَلْاِبْیِضَاضُ [1]	(ض)	سفید ہونا	اَلْاِعْوِجَاجُ		ٹیڑھا ہونا

[1] البیض لکڑی کا خشک ہونا۔ لکڑی خشک ہو کر سفید ہو جاتی ہے۔ سواد ہر چیز کی سیاہی یا آنکھ کی سیاہی پھر بہت سی آنکھوں کی سیاہیوں یعنی جماعت کو بھی سواد کہتے ہیں پھر سواد کے متولی کو سیّد کہتے ہیں پھر مطلق فاضل کو سیّد کہنے لگے۔

پانچواں باب:۔ اِفْعِیْلَالٌ جیسے اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَاماً خوب سیاہ ہونا۔

{دَهِمَ دَهْمَةً (ف س) ڈھانپ کر چھانا}

نشانی:۔ لام کلمہ مکرر اور اس سے پہلے الف ہے لیکن یہ الف مصدر میں کسرے کے بعد آجانے کے سبب ی سے بدل جاتا ہے۔

باب افعیلال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعیلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔
صرف صغیر سے پہلے ماضی ومضارع کرالیا کریں پھر اس کے ذریعہ سے صرف کبیر کرائیں پھر صغیر یہ ترتیب ہر باب میں جاری رکھیں

صرف صغیر

اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَاماً فهو مُدْهَامٌّ الامر منه اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ والنهی عنه لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ والظرف منه مُدْهَامٌّ

مصادر

اَلْاِسْحِیْرَارُ	ہمراز ہونا	اَلْاِصْحِیْرَارُ	نبات کا خشک ہونا
اَلْاِسْمِیْرَارُ	گندم رنگ ہونا	اَلْاِكْمِیْتَاتُ	گھوڑے کا کمیت ہونا
اَلْاِشْهِیْبَابُ	گھوڑے کا اشہب ہونا		

چھٹا باب:۔ اِفَّعُّلٌ جیسے اِطَّھَّرَ یَطَّھَّرُ اِطَّھُّرًا خوب پاک ہونا خوب پاکی حاصل کرنا۔

نشانی:۔ دو تشدیں ایک ف کلمے اور ایک ع کلمے پر۔

باب اِفَّعُّل پڑھانے کا طریقہ:

باب اِفَّعُّل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِطَّھَّرَ یَطَّھَّرُ اِطَّھُّرًا فھو مُطَّھِّرٌ الامر منه اِطَّھَّرْ والنھی عنه لَاتَطَّھَّرْ والظرف منه مُطَّھَّرٌ

فائدہ:۔ جب باب تفعل اور تفاعل کا ف کلمہ افتعال والے گیارہ حروف اور جیم میں سے کوئی حرف ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں (۱) اظہار (۲) دونوں بابوں کے ت کو ف کلمہ سے بدلنا اور پھر پہلے کا دوسرے میں ادغام کرنا اور ساکن سے ابتداء دشوار ہونے کے سبب شروع میں ہمزۂ وصلی کا لگانا۔

پس اِفَّعُّلٌ کی اصل تفَعُّلٌ ہے اور اِفَّاعُلٌ کی اصل تفَاعُلٌ ہے۔

مصادر

تفَعُّلٌ	اِفَّعُّلٌ	معنی	مجرد
التَطَھُّرُ	اِلاطَّھُّرُ	خوب پاکی حاصل کرنا	ن ک
التَدَثُّرُ	اِلادَّثُّرُ	چادر اوڑھنا (ابتداء)	الدثور (الدروس)
التَذَکُّرُ	اِلاذَّکُّرُ	یاد کرنا	ن
التَزَمُّلُ ل	اِلازَّمُّلُ	کپڑا اوڑھنا	ن (ابتداء)

اَلتَّصَعُّدُ	اِلْاِصَّعُّدُ	چڑھنا۔ دشوار ہونا	س
اَلتَّطَهُّرُ	اِلْاِطَّهُّرُ	خوب پاکی حاصل کرنا	ن
تَطَيُّرٌ ؎٢	اِلْاِطَّيُّرُ	بدفالی لینا	ض
تَطَوُّفٌ	اِلْاِطَّوُّفُ	طواف کرنا	ن
تَصَدُّقٌ	اِلْاِصَّدُّقُ	خیرات کرنا	ن
تَضَرُّعٌ	اِلْاِضَّرُّعُ	زاری کرنا	ف
تَشَقُّقٌ ؎٣	اِلْاِشَّقُّقُ	پھٹ جانا	ن
تَتَبُّعٌ	اِلْاِتَّبُّعُ	تلاش وجستجو کرنا	س (موافقت مجرد)
تَثَبُّتٌ	اِلْاِثَّبُّتُ	خوب چھان بین کرکے آہستگی سے کام لینا	ن
تَسَمُّعٌ	اِلْاِسَّمُّعُ	سننے کے لئے کان لگانا	س
تَشَجُّعٌ	اِلْاِشَّجُّعُ	بہادر بننا	ک
تَظَرُّفٌ	اِلْاِظَّرُّفُ	دانا ہونا	ک (موافقت مجرد)
تَجَنُّبٌ	اِلْاِجَّنُّبُ	ہٹنا۔ دور ہونا	ن

حواشی: ؎١ ۔ اَلتَّزَمُّلُ یا تو زمل زمالا (ایک طرف جھک کر چلنا) سے مزید ہے اور یا زمال (خالی مشکیزہ) سے مزید ہے۔ اب تزمل کے معنی کپڑا اوڑھنا خاصہ ابتداء کی وجہ سے ہے۔

؎٢ ۔ اَلتَّطَيُّرُ طَيْرٌ مصدر بھی ہے (ہوا میں اڑھنا) اور جنس بھی یعنی ایک پرندہ ہو یا زیادہ تَطَيُّرٌ بدفالی لینا پرندے سے یا کسی اور چیز سے۔ طَائِرٌ فال۔

؎٣ ۔ اَلتَّشَقُّقُ اَلْمَشَقَّةُ (ن) شاق ہونا۔ جس سے نفس کے دو ٹکڑے ہو جائیں اَلشَّقُّ دو ٹکڑے کرنا۔

ساتواں باب:۔ اِفَّاعُلٌ جیسے اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاثُلاً بوجھل ہونا

نشانی:۔ ف کلمہ کی تشدید اور اس کے بعد الف ہے۔

باب اِفَّاعُل پڑھانے کا طریقہ:

باب افاعل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً فھو مُثَّاقِلٌ الامر منه اِثَّاقَلْ و النهی عنه لَاتَثَّاقَلْ و الظرف منه مُثَّاقَلٌ

مصادر

مجرد	معنی	اَفَّاعُلٌ	تَفاعُلٌ
ن	انتہائی دوری سے ایک دوسرے کو آملنا انتہاء کو پہنچ کر ختم ہونا	الاِدَّارُکُ	تَدَارُکٌ
ن	پے در پے گرنا	الاِسَّاقُطُ	تَسَاقُطٌ
ن	ایک دوسرے سے ملتبس ہونا	الاِشَّابُهُ	تَشَابُهٌ
ک	آپس میں صلح کرنا	الاِصَّالُحُ	تَصَالُحٌ
ک	بوجھل ہونا۔ جھکنا	الاِثَّاقُلُ	تَثَاقُلٌ
ف	ایک دوسرے کو اپنے سے دفع کرنا	الاِدَّارُءُ	تَدَارُءٌ
ف	ایک دوسرے کی اعانت کرنا	الاِظَّاهُرُ	تَظَاهُرٌ
ک	ایک دوسرے سے جلدی کرنا	الاِسَّارُعُ	تَسَارُعٌ

تَصَاعُدٌ ۲	الاِصَّاعُدُ	چڑھنا۔دشوار ہونا	س
تَذَابُحٌ	الاِذَّابُحُ	ایک دوسرے کوذبح کرنا	ف
تَضَاغُنٌ	الاِضَّاغُنُ	ایک دوسرے سے کینہ رکھنا	س
تَطَابُقٌ ۳	الاِطَّابُقُ	ایک دوسرے کے موافق ہونا	
تَجَانُبٌ	الاِجَّانُبُ	ہٹنا۔دور ہونا	

حواشی: ۱۔ تَـدَارُک درجات اوپر کے درجے، درکات نیچے کے درجے۔اسی لیے نیچے پانی میں پہنچنے کے لیے جو رسی کا جوڑ لاحق کرتے ہیں اس کو بھی درک کہتے ہیں۔پھر بیع وغیرہ سے جو تاوان لاحق ہوتا ہے اس کو بھی درک کہتے ہیں۔تدارک سابق لاحق سے مل کر ایک ہو گئے یعنی انتہاء کو پہنچ کر ختم ہونا ۱۲

۲۔ تَصَعُّدٌ موافق تَفَعُّلٌ ۱۲(منجد)، ۳۔تَطَابُقٌ اس میں مجرد کا استعمال کم ہے۔

آٹھواں باب: اِفْعِيْعَالٌ جیسے اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَانٌ کھردرا ہونا

نشانی: عین کلمے کا مکرر ہونا بمع واوٴ فاصل کے

باب افعیعال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعیعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ:

اسکا مجہول نہیں آتا اور فاصل واوٴ مصدر میں ماقبل والے کسرے کی بنا پر یاء سے بدل جاتا ہے اور یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

صرف صغیر

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَاناً فھو مُخْشَوْشِنٌ الامر منه اِخْشَوْشِنْ و النھی عنه لاَ تَخْشَوْشِنْ و الظرف منه مُخْشَوْشَنٌ

مصادر

اَلْاِخْلِیْلَاقُ	کپڑے کا پرانا ہونا	اَلْاِمْلِیْلَاحُ	پانی کا کھاری ہونا
اَلْاِحْدِیْدَابُ	کبڑا ہونا	اَلْاِعْشِیْشَابُ	بہت سبز گھاس والا ہونا

نواں باب:۔ اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلِوَّزَ یَجْلَوِّزُ اِجْلِوَّازًا گھوڑے کا دوڑنا

نشانی: عین کلمے کے بعد واؤ کا مشدد ہونا۔

باب افعوال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعوال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلْاِخْرِوَّاطُ	لکڑی کا تراشنا	اَلْاِعْلِوَّاطُ	اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا

فصل (۳) رباعی کے بیان میں

رباعی کی دوقسمیں ہیں (۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید

رباعی مجرد

پہلاباب:۔ فَعْلَلَة جیسے بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً بکھیرنا۔

نشانی:۔ اصلی حروف کا چار ہونا ہے۔

باب فعللة پڑھانے کا طریقہ:

باب فعللة پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فذاک مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ والنهی عنه لَاتُبَعْثِرْ و الظرف منه مُبَعْثَرٌ

مصدر سے ماضی بنانا:۔ فَعْلَلَةٌ میں مصدری زیادتی اس کے آخر میں گول تا ہے اس کو گرادو ماضی بن جائے گی جیسے بَعْثَرَةٌ سے بَعْثَرَ

مصادر

اَلْبَعْثَرَةُ	ہلا کر اٹھا کر نکالنا	اَلْكَبْكَبَةُ	اوندھا کرنا
اَلتَّرْجَمَةُ	زبان کی تفسیر کرنا۔ کسی شخص کے حالات بیان کرنا	اَلذَّبْذَبَةُ	ہوا میں لٹکی ہوئی چیز کا ادھر ادھر ہونا
اَلْوَسْوَسَةُ	دل میں خیال ڈالنا	اَلصَّيْطَرَةُ	لکھے ہوئے فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے مقرر کرنا

اَلزَّخْزَحَةُ	دور کرنا	اَلْمَضْمَضَةُ	کلی کرنا
اَلْعَسْعَسَةُ	رات کا آنا یا جانا	اَلْغَرْغَرَةُ	منہ بھر کر کلی کرنا
اَلْحَصْحَصَةُ	ظاہر ہونا	اَلْقَلْقَلَةُ	ہلانا
اَلدَّمْدَمَةُ ۲	ہلاک کرنا	اَلسَّلْسَلَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملانا
اَلزَّلْزَلَةُ	ہلانا	اَلزَّعْفَرَةُ	زعفران میں رنگنا و ملانا
اَلْفَرْقَعَةُ	انگلیاں چٹخانا	اَلْقَهْقَهَةُ	زور سے ہنسنا
اَلْوَلْوَلَةُ	چیخنا، واویلہ کرنا	اَلْعَسْكَرَةُ	لشکر تیار کرنا
اَلزَّخْرَفَةُ	آراستہ ہونا	اَلزَّنْدَقَةُ	منافق ہونا
اَلْقَنْطَرَةُ ۳	قنطاروں کا جمع ہونا یعنی مال زیادہ ہونا	اَلْبَخْتَرَةُ	مٹک کر چلنا
اَلدَّحْرَجَةُ	لڑھکانا	اَلزَّعْزَعَةُ	ہلانا
اَلْبَرْقَعَةُ	برقع اوڑھنا	اَلطَّمْئَنَةُ	جھکانا، ساکن کرنا

حواشی: ۱۔ البعثرة فان البعثر تتضمن معنی بعث و اثیر (امام راغب)۔ ۲۔ الدمدمة بلاواسطہ اور بواسطہ علی متعدی ہے جیسے دمدم علیهم ۔۳۔ القنطرة اقلُ القناطیر المقنطرةِ تسعةٌ لِانّ المرادَ تعدُّدُ جموعُ القناطیر (صاوی)

رباعی مزید باہمزہ وصل

پہلا باب:۔ اِفْعِلَّالٌ جیسے اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا رونگٹے کھڑے ہونا۔

نشانی:۔ اصلی حروف کا چار اور لام کلمے کا مشدد ہونا۔

باب اِفْعِلَّالٌ پڑھانے کا طریقہ:
باب افعلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فھو مُقْشَعِرٌّ الامر منه اَقْشَعَرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنھی عنه لاتَقْشَعِرَّ لاتَقْشَعِرِّ لاتَقْشَعْرِرْ والظرف منه مُقْشَعَرٌّ

مصادر

اَلْاِطْمِئْنَانُ	مطمئن ہونا، سکون و آرام سے ہونا	اَلْاِشْمِئْزَازُ	نفرت کرنا
اَلْاِضْمِحْلَالُ	گھٹنا، ختم ہونا		

دوسرا باب:۔ اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا خوش ہونا

نشانی: اصلی حروف کا چار ہونا اور عین کلمے کے بعد نون کا اضافہ۔

باب اِفْعِنْلَالٌ پڑھانے کا طریقہ:
باب افعنلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔
تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلْاِخْرِنْجَامُ	جمع ہونا	اَلْاِبْلِنْدَاحُ	بہت ناخوش ہونا
اَلْاِغْرِنْكَاسُ	بالوں کا سیاہ ہونا	اَلْاِسْلِنْطَاحُ	چت گرنا

رباعی مزید بے ہمزہ وصل

پہلا باب:۔تَفَعْلُلٌ جیسے تَبَعْثَرَ یَتَبَعْثَرُ تَبَعْثُرًا بکھرنا

نشانی:اصلی حروف کا چار ہونا اور فاء کلمے سے پہلے تاء کا زائد ہونا۔

باب تَفَعْلُلٌ پڑھانے کا طریقہ:

باب تَفَعْلُلٌ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلتَّدَحْرُجُ	لڑھکنا	اَلتَّذَنْدُقُ	بے دین ہونا
اَلتَّبَخْتُرُ	ناز سے چلنا	اَلتَّسَرْبُلُ	کرتا پہننا
اَلتَّبَرْقُعُ	برقع پہننا		

مضارع کی علامت پر پیش والے باب:۔

چار بابوں میں مضارع کی علامت پر ہمیشہ ضمہ آتا ہے: اِفْعَالٌ ، تَفْعِیْلٌ ، مُفَاعَلَةٌ ، فَعْلَلَةٌ

مضارع میں عین کلمے پر فتحہ والے باب:۔

جن بابوں کے شروع میں تا زائدہ ہے ان کے مضارع میں مجہول کی طرح معروف میں بھی آخر سے پہلے حرف پر فتحہ آتا ہے وہ یہ ہیں: تَفَعُّلٌ ، تَفَاعُلٌ ، اِفَّعُّلٌ ، اِفَّاعُلٌ ، تَفَعْلُلٌ ان کے علاوہ باقی تمام بابوں میں آخر سے پہلے حرف پر معروف میں کسرہ اور مجہول میں فتحہ آتا ہے۔

فصل (۴)

ملحق برباعی کا بیان

ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف رباعی کے اصلی حروف کے مقابلہ میں اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ رباعی کے مصدر ماضی، مضارع اوراس کے تمام مشتقات کے وزن پر ہوجائے نہ کہ ثلاثی مزید کے وزن پر۔اورکسی معنی کی زیادتی کا فائدہ نہ دے۔

ملحق بہ بَعْثَرَ کے سات باب ہیں	ملحق بہ تَبَعْثَرَ کے سات باب ہیں
(۱) فَعْلَلَةٌ جَلْبَبَةٌ چادراوڑھنا	(۱)تَفَعْلُلٌ تَجَلْبُبٌ چادراوڑھنا
(۲)فَعْلَاةٌ قَلْسَاةٌ ٹوپی اوڑھنا	(۲)تَفَعْلٍ تَقَلْسٍ ٹوپی اوڑھنا
(۳) فَعْنَلَةٌ قَلْنَسَةٌ ٹوپی اوڑھنا	(۳) تَفَعْنُلٌ تَقَلْنُسٌ ٹوپی اوڑھنا
(۴)فَعْوَلَةٌ سَرْوَلَةٌ ازار پہننا	(۴) تَفَعْوُلٌ تَسَرْوُلٌ ازار پہننا
(۵) فَعْيَلَةٌ شَرْيَفَةٌ کھیتی کے بڑے ہوئے پتے کاٹنا	(۵) تَفَعْيُلٌ تَشَرْيُفٌ کھیتی کے بڑے ہوئے پتے کاٹنا
(۶)فَوْعَلَةٌ جَوْرَبَةٌ جراب پہننا	(۶) تَفَوْعُلٌ تَجَوْرُبٌ جراب پہننا
(۷) فَيْعَلَةٌ صَيْطَرَةٌ نگہبان مقرر ہونا	(۷) تَفَيْعُلٌ تَصَيْطُرٌ نگہبان مقرر ہونا

ملحق کے بابوں کے پڑھنے کا طریقہ:

پہلا باب لکھا تو ہے فَعْلَلَةٌ جَلْبَبَةٌ چادراوڑھنا۔لیکن اس لکھے ہوئے کواس طرح پڑھیں گے فعللة جلببة جلبب یجلبب جلببةً چادراوڑھنا۔جلببةً کومنصوب اس لیے پڑھیں گے کہ مفعول مطلق ہے کیونکہ فعل جب بھی مصدر آئے مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے دو باب ہیں:

(۱)اِفْعِنْلَالٌ اِقْعِنْسَاسٌ بہت کبڑا ہونا (۲) اِفْعِنْلَاءٌ اِسْلِنْقَاءٌ چت لیٹنا

الحاق کا فائدہ لفظی ہے وہ یہ کہ اس سے شعر میں سجع اور قافیہ درست آتا ہے معنی میں فرق نہیں آتا جو معنی قَعَسَ کے ہیں وہی اِقْعَنْسَسَ کے بھی ہیں۔

کبھی الحاق سے بالکل نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے کَوْثَرَ کے معنی کثُر سے مغائر ہیں کبھی اس کا اصل یعنی مجرد مستعمل بھی نہیں ہوتا۔ جیسے کَوْکَبٌ و زَیْنَبٌ ان کا اصل کَکَبٌ و زَنَبٌ مستعمل نہیں ہے۔

﴿خلاصہ﴾

ہر فعل کی نو قسمیں ہیں:۔

(۱):۔ **ثلاثی مجرد**۔ اس کے چھ باب ہیں۔

(۱)نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً (۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْباً (۳) سَمِعَ یَسْمَعُ (۴) فَتَحَ یَفْتَحُ (۵) کَرُمَ یَکْرُمُ (۶) حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَضِلَ یَفْضُلُ میں تداخل ہے یعنی اس کی ماضی سمع سے اور مضارع نصر سے ہے۔

(۲):۔ **ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل**: اس کے پانچ باب ہیں:

(۱)اِفْعَالٌ (۲) تَفْعِیْلٌ (۳) مُفَاعَلَةٌ (۴) تَفَعُّلٌ (۵)تَفَاعُلٌ

(۳):۔ **ثلاثی مزید باہمزہ وصل** اس کے نو باب ہیں:۔

(۱) اِفْتِعَالٌ (۲) اِسْتِفْعَالٌ (۳) اِنْفِعَالٌ (۴) اِفْعِلَّالٌ (۵)اِفْعِیْلَالٌ (۶) اِفَّاعُلٌ (۷)اِفَّعُّل (۸) اِفْعِیْعَالٌ (۹) اِفْعِوَّالٌ

(۴):۔ رباعی مجرد: اس کا صرف ایک باب ہی۔ فَعْلَلَةٌ

(۵):۔ رباعی مزید بے ہمزہ وصل: س کا صرف ایک باب ہے۔ تَفَعْلُلٌ۔

(۶):۔ رباعی مزید باہمزہ وصل: اس کے دو باب ہیں۔

(۱) اِفْعِلَّالٌ (۲) اِفْعِنْلَالٌ

(۷):۔ ملحق بہ فَعْلَلَةٌ اس کے سات باب ہیں۔

(۸):۔ ملحق بہ تَفَعْلُلٌ اس کے سات باب ہیں۔

(۹):۔ ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ اس کے دو باب ہیں۔

﴿ فَضَلَ یَفْضُلُ سَمِعَ وَ نَصَرَ دونوں سے آتا ہے (قاموس) ﴾

☆دوسرا حصہ ختم ہوا☆

حصہ سوم

ہفت اقسام (یعنی سات قسمیں)

(۱) :صحیح...... (۲) :مہموز...... (۳) :مثال...... (۴) :اجوف......

(۵) :ناقص...... (۶) :لفیف...... (۷) :مضاعف......

اس کے بعد تین اصطلاحات اور ہیں۔

(۱):اعلال یا تعلیل (۲):تخفیف (۳):ادغام

۱۔صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے کوئی حرف نہ ہمزہ ہو نہ حرف علت اور نہ عین و لام کلمے کی جگہ کوئی حرف دوبارآ رہا ہو جیسے ضَرَبَ اِسْتَنْصَرَ وغیرہ

۲۔مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے کوئی ایک حرف ہمزہ ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں

(۱)۔مہموز الفاء جس کا کاف کلمہ ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ

(۲)۔مہموز العین جس کا عین کلمہ ہمزہ ہو جیسے سَأَلَ

(۳)۔مہموز اللام جس کا لام کلمہ ہمزہ ہو جیسے قَرَأَ

۳۔مثال یا معتل الفاء: وہ کلمہ ہے جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔ مثال واوی جس کا فاء کلمہ واؤ ہو جیسے وَعَدَ یَعِدُ

(۲)۔مثال یائی جس کا فاء کلمہ یاء ہو جیسے یَسَرَ یَیْسَرُ

۴۔اجوف یا معتل العین: وہ کلمہ ہے جس کا عین کلمہ حرف علت ہو

اس کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱)۔اجوف واوی جس کا عین کلمہ واؤ ہو جیسے قَالَ جو اصل میں قَوَلَ تھا

(۲)۔یائی جس کا عین کلمہ یاء ہو جیسے بَاعَ جو اصل میں بَیَعَ تھا۔

۵۔ناقص یا معتل اللام: وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱)۔ناقص واوی جس کا لام کلمہ واؤ ہو جیسے دَعَا جو اصل میں دَعَوَ تھا

(۲)۔ناقص یائی۔جس کا لام کلمہ یاء ہو جیسے رَمٰی جو اصل میں رَمَیَ تھا۔

۶۔مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے عین اور لام دونوں میں ایک ہی حرف دوبار آرہا ہو۔ جیسے مَدَّ جو اصل کی رو سے مَدَدَ تھا۔

۷۔لفیف: وہ کلمہ ہے جس میں حرف علت دو ہوں اس کی دو قسمیں ہیں

(۱)لفیف مقرون۔ جس کا عین اور لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے طَوٰی یَطْوِیْ

(۲)لفیف مفروق۔جس کا فاء اور لام کلمہ حرف علت ہو جیسے وَقٰی

لفیف کو الگ کوئی قسم نہیں قرار دیا گیا ہے۔کیونکہ لفیف مقرون میں ناقص کے قاعدے جاری ہوتے ہیں اس لیے وہ ناقص سے کوئی جدا قسم نہیں ہے۔اور لفیف مفروق میں ناقص کے قاعدوں کے ساتھ مثال کے قاعدے بھی جاری ہوتے ہیں اس لیے وہ مثال سے کوئی جدا قسم نہیں ہے۔

۱۔تخفیف: وہ تبدیلی جو ہمزہ میں ہوتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں

(۱)ہمزے کا خود گر جانا جیسے سَلْ مُرْ

(۲)اس کا کسی حرف سے بدل جانا جیسے اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَاناً

۲۔اعلال یا تعلیل: وہ تبدیلی جو حرف علت میں ہوتی ہے اس کی تین صورتیں ہیں

(۱)۔خود حرف علت کا گر جانا جیسے وَعَدَ یَعِدُ

(۲)۔اس کی حرکت کا گر جانا جیسے یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ

(۳)۔اس کا دوسرے حرف سے بدل جانا جیسے رَمَیَ سے رَمٰی

۳۔ادغام: ۱۔ ایک قسم کے دو حرفوں میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دینا اور

دونوں سے تشدیدوالا ایک حرف بنالینا جیسے مَدَدَ سے مَدَّ

﴿حواشی: ۱؎ اَدْغَمْتُ الثِّیَابَ فِی الوِعَاءِ(نوادر)﴾

تنبیہ: تخفیف واعلال کے اجتماع کے وقت ترجیح اعلال وادغام کو ہوتی ہے۔

فصل ۱۔مہموز

مہموزان پندرہ بابوں سے آتا ہے

۱. نصر : اَمَرَ یَأْمُرُ اَمْراً حکم کرنا

۲. ضرب : اَسَرَ یَأْسِرُ اَسْراً قید کرنا ، زَأَرَ یَزْئِرُ زَئِیْراً شیر کا دھاڑنا

۳. سمع : اَمِنَ یَأْمَنُ اَمْناً بے خوف ہونا ، سَئِمَ یَسْئَمُ سَأْماً اکتاجانا

۴. فتح : سَأَلَ یَسْئَلُ سُؤَالًا سوال کرنا ، قَرَأَ یَقْرَأُ قِرَاءَ ۃً پڑھنا

۵. کرم : رَؤُفَ یَرْؤُفُ رَأْفَۃً مہربان ہونا، اَمُرَ یَأْمُرُ اِمَارَۃً امیر ہونا

۶. افعال : اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَاناً ایمان لانا

۷. تفعیل : اَثَّرَ یُؤَثِّرُ تَأْثِیْراً نشان چھوڑنا

۸. مفاعلۃ : اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً گرفت کرنا

۹. تفعّل : تَأَخَّرَ یَتَأَخَّرُ تَأَخُّراً پیچھے رہنا

۱۰. تفاعل : تَدَارَأَ یَتَدَارَأُ تَدَارُؤًا جھگڑا کرنا

۱۱. افتعال : اِیْتَمَنَ یَأْتَمِنُ اِیْتِمَاناً امین بنانا

۱۲. استفعال: اِسْتَأْمَنَ یَسْتَأْمِنُ اِسْتِئْمَاناً امن چاہنا

۱۳. افعلال : اِشْمَأَزَّ یَشْمَئِزُّ اِشْمِئْزَازاً نفرت کرنا

۱۴. افاعلّ : اِدَّارَأَ یَدَّارَأُ اِدَّارُؤًا ایک دوسرے پر جرم لگانا

۱۵. تفعلل : تَلَألَأَ یَتَلَألَأُ تَلَألُؤًا چمکنا

برائے استاد:

مہموز پورے کا پورا ان پندرا بابوں میں آ گیا اس لیے استاد کو چاہیے کہ ان پندرا بابوں کو زبانی یاد کرائے اور ان ہی سے صرف صغیر اور صرف کبیر کرائے جیسا کہ باب افعال میں پڑھانے کا طریقہ لکھا ہے پھر یاد کرنے کے بعد استاد اس طرح پوچھے۔

(۱) بتاو مہموز کتنے بابوں سے آتا ہے؟ جواب: پندرا بابوں سے

(۲) وہ پندرہ باب کون کون سے ہیں؟ جواب میں طالب علم یہ پندرہ باب بعینہ سنادے

(۳) مہموز ضرب سے بتاو؟ جواب: اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْراً قید کرنا

(۴) مہموز مفاعلۃ سے بتاو؟ جواب ا خَذَ یُوَاخِذُ مُوَاخَذَۃً گرفت کرنا۔

اسی طرح درمیان درمیان سے باب پوچھے

(۵) مہموز کا بیان ختم ہونے تک یہ پندرہ باب طالب علم ایک مرتبہ روزانہ سبق شروع ہونے سے پہلے دھرائے جس پر ایک دو منٹ لگ جاتے ہیں۔ مگر فائدہ اس کا بہت زیادہ ہے۔ استاذ روزانہ پوچھے۔

مہموز کے چھ قاعدے

قاعدہ (۱)

سکون والے یا فتحہ والے ہمزہ کا فتحہ کے بعد الف سے کسرے کے بعد یاء سے ضمے کے بعد واؤ سے بدلنا جائز ہے نہ کہ واجب جیسے رَأْسٌ ۔ اِسْتِئْمَانا ۔یُؤْمِنُ اَقْرَأْ لَمْ یَقْرَأْ سَأَلَ رِیَاءً هُزُواً سُوَالٌ قُرِئَ لیکن فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ (سَئَلَ وغیرہ) میں ابدال کے بجائے تحقیق یا تسہیل بین بین اولیٰ ہے۔

فتحہ چونکہ اخف الحرکات ہے اس لیے اس کو سکون کے مثل قرار دیا گیا۔ جیسے ہمزہ میں جو تبدیلی سکون کے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے وہی تبدیلی فتحہ کے بعد ہونے سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے هُزُؤٌ هُزُوٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ اور اس ہمزہ کو ہمزۂ منفردہ کہتے ہیں۔

قاعدہ (۲)

جب دو ہمزہ اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا حرکت والا اور دوسرا ساکن ہو تو وہاں دوسرے ہمزے کا فتحہ کے بعد الف سے کسرے کے بعد یاء سے ضمہ کے بعد واؤ سے بدلنا

واجب ہے اور ایسے ہمزہ کو ہمزہ مجتمعہ کہتے ہیں۔
ہمزہ مجتمعہ میں دوسرا ہمزہ ہمیشہ فاء کلمہ ہوتا ہے کیونکہ ہمزہ مجتمعہ مہموز الفاء میں آتا ہے۔اور پہلا ان چار میں سے کوئی ایک ہوتا ہے۔
(۱) متکلم کا ہمزہ جیسے اٰخُذُ اُؤمِنُ. (۲) اَفعل التفضیل کا ہمزہ جیسے اٰخَذُ
(۳) افعال کا ہمزہ اٰمَنَ اِیْمَانًا. اٰمِنُ (۴) ہمزہ وصلی اِئْتِ سے اِیْتِ. اِئْتَمَرَ سے اِیْتَمَرَ. اِیْتِمَاراً .اِیْتَمِرْ.اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ.اِئْمَنْ سے اِیْمَنْ لیکن اگر ماقبل سے ملنے کے سبب ہمزہ وصلی حذف ہو جائے تو پھر ایک ہمزہ رہ جاتا ہے اور اس میں ہمزہ منفردہ کا جوازی قاعدہ نمبرا جاری ہوتا ہے جیسے اِیْتِ سے فَأْتِ. اِیْتَمِرُوْا سے وَ أْتَمِرُوْا. اُوْتُمِنَ سے اَلَّذِی ائْتُمِنَ
فائدہ: مہموز میں سے صرف اَخَذَ اور اَکَلَ کے امر حاضر میں عام قاعدے کے خلاف فاء کلمے کا ہمزہ اور ہمزہ وصلی دونوں گر جاتے ہیں جیسے اُؤْخُذْ کے بجائے خُذْ اور اُؤْکُلْ کے بجائے کُلْ اور اَمَرَ کے امر حاضر میں فاء کلمے کا ہمزہ واؤ اور فاء کے ساتھ ثابت رہتا ہے جیسے وَأْمُرْ فَأْمُرْ اور ان کے بغیر گر جاتا ہے جیسے مُرْ۔

قاعدہ (۳)

ہمزہ مجتمعہ میں اگر دونوں ہمزہ حرکت والے ہوں تو ان کی چار صورتیں ہیں
(۱) دونوں میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر کسرہ ہو اور یہ دونوں کلمے کے اخیر میں ہوں اس صورت میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءِ یٌ سے جَاءِ یٌ اور پھر رَامٍ کے قاعدے سے جَاءٍ
(۲) اسی قسم کے دو ہمزے اگر کلمے کے اخیر میں نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے ہمزے کا یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے اَئِمَّةٌ سے اَیِمَّةٌ
(۳) اگر ان دونوں میں سے کسی پر بھی کسرہ نہ ہو پھر اگر وہ دونوں ایک ہی کلمے میں ہوں۔ تو اس صورت میں دوسرے ہمزے کا واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَءْدِمُ سے اَوَادِمُ. اُؤَمِّلُ سے اُوَمِّلُ اور اگر دو کلموں میں ہو تو پھر دوسرے کا واؤ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَءَنْتُمْ سے اَوَنْتُمْ ہمزہ استفہام الگ کلمہ ہے

(۴) پہلا ہمزہ استفہامیہ اور دوسرا وصلیہ ہو۔ اس صورت میں ہمزہ وصلیہ اگر کسرے والا ہو تو وہ گر جاتا ہے۔ جیسے اِسْتَكْبَرْتَ اور اگر فتحہ والا ہو جو اَلْ تعریفی میں ہوتا ہے تو وہ الف سے بدل جاتا ہے جیسے ءَاَلرَّجُلُ سے آلرَّجُلُ۔ ءَاَللّٰهُ سے آللّٰهُ۔ ءَاَلْئٰنَ سے آلْئٰنَ۔ ءَاَلذَّكَرَيْنِ سے ءٰ الذَّكَرَيْنِ یہی عمدہ اور مشہور تر ہے اور اس کا حذف درست نہیں کیونکہ اس صورت میں استفہام کے ہمزہ کا وصلی ہمزہ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔ جیسے ءَاَلرَّجُلُ کو اَلرَّجُلُ پڑھا جائے بخلاف کسرے والے ہمزہ کے ہاں اس میں ایک دوسری وجہ بھی ہے وہ تسہیل بین بین ہے۔

قاعدہ (۴)

مفاعل والی جمع کے الف کے بعد ہمزہ ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو ہمزہ کو فتحے والی یاء سے بدل لیتے ہیں اور اس کے بعد والی یاء کو الف سے جیسے خَطَاءِ یُ سے خَطَايَا۔

خَطَايَا خَطِيْئَةٌ کی جمع ہے اصل میں خَطَايِئُ تھا پھر بَائِعٌ کے قاعدے سے خَطَائِئُ ہو گیا پھر جاء کے قاعدے سے خَطَاءِ ی ہو گیا پھر اسی قاعدہ نمبر ۴ سے خَطَايَا ہو گیا۔ مفاعل سے مراد مفاعل کا وزن صوری ہے

قاعدہ (۵)

حرکت والا ہمزہ منفردہ صحیح ساکن کے بعد ہو (یعنی سکون والے واو اور یاء کے علاوہ کسی حرف کے بعد ہو) تو اس میں نقل اور حذف جائز ہے یعنی ہمزے کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزے کو گرا دیتے ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہو۔ جیسے يَسْئَلُ سے يَسَلُ يَزْءِرُ سے يَزِرُ يَزْءُفُ سے يَرُفُ۔ یا دو میں جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ افْلَحَ

لیکن رَاٰى کے مضارع میں اور اس سے بننے والے تمام افعال میں یہ نقل و حذف واجب ہے جیسے يَرْءَ یُ سے يَرَیُ۔ پھر يَرَیُ سے يَرٰی

رہے رَاٰى سے اسماء مشتقہ اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل سو ان میں یہ نقل و حذف جائز ہے جیسے مَرْءِ یٌّ / مَرِیٌّ۔ مَرْءَ ی / مَرَ یً۔ مِرْءَ ی / مِرَ یً۔ اَرْءَ ی / اَرَیٰ۔

قاعدہ (۶)

حرکت والا ہمزہ سکون والے زائد واوٌ یاء کے بعد ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں

(۱) تحقیق (۲) اس ہمزہ کو یاء کی بعد یاء سے اور واوٌ کے بعد واوٌ سے بدلنا اور پھر پہلی یاء کا دوسری

یاء میں اور پہلے واؤ کا دوسرے واؤ میں ادغام کرنا جیسے فَأس کی تصغیر اُفَيْئِس سے اُفَيّس.
خَطِيْئَةٌ/خَطِيَّةٌ . بَرِيْئَةٌ / بَرِيَّةٌ . ذُرِّيْئَةٌ / ذُرِّيَّةٌ اور مَقْرُوْءَةٌ / مَقْرُوَّةٌ.
فائدہ:۔ اصل کی رو سے اَلـلّٰه اَلْاِلٰه تھا پھر دوسرا ہمزہ تخفیف کی غرض سے حذف ہوگیا اور اس کے عوض
میں ال کو کلمے کے لازم جزء کی طرح بنادیا پھر لام ساکن کا دوسرے لام میں ادغام کردیا اَلـلّٰه ہوگیا اسی
طرح اصل کی رو سے نَاسٌ اُنَاسٌ تھا پھر تخفیف کی بناء پر ہمزہ کو حذف کردیا نَاسٌ ہوگیا اور مَاءٌ کی
اصل مَاهٌ تھی ھا کو ہمزہ سے بدل دیا مَاءٌ ہوگیا۔ اس لئے مَاءٌ کی جمع مِيَاهٌ ہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ

ہمزہ لکھنے کا طریقہ

(۱) کلمے کے شروع والا ہمزہ ہمیشہ الف کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے اٰمَنَ. بِاِيْمَانٍ. اُوْتِيَ
(۲) کلمے کے درمیان والا ہمزہ مضموم ہو یا مکسور ہمیشہ اپنی حرکت کے موافق واؤ اور یاء کی شکل
میں لکھتے ہیں جیسے يَرْؤُفُ بَائِعٌ لَؤُمَ . سَئِمَ
اگر ساکن یا مفتوح ہو تو اس کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق الف، واؤ اور یاء کی شکل میں لکھتے
ہیں جیسے يَاْتِيَ ، يُؤْمِنُ ، بِئْرٌ اور سَأَلَ ، فِئَةٌ ، مُؤَثِّرٌ اگر مفتوح سے پہلے حرکت نہ ہو تو پھر اس کو
الف کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے يَسْأَلُ اور بعض اس کو بے صورت لکھتے ہیں جیسے يَسْـَلُ خَطِيْـَةٌ
(۳) ہمزہ کلمے کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرکت ہو تو اس کو پہلے حرکت کے موافق الف و یا
یاء کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے قَرَاَ . قُرِئَ . تَدَارُؤاً . يَمْلَاُ . هَيِّئْ . لَمْ يَقْرَاْ . لَمْ يُقْرِئْ
اور اگر اس سے پہلے سکون ہو تو بے صورت ہوتا ہے جیسے اَلْخَبْءُ . بِالْمَرْءِ . جَاءَ . وَطْءٌ
اس کے علاوہ بھی تین حالتوں میں تماثل کی بناء پر بے صورت ہوتا ہے۔
(۱) ہمزہ بشکل الف ہو اور اس کے بعد الف ہو جیسے مَاٰرِبُ
(۲) ہمزہ بشکل یاء کے بعد یاء ہو جیسے مُتَّكِـِٕيْنَ
(۳) ہمزہ بشکل واؤ کے بعد واؤ ہو جیسے لِيُطْفِـُٔوْا . لَا يَئُوْدُهٗ .

تماثل فی الرسم:

رسم قرآن کے علماء کی اصطلاح میں تماثل فی الرسم یہ ہے کہ دو حرفوں کی حقیقت الگ الگ ہو
پھر دونوں کے لکھنے کی شکل کسی کلمے میں ایک ہو جائے جیسے ہمزہ اور الف دو الگ الگ حرف

ہیں لیکن مآرِبُ. میں دونوں کے لکھنے کی شکل ایک ہوگئی ہے اور ہمزہ اور یاء الگ الگ حرف ہیں لیکن مُتَّکِئِیْنَ. میں دونوں کے لکھنے کی شکل ایک ہوگئی ہے اور ہمزہ اور واو دو الگ الگ حرف ہیں لیکن دونوں کے لکھنے کی شکل لِیُطْفِؤُا. میں ایک ہوگئی ہے ایسی حالت میں تماثل فی الرسم چونکہ جائز نہیں ہے اس لیے ایک حرف کے لکھنے کی شکل کو ختم کر دیتے ہیں پھر اس کو بے صورت کہتے ہیں۔

ہمزہ کا بے صورت ہونا:

ہمزہ کے لیے چونکہ لکھنے کی اپنی کوئی صورت نہیں ہے اس لیے اس کو کہیں الف اور کہیں ی اور کہیں واو کی شکل میں لکھتے ہیں پس ہمزہ لکھنے کی تین شکلیں ہیں الف ،و،ی۔ جیسے بَأْسٌ یُؤْمِنُ یَئِسُ اور کہیں ان تینوں میں سے کسی ایک کی شکل میں بھی نہیں ہوتا جیسے جَاءَ ایسے ہمزہ کو ہمزہ بے صورت کہتے ہیں اور جاء میں جو عین کا سر انظر آرہا ہے یہ ہمزہ کے لکھنے کی شکل نہیں ہے بلکہ یہ لفظِ علامۃ سے مخفف ہے۔ یعنی اس میں سے صرف عین کا سرا لے لیا ہے اور ہمزہ کو ظاہر کرنے کے لیے عین کا سرا استعمال کرتے ہیں چنانچہ عین کا سرا واؤ یا الف پر بھی ڈالتے ہیں اور اس کو ہمزہ بشکل الف بشکل یاء یا بشکل واؤ کہتے ہیں اور جہاں ان تینوں سے خالی جگہ ہو وہاں پر بھی عین کا سرا ڈالتے ہیں پس عین کا سرا (ء) ہمزہ کی صورت نہیں ہے۔ اب جہاں ہمزہ واؤ الف اور یاء کسی کی شکل پر نہ ہو اس کو ہمزہ بے صورت کہتے ہیں۔

صرف صغیر

نصر:. اَمَرَ یَأْمُرُ اَمْرًا فھو اٰمِرٌ واُمِرَ یُؤْمَرُ اَمْرًا فذاک مَأْمُوْرٌ والامر منه مُرْ والنهی عنه لَاتَأْمُرْ والظرف منه مَأْمَرٌ والاٰلة منه مِئْمَرٌ مِئْمَرَةٌ مِئْمَارٌ افعل التفضیل المذکر منه اٰمَرُ والمؤنث منه اُمْرٰی

ماضی مضارع امر نہی وغیرہ کی صرف کبیر اور نون ثقیلہ لگانے کا طریقہ مہموز کا بھی وہی ہے جو صحیح میں بیان ہو چکا ہے۔

اٰمَرُ کی جمع مکسر اَوَامِرُ اصل میں اَءَ امِرُ تھا دوسرا ہمزہ اَوَادِمُ کے قاعدے کے سبب

واؤ ہوگیا ہے

ضرب:۔ اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْراً فھو اٰسِرٌ واُسِرَ یُؤْسَرُ اَسْرًا فذاک مَاْسُوْرٌ الامر منہ اِیْسِرْ والنھی عنہ لَاتَاْسِرْ والظرف منہ مَاْسِرٌ والالۃ منہ مِئْسَرٌ افعل التفضیل المذکر منہ اٰسَرُ والمؤنث منہ اُسْریٰ

اِیْسِرْ اِئْسِرْ تھا اِیْمَانٌ کے قاعدے سے دوسرا ہمزہ ی ہوگیا۔

سمع:۔ اَمِنَ یَاْمَنُ اَمْنًا فھو اٰمِنٌ واُمِنَ یُؤْمَنُ اَمْنًا فذاک مَاْمُوْنٌ الامر منہ اِیْمَنْ والنھی عنہ لَاتَاْمَنْ

فتح:۔ سَاَلَ یَسْئَلُ سُؤَالاً فھو سَائِلٌ وسُئِلَ یُسْاَلُ سُؤَالًا فذاک مَسْئُوْلٌ الامر منہ اِسْئَلْ و سَلْ والنھی عنہ لَاتَسْئَلْ

قَرَاَ یَقْرَاُ قِرَاءَۃً فھو قَارِئٌ وقُرِئَ یُقْرَاُ قِرَاءَۃً فذاک مَقْرُوْءٌ الامر منہ اِقْرَاْ والنھی لَاتَقْرَاْ

کرم:۔ رَؤُفَ یَرْؤُفُ رَاْفَۃً فھو رَءُوْفٌ الامر منہ اُرْؤُفْ والنھی عنہ لَاتَرْؤُفْ

اَمُرَ یَاْمُرُ اِمَارَۃً فھو اَمِیْرٌ الامرمنہ اُوْمُرْ والنھی عنہ لَاتَاْمُرْ

افعال:۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا فھو مُؤْمِنٌ واُوْمِنَ یُؤْمَنُ اِیْمَانًا فذاک مُؤْمَنٌ الامر منہ اٰمِنْ والنھی عنہ لَاتُؤْمِنْ

تفعیل:۔ اَثَّرَ یُؤَثِّرُ تَاْثِیْرًا فھو مُؤَثِّرٌ واُثِّرَ یُؤَثَّرُ تَاْثِیْرًا فذاک مُؤَثَّرٌ الامر منہ اَثِّرْ والنھی عنہ لَاتُـؤَثِّـرْ. اُوَثِّرُ واحد متکلم اُؤَثِّرُ تھا اُوَمِّلُ کے قاعدے سے ہمزہ واؤ ہوگیا۔

مفاعلۃ:۔ اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً فھو مُؤَاخِذٌ واُوْخِذَ یُؤَاخَذُ مُؤَاخَذَۃً فذاک مُؤَاخَذٌ الامر منہ اٰخِذْ والنھی عنہ لَاتُؤَاخِذْ

تفعل:۔ تَاَخَّرَ یَتَاَخَّرُ تَاَخُّرًا فھو مُتَاَخِّرٌ وتُؤُخِّرَ یُتَاَخَّرُ تَاَخُّرًا فذاک مُتَاَخَّرٌ الامر منہ تَاَخَّرْ والنھی عنہ لَاتَتَاَخَّرْ

تفاعل:. تَدَارَأَ يَتَدَارَأُ تَدَارُؤًا فهو مُتَدَارِئٌ وتُدُوْرِئَ يُتَدَارَأُ تَدَارُؤًا فذاك مُتَدَارَأٌ الامر منه تَدَارَأْ والنهى عنه لَاتَتَدَارَأْ

افتعال :. اِيْتَمَنَ يَأْتَمِنُ اِيْتِمَانًا فهو مُؤْتَمِنٌ واُوْتُمِنَ يُؤْتَمَنُ اِيْتِمَانًا فذاك مُؤْتَمَنٌ الامر منه اِيْتَمِنْ والنهى عنه لَاتَأْتَمِنْ

اِيْتَمَنَ اِيْتِمَانًا اِيْتَمِنْ . اِئْتَمَنَ اِئْيِتَمَانًا اِئْتَمِنْ تھے اَمَنَ کے قاعدے سے ہمزہ یاء سے بدل گیا اُوْتُمِنَ اُؤْتُمِنَ تھا ہمزہ واو سے بدل گیا۔

استفعال: اِسْتَأْمَنَ يَسْتَأْمِنُ اِسْتِئْمَاناً فهو مُسْتَأْمِنٌ واُسْتُؤْمِنَ يُسْتَأْمَنُ اِسْتِئْمَاناً فذاك مُسْتَأْمَنٌ الامر منه اِسْتَأْمِنْ والنهى عنه لَاتَسْتَأْمِنْ

افعلّال: اِشْمَأَزَّ يَشْمَئِزُّ اِشْمِئْزَازًا فهو مُشْمَئِزٌّ الامر منه اِشْمَئِزَّ اِشْمَئِزِّ اِشْمَأْزِزْ والنهى عنه لَاتَشْمَئِزَّ لَاتَشْمَئِزِّ لَاتَشْمَأْزِزْ

افاعل : اِدَّارَأَ يَدَّارَأُ اِدَّارُؤًا فهو مُدَّارِئٌ واُدُّوْرِئَ يُدَّارَأُ اِدَّارُؤًا فذاك مُدَّارَأٌ الامر منه اِدَّارَأْ والنهى عنه لَاتَدَّارَأْ

تفعلل: تَلَأْلَأَ يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤًا فهو مُتَلَأْلِئٌ وتُلُؤْلِئَ يُتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤًا فذاك مُتَلَأْلَأٌ الامرمنه تَلَأْلَأْ والنهى لَاتَتَلَأْلَأْ

پورا صیغہ بتانے کا طریقہ:

ہفت اقسام تک پہنچنے کے بعد طالب علم کے سامنے سب مباحث آجاتے ہیں۔اس لیے اب صیغہ بتانے میں ترجمہ کے بعد سب مباحث صیغہ، فعل، باب تین اقسام، چار اقسام، ہفت اقسام کو بیان کرے مثلاً

اُمِنَ ، امن میں کیا گیا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول مثبت باب سمع تین اقسام میں سے فعل چار اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہفت اقسام میں سے مہموز الفاء

اُوْمِنَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول باب افعال

اُوْمِنُ ایمان لاتا ہوں صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف مثبت باب افعال

اُوْمَنُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مجہول باب افعال

مہموز کے مصادر پڑھانے طریقہ:

مہموز کے مصادر پڑھانے کا طریقہ وہی ہے جو پیچھے مجرد اور مزید کے بابوں میں بتایا گیا ہے۔ ہفت اقسام کے مصادر لکھنے میں کسی باب کی تخصیص نہیں بلکہ وہ مادہ جتنے بابوں سے آتا ہے وہ سب لکھ دیے ہیں جہاں مصدر میں کوئی تخفیف یا تعلیل کا قاعدہ پایا جائے وہاں مصدر کا اصل بتا کر طلباء سے تخفیف بھی کرائی جائے اور تجزیہ میں بھی اس کا لحاظ کیا جائے جیسے اَلْاِیْتِمَارُ اصل میں اَلْاِئْتِمَارُ تھا ہمزہ مجتمعہ کسرے کے بعد آیا اس لیے اس کو وجوباً یاء سے بدل دیا اب اس کا تجزیہ یہ ہے کہ طالب یوں کہے اِیْتَمَرَ یَاْتَمِرُ اِیْتِمَاراً مشورہ کرنا ترجمہ کے بعد تجزیہ شروع کرے اس طرح ایک ایک حرف پر بالترتیب انگلی رکھے اور کہے کہ الف لام تعریف کے لیے ہے۔ ہمزہ مکسور اور تاء باب افتعال کی زیادتی ہے۔

ہمزہ سے بدلی ہوئی

ی، م، ر اصلی حرف ہیں

تجزیہ کرنے کے وقت ہمزہ مکسور کے بعد تاء کا نمبر ہے نہ کہ ی کا کیونکہ ہمزہ اور ت باب افتعال کی زیاتی ہے۔

اسی طریقے سے آگے مثال اجوف اور ناقص کے مصادر پڑھائیں۔

مصادر

اَلْاَمْرُ (ن)	کسی کام کرنے کو کہنا	اَلتَّاَثُّرُ	اثر قبول کرنا
اَلْاِیْتِمَارُ	مشورہ کرنا	اَلْاَخْذُ (ن)	ہاتھ میں لینا۔ پکڑنا
اَلْاَمْرُ (س)	بڑا اور کثیر ہونا	اَلْمُؤَخَذَةُ	پکڑ کر باز پرس کرنا
اَلْاِمَارَةُ (ک)	امیر ہونا، حاکم ہونا	اَلْاُخْرُ، اَلتَّاَخُّرُ (ن)	پیچھے ہونا
اَلْاَمْنُ وَالْاَمَانُ (س)	بے خوف ہونا، کسی پر اعتماد کرنا	اَلتَّاخِیْرُ	پیچھے کرنا
اَلْاَمَانَةُ (ک)	امین و قابل اعتماد ہونا	اَلدَّرْءُ (ف) ا	دفع کرنا۔ دور کرنا
اَلْاِیْتِمَانُ	کسی کو کسی چیز پر امین بنانا	اَلتَّدَارُؤُ (ف)	ایک دوسرے کو دفع کرنا

اَلْاِیْمَانُ	اعتماد کر کے تصدیق کرنا	اَلْاِفْکُ (ض)	سچ سے پھرنا۔جھوٹا ہونا
اَلْاِسْتِئْمَانُ	امن چاہنا	اَلْاِئْتِفَاکُ	پھر جانا۔الٹنا
اَلتَّأْمِیْنُ	کسی کو کسی چیز پر امین بنانا، کہنا	اَلْاِذْنُ (س)	کان لگا کر سننا، علم ہونا، اجازت دینا
اَلْاِقْرَاءُ	پڑھانا	اَلْاِیْذَانُ	علم کروانا۔بتانا
اَلْاَثْرُ (ض،ن)	اثر کرنا، کسی کے اثر پر چلنا حدیث نقل کرنا	اَلتَّاذِیْنُ اَلْاِسْتِئْذَانُ	نماز کے لیے اعلام کرنا اجازت چاہنا
اَلتَّاثِیْرُ	کسی چیز میں اثر یعنی نشان چھوڑنا	اَلْاِیْثَارُ	مقدم کرنا

﴿التدارُؤ۔یعنی ہر ایک جرم کو اپنے سے ہٹا کر دوسرے پر لگائے﴾

فصل (۲)

مثال یا معتل الفاء

مثال کے باب پڑھانے کا طریقہ:

(۱) مثال کے بارہ بابوں کو پہلے ناظرہ پڑھا دیں پھر ہر باب سے ہر فعل کے ماضی مضارع کے صیغے اور ان کا ترجمہ وغیرہ دیکھ دیکھ کر یاد کرائے

(۲) نمبر ایک کام کرنے کے بعد مثال کے بارہ ابواب زبانی یاد کروائے جائیں اور ہر باب کے ساتھ پہلا مصدر ماضی مضارع کے ساتھ بطور مثال یاد کرے۔ جیسے طالب علم یوں کہے۔

مثال بارہ بابوں سے آتا ہے۔ باب ضرب جیسے وَعَدَ یَعِدُ وَعْداً وعدہ کرنا

باب سمع جیسے وَسِعَ یَسَعُ وَسْعاً سمالینا

بالکل ٹھیک اسی طرح انہی لفظوں کے ساتھ بارہ باب یاد کرائے جائیں۔ لفظوں میں کوئی کمی پیشی نہ کی جائے۔

مثال ان بارہ بابوں سے آتا ہے

۱ . ضرب : وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وعدہ کرنا۔ یَسَرَ یَیْسِرُ یُسْرًا آسان ہونا۔ وَأَدَ یَئِدُ وَأْدًا زندہ دفن کرنا

۲ . سمع : وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا سمالینا وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا ڈرنا

۳ . فتح : وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً بلاعوض دینا

۴ . کرم : وَسُمَ یَوْسُمُ وَسَامَةً خوبصورت چہرے والا ہونا

۵ . حسب : وَفِقَ یَفِقُ وَفْقًا ایک دوسرے کے ساتھ مطابق ہونا

۶ . افعال : اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا آگ بھڑکانا اَیْقَنَ یُوْقِنُ اِیْقَانًا جاننا

۷ . تفعیل : وَفَّقَ یُوَفِّقُ تَوْفِیْقًا مطابق بنانا یَسَّرَ یُیَسِّرُ تَیْسِیْرًا آسان ہونا

۸ . مفاعلة : وَافَقَ یُوَافِقُ مُوَافَقَةً ایک دوسرے کے ساتھ موافق ہونا

۹ . تفعّل : تَوَكَّلَ یَتَوَكَّلُ تَوَكُّلًا بھروسہ کرنا

۱۰ . تفاعل : تَوَاضَعَ یَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا ذلیل وعاجز ہونا۔ تَیَاسَرَ یَتَیَاسَرُ تَیَاسُرًا آپس

میں آسانی برتنا

۱۱. افتعال : اِتَّفَقَ یَتَّفِقُ اِتِّفَاقًا موافق ہونا اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا جوا کھیلنا

۱۲. استفعال: اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا آگ بھڑکانا اِسْتَیْقَظَ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظاً جاگنا

برائے استاد:

بارہ باب یاد کرنے کے بعد طلباء سے پوچھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلا استاد پوچھے یا زید بتاؤ مثال کتنے بابوں سے آتا ہےاوروہ کون کون سے ہیں۔ جمیل! تم بتاؤ مثال کرم سے اوفلاں! تم بتاؤمثال افتعال سے تم بتاؤ تفعیل سے تم بتاؤ حسب سے۔ اتنا کرنے کے بعد طالبعلم بقدر ضرورت مثال سے فارغ ہوگیا۔

مثال کے چھ قاعدے

قاعدہ (۱)

واؤ ساکن کسرے کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ

یاء ساکن ضمے کے بعد واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ

الف ضمے کے بعد آئے تو واؤ سے اور کسرے کے بعد آئے تو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ مِخْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ

برائے استاد:

استاد طلبہ کو بتادے کہ اس قاعدے میں فتحہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ اس لیے کہ فتحہ چونکہ اخف الحرکات ہے اس لیے اگر واؤ اور یاء فتحہ کے بعد آئیں تو ثقل پیدا نہیں ہوتا جیسے بَوْ اور بَیْ اس لیے ان دونوں کو حرف لین کہتے ہیں اور ان میں تعلیل نہیں ہوتی اور جاری مجری صحیح کے ہوتے ہیں اگر فتحہ کے بعد الف آئے تو دونوں مین موافقت ہے چونکہ الف فتحہ کے دوگنا کرنے پر پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء میں موافقت ہے کیونکہ یاء کسرہ دوگنا کرنے سے واؤ ضمہ کے دوگنا کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر الف فتحہ کے بعد آئے تو دونوں کے درمیان کوئی مخالفت نہیں ہے جیسے بَا۔

قاعدہ (۲)

مثال کے واؤ کو ضرب فتح اور حسب کے مضارع معروف سے بلا شرط گرا دینا واجب ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ وَهَبَ یَهَبُ وَذَرَ یَذَرُ چھوڑنا وَرِثَ یَرِثُ وارث ہونا،
اور سمع کے مضارع سے بھی گر جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو جیسے وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا وَطِئَ یَطَأُ وَطْءً روندنا نہ کہ وَجِلَ یَوْجَلُ میں بھی باب کرم کے مضارع سے نہیں گرتا جیسے یَوْسُمُ اور باب نصر سے مثال آتا ہی نہیں ہے

قاعدہ (۳)

مثال واوی کا مصدر اگر فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس میں سے واؤ گر جاتا ہے اور عین کلمے پر کسرہ آجاتا ہے جیسے وِعْدَةٌ سے عِدَةٌ وِهْبَةٌ سے هِبَةٌ اور وَسِنَ یَوْسَنُ سِنَةً (اونگھنا) وَسَمَ یَسِمُ وَسْمًا داغ دے کر نشان چھوڑنا۔ السمۃ علامت جو کہ داغ کا اثر ہوتا ہے اور اگر فِعْلَةٌ کا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو عین کلمے پر فتحہ بھی آسکتا ہے جیسے وَسِعَ یَسَعُ سَعَةً وَضَعَ یَوْضَعُ ضِعَةً وَضَحَ یَضِحُ ضِحَةً (ظاہر ہونا)

فائدہ: واؤ کے گرنے کے بعد تانیث کی تاء کا باقی رکھنا لازم ہو جاتا ہے اس لیے وہ عوض کے مرتبے میں ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اس کے ساتھ واؤ جمع نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب فِعْلَةٌ کا وزن اسم ہو یعنی مصدر نہ ہو جس میں حدوث کے معنی نہیں پائے جاتے۔ تو تاء کی موجودگی میں بھی واؤ آسکتا ہے جیسے جِهَةٌ وِجْهَةٌ (جانب و رُخ نہ کہ مصدری معنی) وَجْهَةٌ چہرہ پھر جس طرف چہرہ ہوتا ہے اس کو وجهة کہتے ہیں کقولہ لکل وجهة جیسے اگر مغرب طرف کی منہ ہو تو وَجْهٌ ہے اور مغرب وِجْهَةٌ ہے وَسْمَةٌ اسم ہے خضاب یا مہندی۔

فُعْلَةٌ (بضم الفاء و فتحه) مصدر ہو یا اسم، اس میں سے واؤ نہیں گرتا جیسے وَجَبَ وَجْبَةً گرنا۔ وَصَلَ وُصُوْلاً وُصْلَةً پہنچنا۔ اسی طرح وُسْعَةٌ طاقت۔ وَقْفَةٌ ٹھہراؤ۔ وَغْدَةٌ عہد۔

حواشی: ۱ (۱) عِدَةٌ دراصل وِعْدَةٌ بودتائے تانیث بعد حذف واو حکم عوض یافتہ ولازم گردید وجمع میان واو وتا شاذ است (نوادر الوصول)

(۲) اِعلَمْ اَن المصدر اذا كان فِعْلَةٌ فالهاء لازمةٌ له لانّهم جعلوها عوضا من حذفهم الفاءَ فصار لازمةً (التصريف للماذنى) فلا يجوز اَن المصدر فِعْلٌ بلاهاء بمنزلة العِلْمِ و الحِلْمِ (المنصف لابن جنى)

(۳) تُحذَف (اى الواو) من امره (اى المضارع) و مصدره المكسور الفاء اذا كان على زِنة فِعْلَةٍ بكسر الفاء كعِدَةٍ اصلُها وِعْدَة فحُذِف الواو و كُسرتِ العين (شرح الاصول الاكبريه)

(۴) فِعْلٌ کا وزن واجب التعلیل نہیں جیسے وَزَرَ وِزْراً (قاموس) مضارع سے واؤ حذف ہونے کی شرط تازنی اور ابن جنی نے نہیں لگائی ہے نیز قاموس میں کَرُمَ کے مصادر سے اور اسی طرح حرف حلقی نہ ہونے کے باوجود سَمِعَ کے مصادر سے واؤ گر گیا ہے جیسے وَجِدَ کعَلِمَ و کَرُمَ جِدَةً۔

۲۔ الجِهةُ الناحيةُ كالوِجْهَةِ (قاموس) اور بعض جگہ اسم میں بھی واؤ صرف حذف ہی ہوتا ہے جیسے سَعَةٌ (طاقت)

قاعدہ (۴)

افتعال میں فاء کلمے کے اصلی واؤ۔ یاء کو تاء سے بدل کر افتعال کی تاء میں ادغام کر دینا ضروری ہے جیسے اِوْتَفَقَ سے اِتَّفَقَ، اِيْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ

قاعدہ (۵)

فاء کلمے کے ضمے والے واؤ کا سب کے قول پر اور کسرے والے کا بعض کے قول پر ہمزہ سے بدلنا درست ہے جیسے وُقِّتَتْ سے اُقِّتَتْ (واذا الرسل اُقِّتَتْ۔ التوقیت مقرر وقت پر جمع کرنا)، وُجُوْهٌ سے اُجُوْهٌ اور وِسَادَةٌ

اور فتحہ والے واؤ کا ہمزہ سے بدلنا اجماعاً منع ہے اور اسی لیے وَحَدٌ سے اَحَدٌ اور وَسْمَاءُ سے اَسْمَاءُ ۱ کو شاذ کہا ہے یعنی ان ہی کلموں میں آیا ہے۔ اور اسی طرح ضمے والے واؤ کا تاء سے بدلنا بھی شاذ کہا ہے۔ جیسے وُجَاهٌ سے تُجَاهٌ (سامنے کی ایک جانب) وُرَاثٌ سے

تُرَاثٌ (میراث) وُکْلَانٌ سے تُکْلَانٌ (توکل کرنا) (وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ)
اور فتحہ والے واو کو تاء سے بدلتے ہیں جیسے وَتْـرٰی سے تَتْـرٰی (ایک ایک کرکے آنا)
وَوْرَیَةٌ ۲ سے تَوْرٰیَةٌ وَقْوٰی سے تَقْوٰی

قاعدہ (۶)

کلمے کے شروع میں حرکت والے دو واؤ جمع ہوں تو پہلے کا ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے وَاصِلَةٌ کی جمع وَ وَاصِلُ سے اَوَاصِلُ ۳ اس میں اولاً زائد الف ضوابط ۴ کے قاعدے کے سبب واؤ سے بدل گیا پھر دو واؤ جمع ہوگئے اس لیے پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا۔

حواشی: ۱۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وَسْمٌ و سامۃ حَمْرٌ کی طرح صفت مشبہ ہے تفصیل چوتھے حصے میں دیکھ لو۔
۲۔ اصلها وَوْرَاةٌ علی فَوْعَلَةٌ من وَرِیَ الزند او من واراه اذا ستره (شرح دیباچہ قاموس)
۳۔ اَمَرَ النبی صلی الله علیه وسلّم بصیام الاواضح ای الایام البیض اصله وَوَاضِحُ ۱۲ (قم)
۴۔ چوتھے حصے میں جمع المنتہی الجموع بنانے کا طریقہ درج ہے وہاں سے ضوابط کا قاعدہ دیکھیں ۱۲۔ منہ

صرف صغیر

برائے استاد:
صرف صغیر شروع کرانے سے پہلے باب نصر کی صرف صغیر کو تازہ دیکھ لیں پھر اسی ترتیب سے وَعَدَ سے صرف صغیر یاد کرائیں۔

باب ضرب :

وَعَـدَ یَعِـدُ وَعْـداً وَعِدَةً ومِیْعَاداً فهو وَاعِـدٌ ووُعِـدَ یُوْعَـدُ وَعْدًا وعِـدَةً ومِیْـعَادًا فذاک مَوْعُوْدٌ ماوَعَدَ مَاوُعِـدَ لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ لایَعِدُ لایُوْعَدُ لَنْ یَّعِدَ لَنْ یُّوْعَدَ لَیَعِدَنَّ لَیُوْعَدَنَّ لَیَعِدَنْ لَیُوْعَدَنْ

الامر منه عِدْ لِتُوْعَـدْ لِیَعِدْ لِیُوْعَدْ عِدَنَّ لِتُوْعَدَنَّ لِیَعِدَنَّ لِیُوْعَدَنَّ عِدَنْ لِتُوْعَدَنْ لِیَعِدَنْ لِیُوْعَدَنْ

والنهی عنه لَاتَعِدْ لَاتُـوْعَـدْ لَایَـعِدْ لَایُوْعَدْ لَاتَعِدَنَّ لَاتُوْعَدَنَّ لَایَعِدَنَّ لَایُوْعَدَنَّ لَاتَعِدَنْ لَاتُوْعَدَنْ لَایَعِدَنْ لَایُوْعَدَنْ

والظرف منه مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ

والالة منه مِيْعَدٌ مِيْعَدَانِ مَوَاعِدُ **مِيْعَدَةٌ** مِيْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ **مِيْعَادٌ** مِيْعَادَانِ مَوَاعِيْدُ

افعل التفضيل المذكر منه اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ اَوَاعِدُ

والمؤنث منه وُعْدٰی وُعْدَيَانِ وُعْدَيَاتٌ

وُعَدٌ وُعِدَ وُعْدٰی اور وُعَدٌ میں اُقِّتَتْ کی طرح اُعِدَ اُعْدٰی اُعَدٌ بھی درست ہے اَوَاعِدُ جو وَاعِدَةٌ کی جمع مکسر ہے یہ اصل میں وَوَاعِدُ تھا پھر اَوَاصِلُ کے قاعدے کے سبب پہلا واؤ وجوباً ہمزہ سے بدل گیا۔

برائے استاد:

صرف صغیر یاد کرانے کے بعد ان ہی صیغوں سے صرف کبیر یاد کرائیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صغیر میں سے ایک صیغے یعد کی صرف کبیر کا نقشہ کتاب میں دیا ہوا ہے۔ اسی نقشے میں پہلے صیغے کے شروع میں لا، لن، لم وغیرہ لا کر صرف کبیر پوری کریں۔ اسی طرح ان کے ساتھ نون ثقیلہ لگائیں پھر انہی صیغوں سے امر نہی وغیرہ اور اسماء مشتقہ بنائیں۔

پہلے انگلی رکھوا کر دیکھ کر کروائیں اس کے بعد زبانی یاد کرائیں،

صرف کبیر فعل مضارع معروف

غائب		حاضر		متکلم
يَعِدُ	تَعِدُ	تَعِدُ	تَعِدِيْنَ	اَعِدُ
يَعِدَان	تَعِدَان	تَعِدَان	تَعِدَان	نَعِدُ
يَعِدُوْنَ	يَعِدْنَ	تَعِدُوْنَ	تَعِدْنَ	

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

يُوْعَدُ	تُوْعَدُ	تُوْعَدُ	تُوْعَدِيْنَ	اُوْعَدُ
يُوْعَدَان	تُوْعَدَان	تُوْعَدَان	تُوْعَدَان	نُوْعَدُ
يُوْعَدُوْنَ	يُوْعَدْنَ	تُوْعَدُوْنَ	تُوْعَدْنَ	

برائے استاد:

مثال کے بارہ بابوں کی چھوٹی صرف صغیر تو کتاب میں درج کی ہوئی ہے۔اور انہی کی ماضی مضارع سے ہر باب کی صرف کبیر پوری کروائیں

(۱)باب ضرب:(۱) وَادَ يَئِدُ وَأْداً فهو وَائِدٌ و وُئِدَ يُوْءَ دُ وَأْداً فذاك مَوْءُوْدٌ الامر منه اِدْ والنهى عنه لَاتَئِدْ والظرف منه مَوْئِدٌ والالة منه مِيْئَدٌ مِيْئَدَةٌ مِيْئَادٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْءَ دُ والمؤنث منه وُؤْدٰى

(۲) يَسَرَ يَيْسِرُ يُسْراً فهو يَاسِرٌ ويُسِرَ يُوْسَرُ يُسْراً فذاك مِيْسُوْرٌ الامر منه اِيْسِرْ والنهى عنه لَاتَيْسِرْ والظرف منه مَيْسَرٌ والالة مِيْسَرٌ مِيْسَرَةٌ مِيْسَارٌ افعل التفضيل المذكر منه اَيْسَرُ والمؤنث منه يُسْرٰى

(۲)باب سمع:

(۱) وَسِعَ يَسَعُ وَسْعًا فهو وَاسِعٌ و وُسِعَ يُوْسَعُ وَسْعاً فذاك مُوْسُوْعٌ الامر منه سَعْ والنهى لَاتَسَعْ والظرف مَوْسِعٌ والآلة منه مِيْسَعٌ مِيْسَعَةٌ مِيْسَاعٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْسَعُ والمؤنث منه وُسْعٰى

(۲) وَجِلَ يَوْجَلُ وَجْلاً فهو وَاجِلٌ الامر منه اِيْجَلْ والنهى لَاتَوْجَلْ والظرف منه مَوْجِلٌ والآلة منه مِيْجَلٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْجَلُ والمؤنث منه وُجْلٰى

اِيْجَلْ پھر اصل میں اِوْجَلْ تھا اور مِيْجَلٌ اصل میں مِوْجَلٌ تھا پھر میعاد کے قاعدے کے سبب واؤ یاء سے بدل گیا۔

(۳)باب فتح:

وَهَبَ يَهَبُ هِبَةً فهو وَاهِبٌ و وُهِبَ يُوْهَبُ هِبَةً فذاك مَوْهُوْبٌ الامر منه هَبْ والنهى عنه لَاتَهَبْ والظرف منه مَوْهِبٌ

(۴)باب کرم:

وَسُمَ يَوْسُمُ وَسَامَةً فهو وَسِيْمٌ الامر منه اُوْسُمْ والنهى لَاتَوْسُمْ

(۵)باب حسب:

وَفِقَ يَفِقُ وَفْقاً فهو وَافِقٌ الامر منه فِقْ والنهى لَاتَفِقْ

(۶)باب افعال:

(۱) اَوْقَدَ يُوْقِدُ اِيقَاداً فهو مُوْقِدٌ واُوْقِدَ يُوْقَدُ اِيْقَاداً فذاک مُوْقَدٌ الامر منه اَوْقِدْ والنهى لَاتَوْقِدْ

(۲) اَيْقَنَ يُوْقِنُ اَيْقَانًا فهو مُوْقِنٌ الامر منه اَيْقِنْ والنهى عنه لَاتُوْقِنْ

(۷)باب تفعيل:

(۱) وَفَّقَ يُوَفِّقُ تَوْفِيْقاً فهو مُوَفِّقٌ ووُفِّقَ يُوَفَّقُ تَوْفِيْقًا فذاک مُوَفَّقٌ الامر منه وَفِّقْ والنهى لَاتُوَفِّقْ

(۲) يَسَّرَ يُيَسِّرُ تَيْسِيْراً فهو مُيَسِّرٌ ويُسِّرَ يُيَسَّرُ تَيْسِيْرًا فذاک مُيَسَّرٌ الامر منه يَسِّرْ والنهى لَاتُيَسِّرْ

(۸)باب مفاعلة:

وَافَقَ يُوَافِقُ مُوَافَقَةً و وِفَاقاً فهو مُوَافِقٌ و وُوْفِقَ يُوَافَقُ مُوَافَقَةً فذاک مُوَافَقٌ الامر منه وَافِقْ والنهى لَاتُوَافِقْ

(۹)تفعّل:

تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكُّلاً فهو مُتَوَكِّلٌ وتُوُكِّلَ يُتَوَكَّلُ تَوَكُّلاً فذاک مُتَوَكَّلٌ الامرمنه تَوَكَّلْ والنهى لَاتَتَوَكَّلْ

(۱۰)تفاعل:

(۱) تَوَاضَعَ يَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا فهو مُتَوَاضِعٌ وتُوُوْضِعَ يُتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا فذاک مُتَوَاضَعٌ الامرمنه تَوَاضَعْ والنهى لَاتَتَوَاضَعْ

(۲) تَيَاسَرَ يَتَيَاسَرُ تَيَاسُراً فهو مُتَيَاسِرٌ وتُيُوْسِرَ يُتَيَاسَرُ تَيَاسُراً فذاک مُتَيَاسَرٌ الامر منه تَيَاسَرْ والنهى عنه لَاتَتَيَاسَرْ

(۱۱)افتعال:

(۱) اِتَّفَقَ یَتَّفِقُ اِتِّفَاقاً فھو مُتَّفِقٌ واُتُّفِقَ یُتَّفَقُ اِتِّفاقاً فذاک مُتَّفَقٌ الامر منہ اِتَّفِقْ والنھی لَاتَتَّفِقْ

(۲) اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَاراً فھو مُتَّسِرٌ واُتُّسِرَ یُتَّسَرُ اِتِّسَاراً فذاک مُتَّسَرٌ الامر منہ اِتَّسِرْ والنھی لَاتَتَّسِرْ

(۱۲)استفعال:

(۱) اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَاداً فھو مُسْتَوْقِدٌ واُسْتُوْقِدَ یُسْتَوْقَدُ اِسْتِیْقَاداً فذاک مُسْتَوْقَدٌ الامر منہ اِسْتَوْقِدْ والنھی لَاتَسْتَوْقِدْ

(۲) اِسْتَیْقَظَ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا فذاک مُسْتَیْقِظٌ الامر منہ اِسْتَیْقِظْ والنھی لَاتَسْتَیْقِظْ

تنبیہ:

تفعیل ، مفاعلہ، تفعل اور استفعال صحیح کی طرح ہیں ان میں کوئی تعلیل نہیں ہے۔

برائے استاد:

باب نصر اور مہموز کے پڑھانے کے طریقے میں مصادر پڑھانے کا طریقہ بھی بتایا ہے اسی طرح مثال کے مصدر بھی پڑھائیں۔ کہ پہلے ہر مصدر کو ماضی مضارع اور ترجمے کے ساتھ دیکھ دیکھ کر کہلوادیں۔ مثلاً

اَلْمُوَاعَدَۃُ وَاعَدَ یُوَاعِدُ مُوَاعَدَۃً وعدہ کرنا

اَلتَّوَاعُدُ تَوَاعَدَ یَتَوَاعَدُ تَوَاعُداً وعدہ لینا

اَلْاِیْعَادُ اَوْعَدَ یُوْعِدُ اِیْعَاداً دھمکی دینا

اسی طرح سب مصادر دیکھ کر کروائیں اس کے بعد ہر مصدر سے صرف صغیر اور کبیر کروائیں اور مصادر کو زبانی یاد کروانا جتنا ہو سکے استاد اپنی صواب دید سے کروائیں اور صیغے پوچھیں۔

مثال کے مصادر

اَلْوَعْدُ ، اَلْعِدَةُ	وعدہ کرنا	اَلْاِیْعَادُ	وعدہ کرنا، دھمکی دینا
اَلْمِیْعَادُ	وعدہ کرنا	اَلْوَعِیْدُ (ض)	دھمکی دینا
اَلْمُوَاعَدَةُ	وعدہ لینا	اَلْیَسْرُ (ض)	جوا کھیلنا
اَلتَّوَاعُدُ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا	اَلْیُسْرُ	آسان ہونا
اَلْاِیْسَارُ	مالدار ہونا	اَلْیَقِیْنُ (ن)	علم کا بلا شک وشبہ ہونا۳
اَلسَّعَةُ ، اَلْاِتِّسَاعُ (س)	ایک شی کا دوسری کے لیے گنجائش رکھنا اور اس پر محیط ہونا	اَلْیَقْنُ (س) اَلتَّیَقُّنُ اَلْاِیْقَانُ، اَلْاِسْتِیْقَانُ	بلا شک وشبہ علم حاصل کرنا، ثابت کرنا
اَلْاِیْسَاعُ	گنجائش والا ہونا، قادر ہونا (خاصہ صیرورة)	اَلْوَکْلُ ، اَلتَّوَکُّلُ (ض) اَلْاِیْکَالُ، اَلْاِتِّکَالُ	دوسرے کے سپرد کرنا
اَلتَّوْسِیْعُ	گنجائش والا بنانا	اَلتَّوْکِیْلُ	وکیل بنانا
اَلتَّوَسُّعُ	مجلس میں کھل جانا	اَلْیَقْظُ، اَلتَّیَقُّظُ (س) اَلْاِسْتِیْقَاظُ	جاگنا
اَلْوَضْعُ (ف)	رکھنا، گرانا، بات گھڑنا	اَلْاِیْقَاظُ	جگانا
اَلتَّوَاضُعُ	پستی ظاہر کرنا	اَلْوَرَاثَةُ (ض)	بلا تعب مالک بنانا
اَلْوَسْمُ (ض)	داغ دینا، علامت لگانا	اَلْاِیْرَاثُ	وارث و مالک بنانا
اَلْوَسَامَةُ (ک)	وسیم وخوبصورت ہونا	اَلْوُضُوْحُ (ض)	ظاہر ہونا
اَلتَّوَسُّمُ	علامت سے پہچاننا قیاس کرنا	اَلْاِیْضَاحُ، اَلتَّوْضِیْحُ	ظاہر کرنا
اَلْوَفْقُ، اَلْمُوَافَقَةُ، اَلتَّوَافُقُ (ح)	آپس میں مطابق ہونا	اَلْوَجْبَةُ (ض)	گرنا

اَلْاِتِّفَاقُ	آپس میں مطابق ہونا کسی امر کا تقدیر کے ساتھ مطابق ہونا	اَلْوُجُوْبُ (ض) اَلْاِیْجَابُ	ثابت ہونا ثابت کرنا
اَلتَّوْفِیْقُ	اللہ تعالیٰ کا اچھے فعل کو تقدیر کے ساتھ مطابق کرنا ؏	اَلْوُصُوْلُ، اَلْاِتِّصَالُ	ملنا، جڑنا
اَلْوُقُوْدُ (ض)	چمکنا، آگ کا بھڑکنا	اَلْوَصْلُ ،اَلْاِیْصَالُ	ملانا، جوڑنا
اَلْاِیْقَادُ، اَلْاِسْتِیْقَادُ	آگ بھڑکانا		

حواشی: ؏ ۔ وَعــدٌ دو مفعولوں کی طرف بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے دوسرا مفعول کبھی زمان کبھی مکان ہوتا ہے۔(ارشاد الصرف)

؏ ۔ یعنی تقدیر میں جس وقت اس کا ہونا ہے اس وقت ہونے دینا۔

؏ ۔الـقیـن. یقین علم کی صفت ہے یعنی اس کا فاعل علم ہوتا ہے اور یـقـنٌ عالم کی صفت ہے۔ الایـقـان العلم الذی یستفاد بالاستدلال و لذا لا یقال اللہ موقنٌ بل ھو عالم (نسفی فی قولہ تعالی ان کنتم مُوقنین)

فصل (۳) اجوف

برائے استاد:
اجوف کے تیرہ بابوں کے پڑھانے کا طریقہ وہی اختیار کریں جو مہموز اور مثال میں بیان ہوا ہے۔ پھر مہموز کے پندرہ باب اور مثال کے بارہ باب کو اجوف پڑھانے کے دوران روزانہ دھرالیا کریں ۔

اجوف ان تیرہ بابوں سے آتا ہے۔

۱. نصر: قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا کہنا .اٰلَ يَؤُوْلُ اَوْلاً لوٹنا

۲. ضرب: بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا بیچنا ۔اٰدَ يَئِيْدُ اَيْداً طاقتور ہونا ۔جَآءَ يَجِيْءُ مَجِيْءً آنا

۳. سمع: خَافَ يَخَافُ خَوْفاً ڈرنا ۔نَالَ يَنَالُ نَيْلاً پانا ۔شَآءَ يَشَاءُ مَشِيْئَةً چاہنا۔

۴. کرم: طَالَ يَطُوْلُ طُوْلاً لمبا ہونا

۵. افعال: اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً کھڑا کرنا۔ اَبَانَ يُبِيْنُ اِبَانَةً جدا کرنا

۶. تفعیل: بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنًا ظاہر کرنا۔ اَوَّلَ يُؤَوِّلُ تَاْوِيْلاً لوٹانا

۷. مفاعلة: جَاوَرَ يُجَاوِرُ مُجَاوَرَةً قریب رہنا بَايَعَ يُبَايِعُ مُبَايَعَةً باہم معاہدہ کرنا

۸. تفعّل : تَقَوَّلَ يَتَقَوَّلُ تَقَوُّلاً کسی کے ذمے جھوٹی بات لگانا۔ تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا ظاہر ہونا

۹. تفاعل : تَجَاوَزَ يَتَجَاوَزُ تَجَاوُزًا حد سے گزرنا۔ تَبَايَعَ يَتَبَايَعُ تَبَايُعًا آپس میں سودہ کرنا

۱۰. افتعال: اِخْتَاطَ يَخْتَاطُ اِخْتِيَاطًا ہوشیاری سے کام کرنا ۔اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَاراً پسند کرنا

۱۱. استفعال: اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً مدد طلب کرنا۔ اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ اِسْتِخَارَةً بھلائی چاہنا
اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ اِسْتِقَامَةً سیدھا ہونا

۱۲. انفعال: اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقِیَاداً پیروی کرنا

۱۳. افعلال: اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ اِسْوِدَادًا سیاہ ہونا اِصْیَدَّ یَصْیَدُّ اِصْیِدَاداً ۲ ٹیڑھی گردن والا ہونا

حواشی: ۱ النیل۔ نلته نیلاً اصبته ۱۲ (قاموس) ۲ : الصَّیَدُ ٹیڑھی گردن والا ہونا

اجوف کے قاعدے

قاعدہ (۱)

عین یا لام کلمے کے حرکت والے واوٗ یاء فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتے ہیں جیسے قَالَ بَاعَ رَمیٰ جو اصل میں قَوَلَ بَیَعَ رَمَیَ تھے۔ اور واوٗ یاء حرکت والے چونکہ فتحہ کے بعد تھے اس لیے الف سے بدل گیے

قاعدہ (۲)

عین کلمے کے حرکت والے واوٗ یاء سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو تو اس واوٗ یاء کی حرکت نقل کر کے پہلے ساکن کو دیتے ہیں جیسے یَقُوْلُ یَبِیْعُ جو اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ تھے پھر واوٗ کی حرکت قاف کو اور یاء کی حرکت باء کو دے دی تو واوٗ اور یاء ساکن ہو گئے۔

یُقَالُ یُبَاعُ اَقَامَ یہ اصل میں یُقْوَلُ یُبْیَعُ اَقْوَمَ تھے واوٗ کی حرکت قاف کو اور یاء کی حرکت باء کو دے دی یُقَوْلُ، یُبَیْعُ اور اَقَوْمَ ہو گئے اور واوٗ یاء اصل میں حرکت والے تھے اور ان سے پہلے فتحہ آ گیا اس لیے قال کے قاعدے سے واوٗ اور یاء کو الف سے بدل دیا یُقَالُ یُبَاعُ اَقَامَ ہو گئے۔

اُقِیْمَ اُقْوِمَ تھا واوٗ کا کسرہ قاف کو دے دیا اُقِوْمَ ہو گیا پھر میعاد کے قاعدے کے سبب واوٗ کو یاء سے بدل دیا۔ اسی طرح یُقِیْمُ یُقْوِمُ سے اور مُقِیْمٌ مُقْوِمٌ سے بنا ہے۔

اجوف کا اسم مفعول:

اسم مفعول اجوف واوی سے ہمیشہ مَقُوْلٌ کے اور یائی سے مَبِیْعٌ کے وزن پر آتا ہے۔

مَقُوْلٌ مَقْوُوْلٌ تھا۔ واوٗ کا ضمہ قاف کو دیا پھر دو واوٗ ساکن جمع ہوئے ایک کو گرا دیا۔

مَبِيْعٌ (اسم مفعول) مَبْيُوْعٌ تھااوراس میں ا‌ تین تبدیلیاں ہوئی ہیں۔
۱۔ یاء کا ضمہ باء کو دیا مَبُيْوْعٌ ہوا گیا
۲۔ یاء کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مَبِيْوْعٌ ہو گیا
۳۔ اجتماع ساکنین کے سبب واؤ کو گرادیا مَبِيْــــعٌ ہوا۔ نیز صحیح کی طرح بلا تعلیل بھی کثیر الاستعمال ہے جیسے مَبْيُوْعٌ، مَعْيُوْبٌ ،مَدْيُوْن

برائے استاد:
المَبْيُوْعُ ۔ نزد خلیل وسیبویہ محذوف در مقول ومبیع واو مفعول است زیرا کہ زائد است ومازنی گوید قول سیبویہ اقوی است و در مبیع بہ قول سیبویہ سہ تغیر لازم مے آید نقل ضمہ و قلب آں بکسرہ وحذف واو (نوادر الاصول) نیز صاحب جلالین در تعلیل کَثِيْبًــــا مَهِيْلاً موافق قول سیبویہ واؤ را حذف کردہ ۔

اجوف کا اسم ظرف:

اجوف کا اسم ظرف باب ضرب سے مَبِيْعٌ کے وزن پر اور باقی سے مَقَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔
مَبِيْعٌ (اسم ظرف) مَبْيِعٌ تھا جیسے مَضْرِبٌ یاء کا کسرہ باء کو دیا مَبِيْعٌ ہو گیا اور مَقَالٌ مَقْوَلٌ تھا يُقَــالُ کے قاعدے سے واؤ کا فتحہ قاف کو دیا اور پھر واؤ کو الف سے بدل دیا مَقَــالٌ ہو گیا۔
مَجِــيْءٌ مَفْعِلٌ کے اور مَشِيْــئَةٌ مَفْعِلَةٌ کے وزن پر مصدر ہیں اصل میں مَجْيِءٌ مَشْيِئَةٌ تھے یاء کی حرکت پہلے ساکن کو دی اور مَشْوَرَةٌ شاذ ہے۔ ا‌

حواشی: ا‌ : مصدر میمی اجوف سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اس لئے مَشِيْــئَةٌ ،مَجِيْءٌ وغیرہ مستثنیٰ ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مَشِيْئَةٌ ، مَجِيْءٌ کا اصل مَشْيُوْءٌ ، مَجْيُوْءٌ ہو کیونکہ مصدر مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مَــفْتُــوْنٌ ، مَــكْــذُوْبٌ پھر تعلیل کے بعد مَشِيْئَةٌ ،مَجِيْءٌ ہو گئے جیسا کہ مَبِيْعٌ اسم مفعول ہے

اجوف سے افعال اور استفعال کا مصدر تعلیل کے بعد اقامة اور استقامة کے وزن پر آتا ہے یہ اصل میں اِقْوَمَةٌ اِسْتِقْوَمَةٌ تھے یقال کے قاعدے سے واؤ کا فتحہ قاف کو دیا اور پھر واؤ کو الف سے بدل دیا۔ (علم الصیغہ)

فائدہ(۱):

قاعدہ(۱) قال والا۔اور قاعدہ(۲) یقول والا، یہ دونوں قاعدے ثلاثی میں باب افعلال کی علاوہ ہر فعل کے مصدر اسم فاعل اسم مفعول اور فَعَلٌ فَعَلَةٌ مَفْعِلٌ مَفْعِلَةٌ کے وزن صوری کے لئے خاص ہے جیسے دَارٌ. عَادَةٌ .مَصِيْرٌ .مَعِيْشَةٌ اور هُدًى رِضًى اَلَى مَقَامٌ مَرْضَاةٌ

اسی بنا پر جَهْوَرَ میں اور اسم تفضیل اَقْوَلُ میں، اسم آلہ مِقْوَالٌ میں، اور اسی طرح طَوِيْلٌ واور اِبْيِضَاضٌ وغیرہ میں قاعدہ(۱) و(۲) جاری نہیں ہوتے ہیں۔اسی طرح سَيَلَانٌ اور حَيَوَانٌ میں بھی جاری نہیں ہوا کیونکہ ان معنی میں حرکت پائی جاتی ہے تو تلفظ میں بھی حرکت کو باقی رکھا تا کہ لفظ و معنی میں موافقت رہے۔ [۱]

حواشی: [۱]: ﴿فالاعلال فی قال و خاف وباب و فیما هو من هذه الافعال من مضارعاتها و اسماء فاعليهاو مفعوليهاو ما كان منها على مَفْعَلٍ و مَفْعَلَةٍ و مَفْعِلٍ و مَفْعَلَةٍ و ما كان نَحْو اقام و استقام و اختار ۱۲ (كتاب المفصل للعلامة الزمخشری)﴾

وزن صوری یہ ہے کہ حرکت کے مقابلے میں حرکت ہو اور سکون کے مقابلے میں سکون ہو جیسے هُدًى اور اِلَى فعلٌ کے وزن صوری پر ہیں اور مَقَامٌ مَفْعِلٌ کے وزن صوری پر ہے

فائدہ(۲):

باب افعال اور استفعال میں تعلیل اور تصحیح دونوں ثابت ہیں جیسے

اَرْوَحَ اِرْوَاحاً ،اَرَاحَ اِرَاحَةً راحت دینا۔ اِسْتَرْوَحَ اِسْتِرْوَاحا ،اِسْتَرَاحَ اِسْتِرَاحَةً راحت پانا۔

اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَاباً، اِسْتَصَابَ اِسْتِصَابَةً درست پانا۔اور جیسے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ (جاربردی)

فائدہ(۳):

باب افعلال میں قاعدہ(۲) پائے جانے کے باوجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے اِسْوَدَّ اِبْيَضَّ اِعْوَرَّ اِصْيَدَّ کیونکہ یہ قاعدہ(۲) سے مستثنیٰ کلمات میں سے ہیں۔

اِجْتَوَرَ اُجْتُوِرَ میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ:

اِجْتَوَرَ اُجْتُوِرَ میں تعلیل کا نہ ہونا تَجَاوَزَ کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ باب تفاعل کے اجوف میں یُقَالُ کا قاعدہ نہیں پایا جاتا کیونکہ واؤ، یاء صرف صحیح ساکن کے بعد نہیں ہوتے جیسے تَجَاوَزَ، تَمَایَلَ اور باب تفاعل شرکت کے معنی دینے کے لئے مقرر ہے۔

پھر باب افتعال کا جو اجوف شرکت کے معنی دے خاص اسی فعل کو تعلیل کے بارے میں باب تفاعل کے تابع قرار دیتے ہیں اور اس میں یُقَالُ والا تعلیل کا قاعدہ پائے جانے کے باجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے اِجْتَوَرَ میں یُقَالُ کے قاعدے سے اور اُجْتُوِرَ میں قِیلَ کے قاعدے سے تعلیل نہیں کرتے ہیں بخلاف اِخْتَارَ اور اُخْتِیْرَ کے۔

عَوِرَ صَیِدَ میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ:

عَوِرَ صَیِدَ میں تعلیل کا نہ ہونا باب افعلال کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے تفصیل یہ ہے کہ باب افعلال لون وعیب کے معنی دینے کے لیے مقرر ہے اور اس کا اجوف تعلیل کے بارے میں یُقَالُ کے قاعدے سے مستثنیٰ ہے جیسے اَسْوَدُّ، اَبْیَضُّ۔

پھر مجرد کا جو اجوف لون وعیب کے معنی دے خاص اسی فعل کو تعلیل کے بارے میں باب افعلال کے تابع قرار دیتے ہیں اور اس میں قال والا تعلیل کا قاعدہ پائے جانے کے باوجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے عَوِرَ صَیِدَ نہ کہ خَوِفَ و نَیِلَ (نوادرالاصول)

قاعدہ (۳):

ماضی مجہول میں عین کلمے کے واؤ یاء سے پہلے حرف کا ضمہ دور کر کے واؤ/یاء کا کسرہ اس کو دیتے ہیں۔ پھر یاء تو یاء ہی رہتی ہے اور واؤ کو میعاد کے قاعدے کے سبب یاء سے بدلتے ہیں جیسے قِیلَ بِیعَ جو اصل میں قُوِلَ بُیِعَ تھے قاف کا ضمہ دور کر کے واؤ کا کسرہ قاف کو دیا قِوْلَ ہو گیا پھر واؤ کو میعاد کے قاعدے کے سبب یاء سے بدل دیا قِیْلَ ہو گیا اور بُیِعَ میں باء کا ضمہ گرا کر یٓ کا کسرہ باء کو دیا بِیْعَ ہو گیا۔

فائدہ: قاعدہ (۳) مزید میں سے صرف باب افتعال وانفعال میں جاری ہے جیسے اُخْتِیْرَ

اُنْقِیدَ جوکہ اُخْتُیِرَ اُنْقُوِدَ تھے پھراسی قِیلَ کے قاعدے سے اُخْتِیْرَ وَ اُنْقِیدَ ہو گئے ایک وجہ تو یہ ہو گئی اور اس میں دو وجوہ اور بھی ہیں

(۱) پہلے حرف کو کسرہ دینے کے بعد اس کی اصلی حرکت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام کرنا یعنی کسرے کو ضمے کی بو دینا اور اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے حرف کی حرکت کو ضمے اور کسرے دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک مرکب حرکت بنا کر ادا کرتے ہیں اور اس میں ضمے کا جز پہلے آتا ہے

(۲) واوَ یاء کا کسرہ پہلے حرف کو دینے کے بجائے گرادو۔ اس صورت میں قُوْلَ اُنْقُوْدَ کا واوَ تو بحال رہتا ہے اور بُیْعَ اُخْتُیْرَ کی یاء مُوْقِنٌ کے قاعدے کے سبب واوَ سے بدل جاتی ہے پس کل تین وجوہ ہو گئیں (۱) خالص کسرہ قِیْلَ بِیْعَ اُخْتِیْرَ اُنْقِیْدَ (۲) خالص ضمہ قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ (۳) متوسط حالت اشمام

برائے استاذ:

ذیل میں اجوف کے بابوں کے صیغے اور ان کے اصل درج ہیں، جن میں سے ثلاثی مجرد اور افتعال و انفعال کی ماضی معروف میں قَالَ کا اور ان کے مجہول میں قِیْلَ کا قاعدہ اور بقیہ مزید میں یُقَالُ کا قاعدہ جاری ہے۔

اجوف کے ذیل والے کلمات میں تعلیل جاری کرنے کی تعبیر:

پہلے باب کی تعلیل کے لئے تعبیر لکھ دیتے ہیں اس کے بعد سب بابوں کی تعلیل اسی طرح طلبہ خود کریں اور وہ باب نصر میں لکھا ہوا ہے اٰلَ، اَوَلَ۔ اس لکھے ہوئے کے مطابق نہ پڑھو بلکہ یوں پڑھو اٰلَ اصل میں اَوَلَ تھا واو متحرک ما قبل مفتوح ہے اس لیے اس کو الف سے بدل دیا اٰلَ ہو گیا۔

یوؤل اصل میں یَاْوُلُ تھا واو متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن ہے اس لیے واو کی حرکت ما قبل کو دے دی یَأُوْلُ ہو گیا۔

مَـاٰلَ اصل میں مَـاْوَلَ تھا واو متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے اس لیے واو کا فتح ما قبل کو دے دیا پھر واو جو کہ اصل میں متحرک ہے اور اس سے پہلے فتح آ گیا اس لیے اس کو الف سے بدل دیا مَاٰلٌ گیا۔

اسی طرح بقیہ سب بابوں کی تعلیل کریں کہ ہر باب کے صیغے لکھے ہوے کے مطابق نہ پڑھو بلکہ اوپر بتائے ہوے طریقے کے مطابق پڑھو۔

نصر : اٰلَ اُوِلَ. یَؤُلُ یَاْوُلُ . مَاٰلٌ مَاْوُلٌ
ضرب: اٰدَ اُیِدَ یَئِیْدُ یَاْیِدُ . جَاءَ جِیَاَ . جِیْءَ جُیِءَ یَجِیْءُ یَجْیِءُ یُجَاءُ یُجْیَاُ
سمع: خَافَ خَوِفَ. خِیْفَ خُوِفَ. یَخَافُ یُخْوَفُ. مَخُوْفٌ مَخْوُوْفٌ .
نَالَ نَیِلَ . نِیْلَ نُیِلَ. یَنَالُ یُنْیَلُ. مَنِیْلٌ مَنْیُوْلٌ مَنَالٌ مَنْیَلٌ . شَاءَ شَیِءَ. یَشَأُ یَشْیَاُ
کرم: طَالَ طَوُلَ یَطُوْلُ یَطْوُلُ
افعال: اَقَامَ اَقْوَمَ . اَبَانَ اَبْیَنَ اُبِیْنَ اُبْیِنَ. یُبِیْنُ یُبْیِنُ . یُبَانُ یُبْیَنُ اِبَانَۃً اِبْیَنَۃً .
مُبِیْنٌ مُبْیِنٌ مُبَانٌ مُبْیَنٌ
افتعال : اِحْتَاطَ اِحْتَوَطَ . اُحْتِیْطَ اُحْتُوِطَ . یَحْتَاطُ یَحْتَوِطُ مُحْتَاطٌ
مُحْتَوِطٌ . اِخْتَارَ اِخْتَیَرَ اُخْتِیْرَ اُخْتُیِرَ. یَخْتَارُ یَخْتَیِرُ . مُخْتَارٌ مُخْتَیِرٌ
استفعال: اِسْتَعَانَ اِسْتَعْوَنَ اُسْتُعِیْنَ اُسْتُعْوِنَ یَسْتَعِیْنُ یَسْتَعْوِنُ یُسْتَعَانُ
یُسْتَعْوَنُ مُسْتَعِیْنٌ مُسْتَعْوِنٌ مُسْتَعَانٌ مُسْتَعْوَنٌ اِسْتَخَارَ اِسْتَخْیَرَ اُسْتُخِیْرَ
اُسْتُخْیِرَ . یَسْتَخِیْرُ یَسْتَخْیِرُ یُسْتَخَارُ یُسْتَخْیَرُ مُسْتَخِیْرٌ. مُسْتَخْیِرٌ.
مُسْتَخَارٌ مُسْتَخْیَرٌ
انفعال: اِنْقَادَ اِنْقَوَدَ اُنْقِیْدَ اُنْقُوِدَ . یَنْقَادُ یَنْقَوِدُ . مُنْقَادٌ مُنْقَوِدٌ.

ماضی اور مضارع کے پہلے صیغے سے باقی تیرہ صیغوں کا بنانا:

قاعدہ (۴):

ماضی ومضارع کے آخر میں مرفوع متحرک ضمیر کے آنے سے یا مضارع کے شروع میں جازم کے آنے سے اجوف کا لام کلمہ ساکن ہوجائے تو وہاں اجتماع ساکنین کی سبب عین کلمے کے واؤ اور یاء اور الف حذف ہوجاتے ہیں پھر اس حذف کے بعد

نصر وکرم کے ماضی میں فاء کو ضمہ اور ضرب و سمع کے ماضی میں فاء کلمے کو کسرہ دیتے ہیں۔ پھر ان بابوں کے ماضی معروف ومجہول کی شکل یکساں ہوجاتی ہے جیسے قَالَ قِیْلَ سے قُلْنَ ،طَالَ سے طُلْنَ یَقُوْلُ یَطُوْلُ سے یَقُلْنَ یَطُلْنَ اور بَاعَ بِیْعَ سے

بِعْنَ، خَافَ خِيْفَ سے خِفْنَ ۔ يَبِيْعُ يَخَافُ سے يَبِعْنَ يَخِفْنَ يَقُوْلُ يَبِيْعُ سے
لَمْ يَقُلْ لَمْ يَبِعْ ۔
اوران چار بابوں کے علاوہ تمام بابوں میں عین کلمے سے پہلے حرف کی حرکت اپنے حال پر رہتی ہے اور عین کلمے کے گرنے کا قاعدہ ان سولہ صیغوں میں جاری ہے جو ذیل کی تین قسموں میں پائے جاتے ہیں۔
۱۔ ماضی کے آخری نو صیغوں میں جن میں لام کلمے کے بعد مرفوع متحرک ضمیر آتی ہے۔
۲۔ مضارع کے دو صیغوں يَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ میں۔
۳۔ مضارع کے جزم والے پانچ صیغوں میں يَفْعَلُ تَفْعَلُ تَفْعَلُ اَفْعَلُ نَفْعَلُ

اسم فاعل کی تعلیل:

قاعدہ (۵):

عین کلمے کے واؤ یاء فعل میں الف سے بدل گئے ہوں تو وہ اسم فاعل کے الف کے بعد ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے قَالَ بَاعَ سے قَائِلٌ بَائِعٌ اور اگر فعل میں نہ بدلے ہوں تو پھر اسم فاعل میں بھی ہمزہ سے نہیں بدلتے جیسے عَوِرَ سے عَاوِرٌ ، صَيِدَ سے صَايِدٌ اور قَاوَلَ سے مُقَاوِلٌ

برائے استاذ:
عین کلمے کے واؤ یاء کی پانچ صورتیں واقع ہیں
(۱) واؤ یاء صحیح ساکن کے بعد ہوں جیسے يَقُوْلُ (۲) واؤ یا یاء الف زائدہ کے بعد ہوں جیسے قَائِلٌ (۳) یاء ضمہ کے بعد جیسے بُيِعَ (۴) واؤ کسرہ کے بعد ہو قِوْلَ (۵) واؤ یاء ایک جگہ پر ہوں سیّد ۔ ہر صورت کا جدا قاعدہ ہے۔

(مہموز العین) اجوف کا اسم فاعل:

اجوف کا لام کلمہ ہمزہ ہو تو اس سے اسم فاعل جاءٍ کے وزن پر آتا ہے جیسے شَاءَ سے شَاءٍ اس کی تعلیل مہموز کے قاعدہ (۳) میں گذر چکی ہے

قاعدہ (۶):

ــیؔ ضمہ کے بعد آ جائے تو اگر صفت مشبہ میں ہو تو تبدلی ضمہ میں ہوتی ہے یعنی ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے اجوف یائی کا وہ فُعْلٌ جو اَفْعَلُ اور فُعْلَاءُ (صفت مشبہ) دونوں کی جمع ہے نیز وہ فُعْلٰی واحد مؤنث جو صفت مشبہ ہے۔ جیسے بُیْضٌ سے بِیْضٌ جو اَبْیَضُ اور بَیْضَاءُ کی جمع ہے اور ضُیْزٰی سے ضِیْزٰی جو حُبْلٰی کی طرح صفت مشبہ ہے۔

اور اگر اسم تفضیل ہو تو ضمہ قائم رہتا ہے ــیؔ، ــوؔ سے بدل جاتا ہے اجوف یائی کا فُعْلٰی اسم ہو (یعنی مصدر) یا افعل التفضیل کا مؤنث دونوں میں یاء کو واؤ سے بدلتے ہیں جیسے طُیْبٰی سے طُوْبٰی و بُشْرٰی کی طرح مصدر ہے اور بُیْعٰی سے بُوْعٰی جو اَبْیَعُ کا مؤنث ہے۔

حواشی: طُوْبٰی مصدر ہے جیسے طُوْبٰی لَهُمْ ای طَیْبًا لَهُمْ کَتَعْسًا لَهُمْ یا اطیبُ کا مؤنث ہے فحقه الطوبی باللام و حکمه حکم الاسماء ۱۲ (رضی)

قاعدہ (۷)

عین کلمے کا واؤ مصدر اور جمع میں کسرے کے بعد آ جائے تو یاء سے بدل جاتا ہے لیکن مصدر [۳] کے لئے شرط ہے کہ اس کے فعل میں تعلیل جاری ہوئی ہو جیسے قَامَ قِیَامًا وقِیَمًا [۴] اِخْتَاطَ اِخْتِیَاطًا اور جمع کے لئے شرط ہے کہ اس کے واحد میں واؤ ساکن ہو جیسے رَوْضَةٌ رِیَاضٌ یا اس میں تعلیل جاری ہوئی ہو جیسے جَیِّدٌ [۵] جِیَادٌ اور اسی لیے قَاوَمَ کی مصدر قِوَامًا [۶] اور عَوِجَ کے مصدر عِوَجًا اور طَوِیْلٌ کی جمع طِوَالٌ میں واؤ سالم ہے۔

حِوَلٌ شاذ ہے اور عِوَضٌ نہ مصدر ہے اور نہ جمع بلکہ اسم ہے۔

حواشی: ۳۔ تصحیح الواؤ فی حَالَ حِوَلاً شاذ ولم یقلب نحو عِوَضٍ لانه لیس بمصدر ۱۲ (رضی)

۴۔ قوله تعالی دِیْنًا قِیَمًا و هو مصدر بمعنی القیام وصف به ۱۲ (النسفی)

۵۔ جید جیود تھا ۱۲

۶۔ قِوَام بمعنی ما یقوم به الامر جو کہ مجرد ہے یہ مصدر نہیں اس لیے اس میں واؤ سالم ہے ۱۲ (نوادر)

قاعدہ (۸):

جب واؤاور یاءایک کلمے میں جمع ہوں خواہ حقیقی ہو جیسے سَیِّدٌ یا حکمی ہو جیسے اسم فاعل کی جمع مذکر سالم جبکہ مضاف ہو یاء متکلم کی طرف اوران دونوں میں جو بھی پہلا ہو وہ ساکن اصلی ہو کسی اورحرف سے بدلا ہوانہ ہوتو وہاں ذیل کی تین تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں۔

(۱) واؤ یاء سے بدل جاتا ہے

(۲) پہلی یاء کا دوسری میں ادغام ہو جاتا ہے

(۳) یاء سے پہلے ضمہ ہوتو وہ کسرے سے بدل جاتا ہے حقیقی اجتماع جیسے سَیْوِدٌ سَیِّدٌ (جار بردی۲ امَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ ،اَیْوَامٌ سے اَیَّامٌ ، اَلْکَوْیُ سے اَلْکَیُّ (ض) داغ دینا فَعْلٌ کے وزن پر مصدر ہے۔مُضُوْیٌ سے مُضِیٌّ (ض) گذرناصُلُوْیٌ سے صُلِیٌّ (س) آگ میں داخل ہونا یہ دونوں فُعُوْلٌ کے وزن پر مصدر ہیں۔ بُکُوْیٌ سے بُکِیٌّ یہ فُعُوْلٌ کے وزن پر بَاکٍ کی جمع ہے۔حکمی اجتماع جیسے مُسْلِمُوْیٌ سے مُسْلِمِیَّ

فائدہ (۱):

فُعُوْلٌ کے وزن والے کلمات میں فاء کلمے کا کسرہ بھی جائز ہے جیسے مِضِیٌّ صِلِیٌّ بِکِیٌّ اور فَیْعَلٌ کے وزن والے کلمات میں تخفیف کی بناء پر دوسری یاء کا حذف بھی درست ہے جیسے مَیْتٌ مَیْتَةٌ

فائدہ (۲):

چونکہ دیوان کی یاء واؤ سے اور اَوٰی یَاْوِیْ کے امر حاضر معروف اِیْو کی یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لیے ان میں سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

اجوف سے صرف کبیر کروانے کا طریقہ

ذیل میں ماضی مضارع کی ایک ایک گردان اجوف واوی سے بھی اوراجوف یائی سے بھی نقشے کی شکل میں لکھ دی ہے۔ان کے صیغوں کو دیکھ دیکھ کر بقیہ سب مباحث کی صرف کبیر کرالیں جیسا کہ پیچھے نصر ضرب کے باب میں ماضی مضارع سے بقیہ سب گردانوں کے کرنے کا طریقہ لکھ دیا گیا ہے۔

اجوف سے باب نصر وکرم

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

	غائب		حاضر		متکلم	غائب		حاضر		متکلم
واحد	قَالَ	قَالَتْ	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُ	قِيْلَ	قِيْلَتْ	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُ
تثنیہ	قَالَا	قَالَتَا	قُلْتُمَا	قُلْتُمَا		قِيْلَا	قِيْلَتَا	قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	
جمع	قَالُوْا	قُلْنَ	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْنَا	قِيْلُوْا	قُلْنَ	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْنَا

اجوف واوی میں نصر و کرم کے ہر فعل ماضی معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بالکل قَالَ اور قِيْلَ کی طرح ہوتی ہے جیسے طَالَ طِيْلَ

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

واحد	يَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلِيْنَ	اَقُوْلُ	يُقَالُ	تُقَالُ	تُقَالُ	تُقَالِيْنَ	اُقَالُ
تثنیہ	يَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ		يُقَالَانِ	تُقَالَانِ	تُقَالَانِ	تُقَالَانِ	
جمع	يَقُوْلُوْنَ	يَقُلْنَ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُلْنَ	نَقُوْلُ	يُقَالُوْنَ	يُقَلْنَ	تُقَالُوْنَ	تُقَلْنَ	نُقَالُ

اجوف واوی میں نصر و کرم کے ہر فعل مضارع معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بالکل يَقُوْلُ اور يُقَالُ کی طرح ہوتی ہے جیسے يَطُوْلُ يُطَالُ

برائے استاد:

مضارع کی اس گردان اور آئندہ سب گردانوں کے پہلے صیغے کے ساتھ لن لم نون ثقیلہ لگائیں اور اسی طرح مضارع کے ان نقشے والے صیغوں سے امر نہی اسم تفضیل اسم ظرف واسم آلہ بنا کر سب مباحث کی صرف کبیر کروائیں۔

اجوف سے باب ضرب

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

واحد	بَاعَ	بَاعَتْ	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُ	بِیْعَ	بِیْعَتْ	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُ
تثنیہ	بَاعَا	بَاعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْتُمَا		بِیْعَا	بِیْعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْتُمَا	
جمع	بَاعُوْا	بِعْنَ	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْنَا	بِیْعُوْا	بِعْنَ	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْنَا

اجوف یائی اور ہر مکسور العین ماضی معروف و مجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بَاعَ و بِیْعَ کی طرح آتی ہے جیسے خَافَ اور نَالَ

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

واحد	یَبِیْعُ	تَبِیْعُ	تَبِیْعُ	تَبِیْعِیْنَ	اَبِیْعُ	یُبَاعُ	تُبَاعُ	تُبَاعُ	تُبَاعِیْنَ	اُبَاعُ
تثنیہ	یَبِیْعَانِ	تَبِیْعَانِ	تَبِیْعَانِ	تَبِیْعَانِ		یُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	
جمع	یَبِیْعُوْنَ	یَبِعْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَبِعْنَ	نَبِیْعُ	یُبَاعُوْنَ	یُبَعْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُبَعْنَ	نُبَاعُ

اجوف میں ہر مکسور العین مضارع کی صرف صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے یَبِیْـــعُ کی طرح آتی ہے اور مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر یُبَاعُ کی طرح آتی ہے جیسے یَخَافُ اور یَنَالُ

اجوف سے باب سمع

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

واحد	خَافَ	خَافَتْ	خِفْتَ	خِفْتِ	خِفْتُ	خِیْفَ	خِیْفَتْ	خِفْتَ	خِفْتِ	خِفْتُ
تثنیہ	خَافَا	خَافَتَا	خِفْتُمَا	خِفْتُمَا		خِیْفَا	خِیْفَتَا	خِفْتُمَا	خِفْتُمَا	
جمع	خَافُوْا	خِفْنَ	خِفْتُمْ	خِفْتُنَّ	خِفْنَا	خِیْفُوْا	خِفْنَ	خِفْتُمْ	خِفْتُنَّ	خِفْنَا

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

واحد	یَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافِیْنَ	اَخَافُ	یُخَافُ	تُخَافُ	تُخَافُ	تُخَافِیْنَ	اُخَافُ
تثنیہ	یَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ		یُخَافَانِ	تُخَافَانِ	تُخَافَانِ	تُخَافَانِ	
جمع	یَخَافُوْنَ	یَخَفْنَ	تَخَافُوْنَ	تَخَفْنَ	نَخَافُ	یُخَافُوْنَ	یُخَفْنَ	تُخَافُوْنَ	تُخَفْنَ	نُخَافُ

اجوف سے باب افعال

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

	معروف					مجہول				
واحد	اَقَامَ	اَقَامَتْ	اَقَمْتَ	اَقَمْتِ	اَقَمْتُ	اُقِیْمَ	اُقِیْمَتْ	اُقِمْتَ	اُقِمْتِ	اُقِمْتُ
تثنیہ	اَقَامَا	اَقَامَتَا	اَقَمْتُمَا	اَقَمْتُمَا		اُقِیْمَا	اُقِیْمَتَا	اُقِمْتُمَا	اُقِمْتُمَا	
جمع	اَقَامُوْا	اَقَمْنَ	اَقَمْتُمْ	اَقَمْتُنَّ	اَقَمْنَا	اُقِیْمُوْا	اُقِمْنَ	اُقِمْتُمْ	اُقِمْتُنَّ	اُقِمْنَا

اجوف میں مزید کی ماضی معروف و مجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے اَقَامَ و اُقِیْمَ کی طرح آتی ہے یا صحیح کی طرح آتی ہے جیسے اِخْتَارَ اِسْتَعَانَ اِنْقَادَ

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

	معروف					مجہول				
واحد	یُقِیْمُ	تُقِیْمُ	تُقِیْمُ	تُقِیْمِیْنَ	اُقِیْمُ	یُقَامُ	تُقَامُ	تُقَامُ	تُقَامِیْنَ	اُقَامُ
تثنیہ	یُقِیْمَانِ	تُقِیْمَانِ	تُقِیْمَانِ	تُقِیْمَانِ		یُقَامَانِ	تُقَامَانِ	تُقَامَانِ	تُقَامَانِ	
جمع	یُقِیْمُوْنَ	تُقِیْمُوْنَ	تُقِیْمُوْنَ	تُقِمْنَ	نُقِیْمُ	یُقَامُوْنَ	یُقَمْنَ	تُقَامُوْنَ	تُقَمْنَ	نُقَامُ

اجوف میں ہر مکسور العین مضارع کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے یُقِیْمُ کی طرح ہے جیسے یَسْتَقِیْمُ اور مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر یُقَامُ کی طرح ہے جیسے یَخْتَارُ یَنْقَادُ .

اجوف سے صرف صغیر پڑھانے کا طریقہ:

اجوف سے نصر کی صرف صغیر آگے آ رہی ہے اس کو مسلسل ایک ہی عبارت سمجھ کر طالب علم کو ناظرہ قرآن کی طرح دیکھ کر ترجمے کے ساتھ پڑھائیں۔ اس کے بعد صرف صغیر کا تجزیہ اور تعلیل کرائیں اس کے بعد ہر صیغے سے صرف کبیر کرائیں اس کے بعد ترجمہ اور صیغے کے ساتھ پوری صغیر زبانی یاد کرائیں۔ مثلاً یوں کہے۔ قال کہا اس ایک مرد نے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت اسی طرح اسم تفضیل کے آخری صیغے تک۔

صرف صغیر

باب نصر:

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً فهو قَائِلٌ وقِيْلَ يُقَالُ قَوْلاً فذاک مَقُوْلٌ مَاقَالَ مَاقِيْلَ لَمْ يَقُلْ لَمْ يُقَلْ لَايَقُوْلُ لَايُقَالُ لَنْ يَّقُوْلَ لَنْ يُّقَالَ لَيَقُوْلَنَّ لَيُقَالَنَّ لَيَقُوْلَنْ لَيُقَالَنْ

الامر منه قُلْ لِتَقُلْ لِيَقُلْ لِيُقَلْ قُوْلَنَّ لِتُقَالَنَّ لِيَقُوْلَنَّ لِيُقَالَنَّ قُوْلَنْ لِتُقَالَنْ لِيَقُوْلَنْ لِيُقَالَنْ

والنهى عنه لَاتَقُلْ لَاتُقَلْ لَايَقُلْ لَايُقَلْ لَاتَقُوْلَنَّ لَاتُقَالَنَّ لَايَقُوْلَنْ لَايُقَالَنْ

والظرف منه مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلُ

والاٰلة منه مِقْوَلٌ مِقْوَلَانِ مَقَاوِلُ مِقْوَلَةٌ مِقْوَلَتَانِ مَقَاوِلُ مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِيْلُ

افعل التفضيل المذكر منه اَقْوَلُ اَقْوَلَانِ اَقْوَلُوْنَ اَقَاوِلُ

والمؤنث منه قُوْلٰى قُوْلَيَانِ قُوْلَيَاتٌ قُوَلٌ

اجوف کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

طالب علم لکھی ہوئی صرف صغیر میں ہر صیغے پر انگلی رکھ کر مثلاً یوں کہے۔

قَـالَ کہااس ایک مرد نے۔ ق، واو سے بدلا ہوا الف اور لام اصلی حرف ہیں اسمیں ھـو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

یَقُوْلُ کہتا ہے یا کہے گا وہ ایک مرد ق، واو اور لام اصلی حروف ہیں اسمیں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

قـولا کہنا، ق و ل اصلی حروف ہیں الف تنوین بشکل الف ہے اس طرح پوری صرف صغیر کا تجزیہ کرو جیسے پہلے مہموز اور مثال میں بتایا ہے۔

اجوف کی تعلیل کا طریقہ:

تعلیل کرنے کے لیے ماضی مضارع پہلے صیغے کی اصل نکالو پھر تعلیل کا قاعدہ جاری کر کے صیغہ بناؤ جیسے قَـالَ اصل میں قَوَلَ تھا آخر تک اس کے بعد بقیہ سب صیغے اس پہلے صیغے سے بناؤ جیسے

قالو قال سے بنا ہے اس کے آخر میں جمع کا واو لگا دیا قا لوا ہو گیا

قُـلْنَ قـال سے بنا ہے اس کے آخر میں جمع مونث کا نون لگا دیا قَـالْنَ ہو گیا تو ضمیر کے متحرک ہونے کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو گیا قَـلْـنَ ہو گیا۔ باب پر دلالت کرنے کے لیے ف کلمے کو پیش دے دیا قُلْنَ ہو گیا اسی طرح قلنا تک

قُـلْ تَـقُـوْلُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا۔ اور جب اس کے آخر میں ساکن ضمیر یا نون تاکید آئے تو لام پر حرکت آجاتی ہے اور واؤ واپس آجاتا ہے جیسے قُلْ سے قُوْلَا اور قُوْلَنَّ

باب ضرب:

بَـاعَ یَبِیْـعُ بَیْعًا فھو بَائِعٌ وبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فذاک مَبِیْعٌ الامر منه بِعْ والنھی عنه لَاتَبِعْ والظرف منه مَبِیْعٌ والاٰلة منه مَبْیَعٌ ومِبْیَعَةٌ مِبْیَاعٌ افعل التفضیل المذکر منه اَبْیَعُ والمؤنث بُوْعٰی

بِعْ تَبِیْعُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا پھر اجتماع ساکنین

کو دور کرنے کے لیے یاء کو گرا دیا۔

بُوْعٰی بُیْعٰی تھامُوْقِنٌ کے قاعدے کے سبب یاء سے بدل گئ۔

مَقَالٌ کا الف اصلی ہے اس لیے جمع کے الف کے بعد آنے سے ہمزہ سے نہیں بدلتا پس اس کی جمع مَقَاوِلُ ہے۔ بخلاف رِسَالَۃٌ کی جمع رَسَائِلُ کیونکہ رِسَالَۃٌ کا الف اصلی حرفوں میں سے نہیں ہے۔

تنبیہ: اسم فاعل کا الف کبھی قصر کی بناء پر گر جاتا ہے جیسے سَالِفٌ خَالِفٌ سے سَلَفٌ خَلَفٌ اور ھَاوِرٌ سے ھَوَر

پھر قَالَ کے قاعدے سے ھَارٌ (گرنے والا) ہوگیا۔ کقوله تعالیٰ عَلٰی شَفَاء جُرُفٍ ھَارٍ

حواشی: برائے استاد:۔ قوله تعالی جُرُفٍ ھَارٍ وزنه فَعَلٌ قُصِرَ عن فاعِلٍ کَخَلَفٍ من خالفٍ و الفه لیس بالف فاعِلٍ (نسفی ص۱۴۶ ج۲)

باب سمع:

خَافَ یَخَافُ خَوْفاً فهو خَائِفٌ خِیْفَ یُخَافُ خَوْفاً فذاک مَخُوْفٌ الامر منه خَفْ والنهی عنه لَاتَخَفْ والظرف منه مَخَافٌ والاٰلة منه مِخْوَفٌ ومِخْوَفَةٌ مِخْوَافٌ افعل التفضیل المذکر منه اَخْوَفُ والمؤنث منه خُوْفٰی

نَالَ یَنَالُ نَیْلاً فهو نَائِلٌ ونِیْلَ یُنَالُ نَیْلاً فذاک مَنِیْلٌ الامر منه نَلْ والنهی عنه لَاتَنَلْ والظرف مَنَالٌ والاٰلة منه مِنْیَلٌ مِنْیَلَةٌ مِنْیَالٌ افعل التفضیل المذکر منه اَنْیَلُ والمؤنث منه نُوْلٰی

کرُم: طَالَ یَطُوْلُ طَوْلاً فهو طَوِیْلٌ الامر طُلْ والنهی عنه لَاتَطُلْ

افعال:

اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَةً فهو مُقِیْمٌ واُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَةً فذاک مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ والنهی عنه لَاتُقِمْ والظرف منه مُقَامٌ.

اَقِمْ تُقِیْمُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا اَقَامَ کا ہمزہ

واپس آ گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ی گر گئی اِقَامَۃً اِقْوَمَۃً تھا۔ یُقَالُ کے قاعدے کے سبب واؤ کا فتحہ قاف کا دے دیا پھر واؤ کو الف سے بدل دیا

اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَۃً فھو مُبِیْنٌ و اُبِیْنَ یُبَانُ اِبَانَۃً فذاک مُبَانٌ الامر منه اَبِنْ والنھی عنه لَاتُبِنْ و الظرف مُبَانٌ (تعلیل کرو)

تفعیل:

بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا فھو مُبَیِّنٌ و بُیِّنَ یُبَیَّنُ تَبْیِیْنًا فذاک مُبَیَّنٌ الامر منه بَیِّنْ والنھی عنه لَاتُبَیِّنْ و الظرف منه مُبَیَّنٌ

افتعال:

اِحْتَاطَ یَحْتَاطُ اِحْتِیَاطًا فھو مُحْتَاطٌ و اُحْتِیْطَ یُحْتَاطُ اِحْتِیَاطًا فذاک مُحْتَاطٌ الامر منه اِحْتَطْ و النھی عنه لَاتَحْتَطْ و الظرف منه مُحْتَاطٌ

اِحْتِیَاطًا اِحْتِوَاطًا تھا واؤ قِیَامًا کے قاعدے کی سبب یاء سے بدل گیا۔

اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا فھو مُخْتَارٌ و اُخْتِیْرَ یُخْتَارُ اِخْتِیَارًا فذاک مُخْتَارٌ الامر منه اِخْتَرْ و النھی عنه لَاتَخْتَرْ و الظرف منه مُخْتَارٌ

استفعال:

اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتِعَانَۃً فھو مُسْتَعِیْنٌ و اُسْتُعِیْنَ یُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَۃً فذاک مُسْتَعَانٌ الامرمنه اِسْتَعِنْ و النھی عنه لَاتَسْتَعِنْ و الظرف منه مُسْتَعَانٌ

اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ اِسْتِخَارَۃً فھو مُسْتَخِیْرٌ و اُسْتُخِیْرَ یُسْتَخَارُ اِسْتِخَارَۃً فذاک مُسْتَخَارٌ الامر منه اِسْتَخِرْ و النھی عنه لَاتَسْتَخِرْ و الظرف منه مُسْتَخَارٌ

برائے استاد: مہموز اور مثال کے مصادر پڑھانے کے لیے جو طریقہ لکھا ہے اس کو دیکھنا چاہیے اور اسی طرح اجوف کے مصادر کو پڑھایا جائے

مصادر

اَلْقَوْلُ وَالْقِیْلُ	کہنا، حکم دینا	اَلنَّیْلُ (س، ض)	مطلب پانا
اَلتَّقَوُّلُ	کسی پر جھوٹ گھڑنا	اَلنَّوْلُ وَالنَّوَالُ (س، ض)	عطیہ دینا
اَلتَّاوِیْلُ	اصلی مقصود کی طرف لوٹانا	اَلتَّنَاوُلُ	کسی کے ہاتھ سے لینا
اَلْبَیْعُ	خریدنا، بیچنا (ضد)	اَلْمُنَاوَلَةُ	ہاتھ دراز کر کے دینا
اَلْاِبْتِیَاعُ	خریدنا	اَلْقَوْمُ ۳ وَالْقِیَامُ (ن)	کھڑا ہونا، سیدھا اور درست ہونا، کسی جگہ ثابت ہونا
اَلتَّبَایُعُ اَلْمُبَایَعَةُ ۱	آپس میں سودا کرنا بیعت کرنا	اَلْاِقَامَةُ	نگرانی کرنا، قیمت والا ہونا، کھڑا کرنا، کسی جگہ مقیم
اَلتَّاْیِیْدُ	قوت دینا	اَلْاِسْتِقَامَةُ	سیدھا ہونا
اَلْاِجَاءَةُ	لے آنا	اَلتَّقْوِیْمُ	سیدھا کرنا، قیمت لگانا
اَلْخَوْفُ وَالْخِیْفَةُ	ڈرنا	اَلتَّقَوُّمُ	سیدھا ہونا، قیمت والا ہونا
اَلتَّخْوِیْفُ	ڈرانا	اَلْبَیْنُ اَلْبَیَانُ (ض)	جدا ہونا، ظاہر ہونا
اَلتَّخَوُّفُ	خوف ظاہر کرنا، آہستہ آہستہ کم کرنا		
اَلْکَوْدُ ۲	نزدیک ہونا	اَلْبَیْنُوْنَةُ (ض) ۴	جدا ہونا
اَلْاِسْتِبَانَةُ، اَلتَّبَیُّنُ	ظاہر ہونا، ظاہر کرنا	اَلْاِبَانَةُ	بیان کرنا عورت کا مطلقہ ہونا
اَلْجِوَارُ (ن)	پڑوسی بنانا، ظلم سے پناہ دینا، پڑوسی بننا، ظلم سے پناہ لینا	اَلتَّبْیِیْنُ اَلْخِیْرَةُ (ض)	بیان کرنا اچھا ہونا، فوقیت کرنا
اَلْجَوْرُ	راہ سے ہٹ کر ظلم کرنا	اَلْاِخْتِیَارُ	چننا، منتخب کرنا
اَلْاِجَارَةُ	پناہ دینا	اَلْاِسْتِخَارَةُ	خیر طلب کرنا

اَلْاِسْتِجَارَۃُ،اَلْمُجَاوَرَۃُ	پناہ لینا	اَلتَّخْیِیْرُ	خیر طلب کرنا
اَلتَّجَاوُرُ	ایک دوسرے کی قریب رہنا	اَلْعَوْنُ اَلْاِعَانَۃُ(ن) ے	مدد کرنا
اَلْجَوَازُ ۵	مباح ہونا، کرگزرنا	اَلتَّعَاوُنُ	ایک دوسرے کی مدد کرنا
اَلْاِجَازَۃُ اَلتَّجْوِیْزُ	مباح کرنا، اجازت دینا	اَلْاِسْتِعَانَۃُ	مدد طلب کرنا
اَلْمُجَاوَزَۃُ،اَلتَّجَاوُزُ	حد سے گزر کر نکلنا	اَلْقِیَادَۃُ	چوپائے کی رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا لشکر کا سردار ہونا
اَلتَّجَوُّزُ	درگذر کرنا (سزا سے گزر جانا)	اَلْعَوَرُ،اَلْاِعْوِرَارُ(ن)	کانا ہونا
اَلْجَوْبُ،اَلْاِجْتِیَابُ(ن)	چٹان چیرنا، گریبان چیرنا	اَلْاِعَارَۃُ ۸	عاریت لینا یا دینا
اَلْاِجَابَۃُ، اَلْاِسْتِجَابَۃُ ۶	سوال کا جواب دینا اور سوال قبول کرنا	اَلْاِسْتِعَارَۃُ	عاریت مانگنا

حواشی: ۱ المبایعۃ .البیعۃ عہدو پیان (منجد)

۲ الکود ۔نیز بسیارے او اہل علم واویست او سمع و بکسر کاف چنانکہ مشہور است وہمیں حق و اصل لغت است ونزد بیہقی وتابعانش کہ صاحب فصول اکبری وغیرہ باشد نہ تداخل است نہ شذوذ بلکہ باب ہماں سمع آری ضمہ کاف شاذ است (حاشیہ منشعب بحوالہ توریق)

۳ القوم و القیام۔ جو چیز کھڑی ہوتی ہے وہ سیدھی ہوتی ہے اور درست بھی اور کھڑی وہ ہوتی ہے جو گرے نہ تو وہ ثابت ہوتی ہے نگرانی کرنے والا کھڑا ہوتا ہے قیمۃ فِعْلَۃٌ بمعنی مفعول ہے وہ ثمن جس پر چیز کھڑی ہو جائے۔

۴ البینونت۔ بینونت والا ہونا صیر ورۃ ہے بیان کے مادے کے ساتوں مصدر لازم بھی ہیں اور متعدی بھی۔

۵ الجواز۔ جواز کے مفہوم میں کسی چیز پر سے گزرنا۔ وہاں سے نکلنا اور کسی کے چلنے کے لیے گزرگاہ بنا داخل ہے مباح کرنے اور اجازت دینے میں گزرگاہ بنانے کے معنی پائے جاتے ہیں۔

۶ الاجابۃ۔ سوال سے مقصود یا تو طلب مقال ہوتا ہے یا طلب منال پہلے کی اجابت جواب دینا ہے دوسرے کی اجابۃ سوال قبول کرنا ہے۔ ۷ ۔ الاعانۃ۔ العون الظہیر

۸ ۔الاعارۃ۔ عاریت صرف استعمال کے لئے آپس میں لینے دینے والی چیز (قاموس)

(۴) ناقص کے ابواب

ناقص چودہ بابوں سے آتا ہے:

۱. نَصَرَ :

دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً بلانا   اَلَا یَاْلُوْ اَلْوًا کوتاہی کرنا

۲. ضَرَبَ :

رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیاً پھینکنا   اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَاناً آنا ،

اَوٰی یَاْوِیْ اَیّاً پناہ لینا   نَوٰی یَنْوِیْ نِیَّۃً نیت کرنا ،

وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً بچانا

۳. سَمِعَ :

خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَۃً ڈرنا، رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَاناً راضی ہونا

اَسِیَ یَاْسٰی اَسًی غمگین ہونا، غَوِیَ یَغْوٰی غَیًّاوغِوَایَۃً گمراہ ہونا

حَیَّ یَحْیَا حَیَاۃً و حَیَوَاناً زندہ رہنا۔ قَوِیَ یَقْوٰی قُوَّۃً طاقت ور ہونا

۴. فَتَحَ :

نَھٰی یَنْھٰی نَھْیاً منع کرنا۔   اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً انکار کرنا۔

رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً دیکھنا

۵. کَرُمَ :

رَخُوَ یَرْخُوْا رِخْوَۃً نرم ہونا ، نَھُوَ یَنْھُوْ نُھْیَۃً عقل مند ہونا

۶. حَسِبَ :

وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً قریب ہونا

۷۔ افعال:

اَلْقٰی یُلْقِیْ اِلْقَاءً ڈالنا۔   اَعْلٰی یُعْلِیْ اَعْلَاءً بلند کرنا۔

اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءً پورا کرنا   اَرٰی یُرِیْ اِرَاءَۃً دیکھانا،

اٰتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً دینا ،   اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءً ٹھکانہ دینا۔

اَغْوٰی یُغْوِیْ اِغْوَاءً گمراہ کرنا۔ اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً زندہ کرنا

۸. تفعیل:

سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَةً نامزد کرنا، لَوّٰی یُلَوِّیْ تَلْوِیَةً موڑنا
قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَةً قوت دینا، حَیَّا یُحَیِّیْ تَحِیَّةً حیاک اللہ کہنا

۹. مفاعلة:

لَاقٰی یُلَاقِیْ مُلَاقَاةً ملاقات کرنا، وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاةً چھپانا
دَاوٰی یُدَاوِیْ مُدَاوَاةً دوا کرنا

۱۰. تفعُّل:

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا برتری ظاہر کرنا تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا آرزو کرنا
تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا دوستی کرنا تَقَوّٰی یَتَقَوّٰی تَقَوِّیًا طاقتور ہونا

۱۱. تفاعُل:

تَجَافٰی یَتَجَافٰی تَجَافِیًا دور رہنا۔ تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا شک کرنا۔
تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی تَوَاصِیًا ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔ تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی تَسَاوِیًا برابر ہونا۔

۱۲. اِفْتِعَال:

اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً پسند کرنا، برگزیدہ بنانا
اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءً برابر کرنا۔ اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءً چننا۔
اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً پرہیز کرنا۔ اِهْدٰی یَهْدِیْ اِهْدَآءً ہدایت پانا۔
اِزْدَرٰی یَزْدَرِیْ اِزْدِرَاءً کم اور حقیر سمجھنا. (اَلزَّرْیُ (ض) عیب لگانا)

۱۳. اِسْتِفْعَال:

اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً بلند ہونا۔ اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیْ اِسْتِیْفَاءً پورا پورا لینا۔
اِسْتَحْیَا یَسْتَحْیِیْ اِسْتِحْیَاءً زندہ رکھنا۔ حیا کرنا

۱۴. انفعال:

اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً مناسب ہونا اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً گوشہ میں بیٹھنا۔
(الزَّیُّ ایک گوشے پر کرنا)

ناقص کے پانچ قاعدے (ماخوذ از نوادرالاصول، رضی وجاربردی)

قاعدہ(۱)(یَدْعُوْ و یَرْمِیْ والا)

لام کلمے کا وضمے کے بعد اوری کسرے کے بعد ہو تو و اور ی دونوں کا ضمہ وکسرہ اس حالت میں ثقیل ہونے کے سبب گرجاتا ہے جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ، یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ .اوران کا فتحہ خفیف ہونے کی وجہ سے باقی رہتا ہے لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یرْمِیَ . دُعِیَ. جَاءَ الرَّامِیَ. رَأَیْتُ الرَّامِیَ مَرَرْتُ بِالرَّامِیُ. جَاءَ الدَّاعِیَ رَأَیْتُ الدَّاعِیَ مَرَرْتُ بِالدَّاعِیُ.

(قاعدہ نمبر ۱ کا تعلق واوَ یاء کی حرکت کی تبدیلی کے ساتھ ہے قاعدہ(۱) کے بعد والے قواعد کا تعلق واوَ یاء کی ذات کی تبدیلی ساتھ ہے۔)

تنبیہ: لام کلمے کے واوَیاء سے پہلے حرف کی کل چار حالتیں ہوسکتی ہیں(۱)فتحہ (۲) کسرہ(۳) ضمہ(۴)سکون

حالت نمبر ۱:

لام کلمہ کے واوَ، یاء سے پہلے فتحہ ہو اس میں وہی قال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے دَعَوَ سے دَعَا. رَمَیَ سے رَمٰی اَلْعُلَوُ سے اَلْعُلٰی (اَلْعُلٰی عُلْیَا کی جمع ہے) . اَلْھُدَیُ سے اَلْھُدٰی. اَلْمُلْقَیُ سے اَلْمُلْقٰی ومُلْقَاۃٌ العُلٰی علیا کی جمع ہے اور اَلْعُلٰی میں وَ قال والے قاعدے سے الف ہوگیا مگر الف کو ی کی شکل میں لکھا ہے

حالت نمبر ۲:

لام کلمہ کے وَ اور یَ سے پہلے کسرہ ہو تو اس کے لئے قاعدہ(۲) آرہا ہے۔

قاعدہ(۲): رَضِیَ ویرضیٰ والا

لام کلمے کے واو سے پہلے کسرہ ہو تو اس حالت میں واوَ تو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ۔ اَلدَّاعِوُ سے اَلدَّاعِیُ اور یاء بحال رہتی ہے جیسے .رُمِیَ

واوَ کو یاء سے بدلنے کی ایک صورت اور بھی ہے واوَ سے پہلے کسرہ تو نہ ہو مگر وہ صیغے میں اپنی

تیسری جگہ سے زائد جگہ پر چلا جائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو وہ بھی یاء سے بدل جاتا ہے جیسے یُرْضَوُ سے یُرْضَیُ اور پھر قَالَ کے قاعدے کے سبب یُرْضٰی۔

تنبیہ: واؤ کی چوتھی جگہ جانے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کلمے کے شروع میں مضارع کی علامت جیسے یُرْضٰی. جو کہ اصل میں اَرْضُو تھا

(۲) اسم مشتق کی زیادتی مثلاً اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَرْضٰی جو کہ اصل میں اَرْضَوُ تھا

(۳) مزید کی زیادتی جیسے سَمّٰی جو کہ اصل میں سَمَّوَ تھا۔

حالت نمبر۳: لام کلمہ کے واؤ سے پہلے ضمہ ہو تو اس کے لئے قاعدہ نمبر۳ آ رہا ہے۔

قاعدہ نمبر۳

واؤ سے پہلے ضمہ ہو تو اسم میں واؤ یاء سے اور ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے اَلتَّعَلُّوُ سے اَلتَّعَلِّیُ اَلْاَدْلُوُ سے اَلْاَدْلِیُ تو یرضی کے قاعدے سے سی ہو گیا پھر قاعدہ (۳) کے ذریعہ ضمہ کسرے سے بدل گیا۔

اور فعل میں بحال رہتا ہے جیسے رَخُوَ . یَدْعُوْ

یاء سے پہلے ضمہ ہو تو فعل میں یاء واؤ سے بدل جاتی ہے اور ضمہ بحال رہتا ہے جیسے نَهُیَ سے نَهُوَ اور اسم میں ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے یاء بحال رہتی ہے جیسے الاَظْبُیُ سے الاَظْبِیُ اور پھر یرمی والے قاعدہ نمبر ایک سے الاَظْبِیْ. اسی طرح اَلتَّمَنُّیُ سے اَلتَّمَنِّیُ پھر اس سے اَلتَّمَنِّیْ

اَلتَّعَلِّیْ والی صورت میں اگر آخری واؤ اور اس سے پہلے والے ضمہ کے درمیان واو مدہ آجائے تو واو مدہ فاصل نہیں ہوتا کیونکہ واو مدہ کی حقیقت ضمہ ہے جیسے جُثُوْوٌ سے جثِیٌّ (شرح الشافیہ)

تنبیہ:

اگر لام کلمے کی یاء کے بعد تنوین آجائے تو وہ یاء دو ساکن جمع ہونے کے سبب ہر جگہ حذف ہو جاتی ہے جیسے اَلرَّامِیُ سے رَامٍ ۔ الدَّاعِیُ سے دَاعٍ اور اَلْاَظْبِیُ سے اَظْبٍ۔ اَلْاَدْلِیُ سے اَدْلٍ۔ اَلتَّعَلِّیُ سے تَعَلٍّ۔

حالت نمبر۴:

لام کلمے کے واوَ۔یاء سے پہلا حرف ساکن ہوتو اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱)وہ ساکن واوَ اور یاء مدہ ہواور یادونوں حرف لین ہوں

(۲)وہ ساکن الف مدہ ہو (۳) وہ ساکن حرف صحیح ہو۔

صورت نمبر۱:

لام کلمے سے پہلے واوَ مدہ ہواور یا یاء مدہ ہو

یہ صورت ناقص واوی سے فعول اور مفعول والے کلمات میں پیش آتی ہے۔دونوں کی تفصیل یہ ہے کہ

فُعُوْلٌ

فُعُوْل جمع میں اَلتَّعَلِّیْ کے قاعدے سے ہمیشہ تعلیل لازم ہے جیسے جَاثٍ کی جمع فعول کے وزن پر جثُوْوٌ سے جُثِیٌّ ہے۔ضمہ کوکسرہ سےاور واوَ کو ی سے بدل دیا اسمیں تصحیح درست نہیں ہے جیسے جُثُوْوٌ کو جُثُوٌّ نہیں پڑھتے۔

فُعُوْلٌ مصدر میں تصحیح اور تعلیل دونوں درست ہیں جیسے عُتُوْوٌ سے عُتُوٌّ اور عُتِیٌّ و عِتِیٌّ

فُعُوْلٌ صفت میں تصحیح لازم ہے جیسے عَدُوْوٌ سے عَدُوٌّ اور عَفُوْوٌ سے عَفُوٌّ تعلیل درست نہیں ہے جیسے عَدُوْوٌ کو عَدِیٌّ نہیں بناتے ہیں۔خلاصہ یہ کہ فُعُوْلٌ جمع میں تعلیل لازم ہے اور فُعُوْلٌ صفت میں تصحیح لازم ہےاور فُعُوْلٌ تعلیل وتصحیح دونوں درست ہیں

مُفْعُوْلٌ

مُفْعُوْلٌ کےوزن والے کلمے کے آخر میں کبھی دو واوَ اور کبھی تین واوجمع ہو جاتے ہیں۔

جب اس کے آخر میں دو واوَ جمع ہوں ایک اسم مفعول کی زیادتی دوسرا لام کلمے کا واو تو پھر اگر اس کا واوَ ماضی میں عین کے کسرے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا ہوتو ماضی کی رعایت کی وجہ سے اسم مفعول میں بھی واوَ کو یاء سے بدل کر تصحیح کی طرح تعلیل بھی درست ہے۔جیسے رضی

کے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ سے مَرْضُوٌّ و مَرْضِيٌّ دونوں طرح درست ہے،

اگر ماضی میں عین کلمے پر نہ کسرہ ہو اور نہ ہی لام کلمے کے واو کو یاء سے بدلا ہو تو اسم مفعول میں صرف تصحیح لازم ہے۔ جیسے دَعَا کا اسم مفعول مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ آتا ہے اور یہ تصحیح ہے۔ اس میں تعلیل درست نہیں اس لئے اسم مفعول مَدْعِيٌّ نہیں آتا۔

جب تین واوٗ جمع ہوں تو دونوں صورتوں میں تعلیل لازم ہے تصحیح درست نہیں جیسا القُوَّۃُ کے ماضی قَوِیَ جو کہ اصل میں قَوِوَ تھا اس کا اسم مفعول مَقْوُوْوٌ سے مَقْوِیٌّ آتا ہے اور یہ تعلیل ہے۔ اس میں تصحیح درست نہیں ہے اس لیے اس کا اسم مفعول مَقْوُوٌّ نہیں آتا ہے۔

طریقہ تعلیل:

جُثِیٌّ یہ اصل میں جُثُوْوٌ تھا، اَلتَّعَلِّی کے قاعدے کے سبب آخری واوٗ کو یاء سے بدل دیا۔ جُثُوْیٌ ہوا پھر سیّد کے قاعدے سے پہلے واوٗ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کر دیا جُثِیٌّ ہوا۔ اور اس میں عین کلمے کی مناسبت سے فاء پر کسرہ بھی درست ہے جیسے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّھُمْ حَوْلَ جَھَنَّمَ جِثِیًّا اسی طرح دَلْوٌ کی جمع دُلِیٌّ ہے جو اصل میں دُلُوْوٌ تھا۔ دونوں کی جمع جُثِیٌّ دُلِیٌّ درست نہیں۔ اس لیے جاث کی جمع جُثُوٌّ اور دَلْوٌ کی جمع دُلُوٌّ نہیں آتی ہے۔

﴿چونکہ مفرد کے بہ نسبت جمع ثقیل ہے اس لیے آخری واوٗ اور اس سے قبل والے ضمہ کے درمیان واوٗ مدہ کو جمع میں فاصل نہیں قرار دیتے ہیں۔ اور اس کو التعلی کے قاعدے کے تحت داخل کر کے تعلیل کرتے ہیں جیسے جُثُوْوٌ سے جُثِیٌّ ہے اور مفرد میں فاصل قرار دیتے ہیں اس لئے اس میں التعلی کا قاعدہ جاری نہیں کرتے ہیں جیسے عَدُوْوٌ سے عَدُوٌّ ﴾

فُعُوْلٌ کے وزن والے مصدر کی تعلیل فُعُوْلٌ کے وزن والی جمع کی طرح ہے۔ جیسے عَتَا عُتُوًّا و عُتِیٌّ اور مِضِیٌّ کی طرح عِتِیٌّ بھی درست ہے جیسا کہ اجوف میں سید کے قاعدے میں

ناقص یائی سے فعول مصدر کے قاعدے میں تفصیل سے گزرا ہے۔ عین کلمے کے کسرے کی مناسبت سے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا اور اس میں تصحیح درست ہے جیسے وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا

تنبیہ:

ناقص یائی سے فعول اور مفعول کے اور ناقص واوی سے فعیل کے وزن والے کلمات کے آخر میں وّ اور یّ جمع ہو جاتے ہیں اس لیے ان میں سیـــــد کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے صَلُوْیٌ صِلِیٌّ مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ عَلِیْوٌ سے عَلِیٌّ

صورت نمبر ۲

لام کلمے کے واو، یاء سے پہلا ساکن الف مدہ ہو۔ اس کے لیے قاعدہ نمبر ۴ آرہا ہے

قاعدہ نمبر ۴ (دُعاءٌ والا)

واو اور یاء الف زائدہ کے بعد کلمے کے آخر میں ہوں تو دونوں ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ دُعَاوٌ سے دُعَآءٌ۔ رِیَایٌ سے رِیَاءٌ۔ لِقَایٌ سے اِلْقَاءٌ اور واو فِعَالہ کے الف کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے جیسے شَكَا يَشْكُوْ شِكَايَةً اور فَعَالة کے الف کے بعد اپنے حال پر رہتا ہے۔ جیسے شَقِيَ يَشْقَا شَقَاوَةً

صورت نمبر ۳:

لام کلمے کے واو اور یاء سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو اس صورت میں واو اور یاء صحیح کی طرح سالم رہتے ہیں اس لیے ایسے کلموں کو جاری مجریٰ صحیح کہتے ہیں جیسے دَلْوٌ ظَبْیٌ

قاعدہ نمبر۵ (فُعلیٰ والا)

فُعْلیٰ (بالضم) تین ہیں(۱)اسم خواہ جامد ہو یا مصدر(۲)صفت مشبہ (۳)اسم تفضیل ناقص یائی سے تینوں اصل کے موافق استعمال ہوتے ہیں جیسے قُضْیَا (فیصلہ کرنا بُشریٰ کی طرح مصدر ہے)عُمْیَا (حُبْلیٰ کی طرح صفت مشبہ ہے)رُمْیَا (اَرْمیٰ کا مونث ہے)

اور ناقص واوی سے اسم جامد اور صفت مشبہ اصل کے موافق واؤ سے آتے ہیں جیسے حُزْویٰ (ایک خاص مقام کا نام ہے)غُزْویٰ (قتال کرنے والی عورت)اور اسم تفضیل واؤ کے بجائے یاء سے مستعمل ہے جیسے دُنْیَا عُلْیَا لیکن قُصْوَیٰ عام قاعدے کے خلاف اصل پر آیا ہے۔

﴿کل مؤنث لا فعل التفضیل لامہ واو قیاسہ الیاء یجری مجری الاسماء ۱۲(رضی) ﴾

برائے استاد:

(۱) کسرے کے بعد فاء وعین کلمے کا واؤ ساکن ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِیْعَادٌ قِیْلَ اور متحرک سالم رہتا ہے جیسے عِوَضٌ ہاں اگر اس میں وہ شرط پائی جائے جو اجوف کے قاعدہ نمبر۹ میں ہے تو متحرک بھی یاء سے بدل جاتا ہے جیسے قِیَامٌ ' رِیَاضٌ ' اور لام کلمے کا واؤ ساکن ہو یا متحرک ہر حال میں یاء سے بدل جاتا ہے جیسے الدَّعِيْ تَسْمِوَةٌ سے تَسْمِيَةٌ

(۲) یاء سے پہلے ضمہ ہو تو تین جگہ وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ (۱) فعل میں جیسے نَهُيَ سے نَهُوَ (۲) فُعْلیٰ اسمی جیسے طُوبیٰ خواہ مصدر ہو یا اسم تفضیل کا مؤنث (۳)اس کے بعد آخری حروف ایک سے زیادہ ہوں جیسے مُيْقِنٌ سے مُوْقِنٌ

اور تین جگہ ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے۔(۱)یاء اسم کے بالکل اخیر میں ہو جیسے اَلْاَظْبِيْ (۲)اس کے بعد آخری حرف ایک ہو جیسے بِیْضٌ (۳) فُعْلیٰ صفتی میں یاء ہو جیسے ضِیْزیٰ .

فَعْلیٰ (بالفتح) دو ہیں(۱)مصدر(۲)صفت مشبہ ان دونوں میں لام کلمے کا واؤ اپنے حال پر رہتا ہے جیسے دَعْویٰ (دَعَا کا مصدر)اور شَهْویٰ (عَطْشیٰ کی طرح صفت مشبہ ہے)

یاء صفت میں اپنے حال پر رہتی ہے۔ جیسے صَدْیَا (پیاسی عورت صفت مشبہ ہے)اور اسم میں واؤ سے بدل جاتی ہے تَقْیَا سے تَقْویٰ (مصدر ہے)اور لام کلمے کی یاء اسم میں واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے وَقْیَا سے تَقْویٰ جو کہ اسم مصدر ہے اور اس میں فاء کلمے کا واؤ بھی عام قیاس کے

خلاف ت سے بدل گیا ہے اور فَتَیًا سے فَتوٰی۔ فِعْلٰی بالکسر کوئی نہیں آیا ہے۔

کلمے کے آخری الف کے لکھنے کا قاعدہ:

آخری الف دو طرح سے آتا ہے یا تیسری جگہ پر ہو یا تیسری سے زائد جگہ پر ہو۔

تیسری جگہ والے الف کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو دو موقعوں پر ہمیشہ یاء ہی کی شکل میں لکھتے ہیں۔

(۱) حرف میں جیسے حَتّٰی . عَلٰی

(۲) اسم کے تینوں وزنوں فَعَلٌ ،فِعَلٌ اور فُعَلٌ میں سے صرف دو وزن فِعَلٌ اور فُعَلٌ میں جیسے رِضًی اور ضُحًی

دو موقعوں پر یاء سے بدلے ہوئے الف کو یاء کی شکل میں اور واؤ سے بدلے ہوئے کو الف کی شکل میں لکھتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی جیسے رَمٰی اور دَعَا.

(۲) اسم کے مذکورہ تین وزنوں میں سے صرف فَعَلٌ میں جیسے اَذَیٌ سے اَذًی اور عَصَوٌ سے عَصًا۔ ہاں تماثل کے وقت الف کو ی کی بجائے الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے حَیِیَ حَیِیَۃٌ کی بجائے حَیَاۃٌ

تیسری سے زائد جگہ والے الف کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ یاء کی شکل میں لکھتے ہیں خواہ فعل میں ہو جیسے یَرضٰی اَلْقٰی اِلْقَاءً . اِسْتِعْلٰی . خواہ اسم میں ہو جیسے اَعْلٰی . اَلْمُصْطَفٰی. قَهْقَرٰی۔

ہاں اگر یاء کی شکل میں لکھنے سے تماثل فی الرسم کی صورت پیش آتی ہو تو پھر اس سے بچنے کے لیے الف کو یاء کی بجائے الف ہی میں لکھتے ہیں جیسے یَحْیٰی کی بجائے یَحْیَا۔ اَحْیٰی کی بجائے اَحْیَا اِحْیَاءً . حَیّٰی کی بجائے حَیَّا تَحِیَّۃً نہ کہ حَیَّ حَیَاۃً .دُنْیٰی کی بجائے دُنْیَا . اعلیٰ کا مؤنث عُلْیَا

خَطِیْئَۃٌ کی جمع مفاعل کے وزن پر خَطَایِئُ سے خطایا آتی ہے (دیکھو مہموز کا قاعدہ نمبر۴) اس کو خَطَایِی کی بجائے خطایا لکھتے ہیں۔ صَدْیَا فَعْلٰی کا وزن ہے تو فَعْلٰی کی طرح صَدْیٰی لکھنا چاہیئے تھا مگر تماثل کی وجہ سے صَدْیَا لکھتے ہیں۔

اسی طرح اَدْعِیٰ اور اَرْمٰی کا مؤنث فُعْلٰی کے مثل رُمْیٰی دُعْیٰی لکھنا چاہتے تھا مگر تماثل سے بچنے کے لیے دُعْیَا اور رُمْیَا لکھتے ہیں۔
سُقْیٰھَا (سورۃ الشمس) فُعْلٰی کے موافق سُقْیٰی ہے اس کی دوسری ی کو تماثل سے بچنے کیلئے بشکل الف سُقْیَاھَا لکھنا چاہئے تھا لیکن رسم عثمانی کی وجہ سے ایک یاء کو بشکل الف لکھنے کی بجائے خلاف قیاس کتابت سے گرادیا۔
اگر تماثل اسم علم میں پیش آئے تو پھر الف کو عام قاعدے کے موافق یاء ہی کی شکل میں لکھتے ہیں تماثل کی پروانہیں کرتے ہیں جیسے یَحْیٰی

ناقص کی تعلیل اور گردانیں

ناقص کی تعلیل اور گردانوں کو عین کے فتحہ، ضمہ، کسرہ کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے۔

عین کے فتحہ والی ماضی اور مضارع کے صیغوں کو بنانے اور تعلیل کا طریقہ

عین کے فتحہ والی ماضی کے پہلے صیغے میں لام کلمہ کے واؤ اور یاء قَالَ کے قاعدے کے سبب الف سے بدل جاتے ہیں پھر یہ بدلہ ہوا الف پہلے صیغے میں تو باقی رہتا ہے اور فَعَلُوْا اور فَعَلَتْ میں حقیقی فَعَلَتَا میں حکمی اجتماع ساکنین کے سبب حذف ہوجاتا ہے اور اس سے پہلا فتحہ بحال رہتا ہے جیسے دَعَا سے دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا رَمٰی سے رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا پس دَعَوْا دَعَا سے بنا ہے اس کے ساتھ جمع کا واؤ آیا تو الف اجتماع ساکنین کے سبب گر گیا اسی طرح وَقٰی سے وَقَوْا سَمّٰی سے سَمَّوْا باقی دس صیغے اصل کے موافق آتے ہیں یعنی الف کی جگہ مجرد میں تو واوی میں واؤ اور یائی میں یاء آجاتی ہے اور مزید سے واوی اور یائی دونوں میں صرف یاء آجاتی ہے اور ماقبل کا فتحہ بحال رہتا ہے جیسے دَعَا سے دَعَوَا دَعَوْنَ (آخر تک) رَمٰی سے رَمَیَا رَمَیْنَ آخر تک سَمّٰی سے سَمَّیَا سَمَّیْنَ آخر تک اگر یہ الف تیسری سے زائد جگہ ہو جو مضارع اور مزید میں آتا ہے وہ چار موقعوں میں گر جاتا ہے اور اس سے پہلے حرف کا فتحہ باقی رہتا ہے۔
(۱) فعل اور اسم دونوں میں جمع کے واؤ سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ، یُرْمٰی سے یُرْمَوْنَ تُرْمَوْنَ اَرْمٰی سے اَرْمَوْنَ اَلْمُصْطَفٰی سے اَلْمُصْطَفَوْنَ.

۲۔واحد مونث حاضر کی یاء سے پہلے جیسے تُدْعٰی سے تُدْعَیْنَ، تُرْمٰی سے تُرْمَیْنَ ۔
۳۔جازم کے آنے سے جیسے لَمْ تُدْعَ لَمْ تُرْمَ.
۴۔تنوین سے پہلے المصطفٰی سے مصطفًی، الھُدٰی سے ھُدًی

الف تین موقعوں پر اپنے اصل قریب یاء کی طرف منتقل ہو جاتا ہے

(۱)۔تثنیہ کے الف سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَیَانِ، اُدْعٰی سے اُدْعَیَانِ اور یُرْمٰی سے یُرْمَیَانِ، یُلْقٰی سے یُلْقَیَانِ، المصطفٰی سے المصطفیان۔
(۲)نون تاکید سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے لَیُدْعَیَنَّ۔
(۳)نون جمع سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَیْنَ.

اس الف کے حذف ہونے کے بعد والی حالت میں واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر دونوں ظاہری شکل میں یکساں ہو جاتے ہیں پس واحد مونث حاضر بھی تُدْعَیْنَ ہے ۔
اس میں یاء واحد مؤنث حاضر کی ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور جمع مؤنث حاضر بھی تُدْعَیْنَ ہے اس میں یاء لام کلمہ ہے اور نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے۔
ناقص سے عین کے فتحہ والے ہر ایک مضارع میں مجرد ہو یا مزید یہی حکم جاری ہے

ناقص سے عین کے ضمہ اور کسرہ والی ماضی اور مضارع

ناقص سے عین کے ضمہ اور کسرہ والے ماضی اور مضارع میں واؤ اور یاء کے حذف کی چار صورتیں ہیں۔
۱۔فعل اور اسم کے لام کلمے کا واؤ اور یاء جمع کے واؤ کے آنے سے حذف ہو جاتے ہیں پھر عین کلمے پر ضمہ ہو تو باقی رہتا ہے جیسے یَدْعُوْا سے یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ اور اگر کسرہ ہو تو ضمہ سے بدل جاتا ہے جیسے دُعِیَ سے دُعُوْا ، یَرْمِیْ یَرْمُوْنَ تَرْمُوْنَ اَلدَّاعِیْ سے اَلدَّاعُوْنَ ، اَلْمُلْقِیْ سے اَلْمُلْقُوْنَ۔
۲۔فعل کے واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں لام کلمے کا واؤ اور یاء واحد مؤنث حاضر کی یاء کے

آنے سے حذف ہو جاتے ہیں۔ پھر عین کلمے پر کسرہ ہو تو باقی رہتا ہے جیسے تَرْمِیُ سے
تَرْمِیْنَ اور اگر اس پر ضمہ ہو تو وہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے تَدْعُوْ سے تَدْعِیْنَ۔
۳۔ جازم کے آنے سے جیسے یَدْعُوْا سے لَمْ یَدْعُ یَرْمِیُ سے لَمْ یَرْمِ
۴۔ تنوین سے پہلے جیسے اَلدَّاعِیُ سے دَاعٍ

تعلیل کرنے کا طریقہ:

تعلیل کا اصول یہ ہے کہ گردان کے چودہ صیغے میں سے پہلے صیغے کا تو اصل نکالتے ہیں جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا واو کلمے کے آخر میں کسرے کے بعد آنے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا دُعِیَ ہوگیا۔

پھر بقیہ صیغوں میں سے ہر صیغہ پہلے صیغے سے بناتے ہیں وہ اس طرح کہ جو صیغہ بنانا ہو تو اس کے آخر میں فاعل والی ضمیر کو پہلے صیغے کے آخر میں لے آؤ پھر اس سے جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اس کو بیان کر دو جیسے یوں کہو کہ دُعُوْا دُعِیَ سے بنا ہے اس طرح کہ دُعِیَ کے آخر میں جمع کا واؤ آنے سے لام کلمے کی یاء حذف ہوگئی عین کلمے کا کسرہ ضمہ سے بدل گیا۔

یہ تعلیل ناقص سے عین کے کسرے اور اس کے ضمے والے ہر ایک ماضی اور مضارع میں جاری ہے۔

دو موقعوں میں واؤ اور یاء اپنے حال پر رہتے ہیں (۱) تثنیہ کا الف (۲) جمع کا نون کیونکہ یہ دونوں کلمے کو اپنی اصل کی طرف لے جاتے ہیں۔

۱۔ تثنیہ کے الف سے پہلے جیسے یَدْعُوْ سے یَدْعُوَانِ ،یَرْمِیُ سے یَرْمِیَانِ دَاعٍ سے دَاعِیَانِ.

۲. جمع مؤنث کے نون سے پہلے جیسے یَدْعُوْا سے یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ

فائدہ: یَدْعُوْنَ دو صیغے ہیں۔

۱۔ جمع مذکر غائب اس میں واؤ ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور وزن یَفْعُوْنَ ہے

۲۔ جمع مؤنث غائب اس میں واؤ لام کلمہ ہے نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور وزن یَفْعُلْنَ ہے

اسی طرح تَرْمِیْنَ بھی دو صیغے ہیں۔

۱۔ واحد مؤنث حاضر اس میں یاء واحد مؤنث کی ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور وزن تَـفْعِيْنَ ہے۔

۲۔ جمع مؤنث حاضر اس میں یؔ لام کلمہ ہے اور نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور وزن تَفْعِلْنَ ہے۔
معتبر علماء کے بیان کی رو سے کلمے کے آخری یؔ کا حذف وصل اور وقف دونوں حالتوں میں جازم کے بغیر بھی درست ہے جیسے نَبْغِیْ سے نَبْغِ . فَاتَّقُوْنِ.

اجتماع ساکنین کا حکم

اجتماع ساکنین دو قسم پر ہے (۱) علی حدّہ (۲) علی غیر حدّہ

اجتماع ساکنین علی حدّہ:

دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تین باتیں مجتمع ہوں۔

(۱) پہلا مدہ ہو (۲) دوسرا مشدد ہو

(۳) دونوں کا کلمہ ایک ہو تو اس کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔ یعنی اپنی حد پر ہے اس کو دور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے ضَآلِّیْنَ. پہلا ساکن الف مدہ ہے دوسرا لام مشدد اور دونوں ایک کلمہ میں ہیں۔ اور اسی طرح اَتُحَآجُّوْنِّیْ میں پہلا ساکن واو مدہ اور دوسرا ساکن نون مشدد ہے اور دونوں ایک کلمے میں ہیں۔

اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ:

جس اجتماع میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی نہ ہو وہ علی غیر حدہ ہے۔ اس لیے اس کو دور کرنا ضروری ہے۔

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کے دور کرنے کا طریقہ:

(۱) اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو وہ گر جاتا ہے جیسے اٰتُوْا سے اٰتُوالزَّکٰوۃَ، یَخْشَی اللّٰہَ یُرْبِی الصَّدَقَاتِ، دو کلمے ہیں۔

نون ثقیلہ حکماً جداکلمہ ہوتا ہے جیسے تَدْعُوْنَ سے لَتَدْعُنَّ. تَدْعِیْنَ سے لَتَدْعِنَّ

(۲) اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو تو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ والے عام قانون کے مطابق اس کو کسرہ دیتے ہیں۔جیسے قَالَتِ امْرَاَةٌ . لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ . لَوِاسْتَطَاعُوْا . صَاحِبَیِ السِّجْنِ . تَرَیْنَ سے اِمَّاتَرَیِنَّ. تُدْعَیْنَ سے لَتُدْعَیِنَّ

(۳) اگر پہلا ساکن جو کہ مدہ نہیں ہے وہ واو جمع یا میم جمع ہو تو اس کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے اٰتَوْا سے اٰتَوُا الزَّکوٰةَ . تَدْعُوْنَ سے لَتَدْعُوْنَّ . تُرْمَوْنَ سے لَتُرْمَوُنَّ اور جیسے هُمْ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ . کُمْ سے یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَةَ .

پس اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی تین صورتیں ہیں۔(۱) پہلا ساکن مدہ ہو (۲) پہلا ساکن غیر مدہ ہو (۳) پہلا ساکن جو غیر مدہ ہے وہ واو جمع ہو یا میم جمع ہو۔

ناقص واوی سے عین کے فتحہ والی ماضی

ناقص واوی سے عین کے فتح والی ہر ماضی خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا صحیح ہو یا معتل ہر ایک کی گردان کرنے اور اس کی تعلیل کرنے کے لیے ایک ہی اصول ہے جو اوپر بیان ہوا ہے اسی کے مطابق گردانیں آرہی ہیں

ماضی مفتوح العین کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	دَعَا	دَعَتْ	دَعَوْتَ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُ
تثنیہ	دَعَوَا	دَعَتَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمَا	
جمع	دَعَوْا	دَعَوْنَ	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْنَا

ناقص یائی سے عین کے فتحے والی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رَمٰی	رَمَتْ	رَمَیْتَ	رَمَیْتِ	رَمَیْتُ
تثنیہ	رَمَیَا	رَمَتَا	رَمَیْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
جمع	رَمَوْا	رَمَیْنَ	رَمَیْتُمْ	رَمَیْتُنَّ	رَمَیْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مفتوح العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے الکوتاہی کی اس ایک مردنے۔ اَتٰی، اَلْقٰی، سَمّٰی، لَاقٰی، تَعَلّٰی، تَجَافٰی، اِجْتَبٰی، اِسْتَعْلٰی، اِنْبَغٰی

ناقص سے عین کے کسرے والی ماضی معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رُضِیَ	رُضِیَتْ	رُضِیْتَ	رُضِیْتِ	رُضِیْتُ
تثنیہ	رُضِیَا	رُضِیَتَا	رُضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	
جمع	رُضُوْا	رُضِیْنَ	رُضِیْتُمْ.	رُضِیْتُنَّ	رُضِیْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مکسور العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے خَشِیَ ۔ اَسِیَ. غَوِیَ. قَوِیَ. وَلِیَ

ناقص سے عین کے ضمے والی ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رَخُوَ	رَخُوَتْ	رَخُوْتَ	رَخُوْتِ	رَخُوْتُ
تثنیہ	رَخُوَا	رَخُوَتَا	رَخُوْتُمَا	رَخُوْتُمَا	
جمع	رَخُوْا	رَخُوْنَ	رَخُوْتُمْ	رَخُوْتُنَّ	رَخُوْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مضموم العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے نَھُوَ

ناقص سے عین کے ضمے والا مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعِیْنَ	اَدْعُوْ
تثنیہ	یَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	
جمع	یَدْعُوْنَ	یَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	نَدْعُوْا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مضموم العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے یَاْلُوْ، یَرْخُوْا، یَنْھُوْ

ناقص سے عین کے کسرے والا مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَرْمِیْ	تَرْمِیْ	تَرْمِیْ	تَرْمِیْنَ	اَرْمِیْ
تثنیہ	یَرْمِیَانِ	تَرْمِیَانِ	تَرْمِیَانِ	تَرْمِیَانِ	
جمع	یَرْمُوْنَ	یَرْمِیْنَ	تَرْمُوْنَ	تَرْمِیْنَ	نَرْمِیْ

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مکسور العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے یَاْتِیْ، یَاْوِیْ، یَنْوِیْ، یَقِیْ، یَلِیْ، یُلْقِیْ، یُسَمِّیْ، یُلَاقِیْ، یَجْتَبِیْ، یَسْتَعْلِیْ، یَنْبَغِیْ

ناقص سے عین کے فتحے والا مضارع معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَرْضٰی	تَرْضٰی	تَرْضٰی	تَرْضَیْنَ	اَرْضٰی
تثنیہ	یَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیَانِ	
جمع	یَرْضَوْنَ	یَرْضَیْنَ	تَرْضَوْنَ	تَرْضَیْنَ	نَرْضٰی

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مفتوح العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے

یُوْتیٰ، یُوْوٰی، یُنْوٰی، یُقٰی، یُلٰی، یُلْقٰی، یُسَمّٰی، یُلاقٰی، یُتَعَلّٰی، یُتَجافٰی، یُجْتَبٰی، یُسْتَعْلٰی، یُنْبَغٰی

ناقص سے عین کے فتحے والا مضارع مجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعَیْنَ	اُدْعٰی
تثنیہ	یُدعَیَان	تُدعَیَان	تُدعَیَان	تُدعَیَان	
جمع	یُدْعَوْنَ	یُدْعَیْنَ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَیْنَ	نُدْعٰی

صرف صغیر

باب نصر:

دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً وَدُعَاءً فھوا دَاعٍ وَدُعِیَ یُدْعٰی دَعْوَۃً وَّدُعَاءً فذالک مَدْعُوٌّ

مَا دَعَا مَا دُعِیَ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ لَا یَدْعُوْ لَا یُدْعٰی لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یُّدْعٰی

لَیَدْعُوَنَّ لَیُدْعَیَنَّ لَیَدْعُوَنْ لَیُدْعَیَنْ

الامر منه اُدْعُ لِتُدْعَ لِیَدْعُ لِیُدْعَ. اُدْعُوَنَّ لِتُدْعَیَنَّ لِیَدْعُوَنَّ لِیُدْعَیَنَّ اُدْعُوَنْ لَتُدْعَیَنْ لِیَدْعُوَنْ لِیُدْعَیَنْ

والنھی عنه لَا تَدْعُ لَاتُدْعَ لَا یَدْعُ لَا یُدْعَ لَا تَدْعُوَنَّ لَا تُدْعَیَنَّ لَا یَدْعُوَنَّ لَا یُدْعَیَنَّ لَا تَدْعُوَنْ لَا تُدْعَیَنْ لَا یَدْعُوَنْ لَا یُدْعَیَنْ

والظرف منه مَدْعًی مَدْعَیَانِ مَدَاعٍ

والالة منه مِدْعًی مِدْعَیَانِ مَدَاعٍ مِدْعَاۃٌ مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ مِدْعَاءٌ مِدْعَاءَانِ مَدَاعِیُ

الفعل التفضیل المذکر منه اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَدْعُوْنَ اَدَاعٍ

والمؤنث منه دُعْیَا دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ وَدُعًی

تعلیلات:

مدعوٌّ مدعُوْوٌ تھا پہلے و کا دوسرے میں ادغام ہوگیا اور التَّعلِّی کے قاعدے سے مَدْعِیٌّ جائز نہیں ہے

لم یَدْعُ یدْعُوْ سے بنا ہے لم جازم کے آنے سے و گر گیا

لَیُدْعَیَنَّ یُدعٰی سے بنا ہے نون ثقیلہ کے آنے سے لام کلمے پر فتحہ آگیا اور چونکہ لام کلمہ الف ہے اس پر حرکت نہیں آسکتی اس لئے الف اپنے اصل یعنی ی کی طرف منتقل ہوگیا

اُدْعُ تدعُوْ سے بنا ہے اس طرح کہ مضارع کی علامت حذف کر کے اس کی جگہ ضمے والا ہمزہ وصلی لے آئے اور جزم کے سبب آخری و حذف ہوگیا۔

لِتُدْعَ لیدعُ لا تَدْعُ لا تُدعَ میں بھی یہی تعلیل جاری ہے

مَدْعًی کی تعلیل:

مَدْعًی اصل میں مَدْعَوٌ تھا و یرضٰی کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا پھر قَالَ کے قاعدے سے الف ہوگیا اور تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف ہوگیا۔ اس کی جمع مَدَاعٍ ہے۔

مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِیٌ تھا پھر یَرضٰی کے قاعدے سے مَدَاعی ہوگیا پھر اجتماع ساکنین کو دور کرنے کے لئے ی کو گرادیا مَدَاعٍ ہوگیا۔

مَدَاعٍ کی تعلیل اور اس کا منصرف ہونا:

مَدَاعٍ میں تعلیل اور منع صرف دونوں چیزیں جمع ہو رہی تھیں چونکہ تعلیل میں تخفیف زیادہ ہے اس لئے وہ مقدم تھی اس بنا پر اس میں تعلیل جاری کردی تو مَدَاعٍ ہوگیا اب مَدَاعٍ تعلیل سے قبل اور بعد منصرف ہی رہا پہلے اس لئے کہ وہ ابھی کلمہ تام نہیں ہوا تھا اور تنوین کلمہ تام ہونے کے بعد آتی ہے جو کہ کلمہ تام ہونے کی نشانی ہے اس بناء پر تعلیل جاری کرنی تھی اور تعلیل کے بعد اس لئے کہ وزن مَفَاعِلُ نہ رہنے کی بنا پر منع صرف کی وجہ باقی نہیں رہی۔

مِـدْعَـاۃٌ مِدْعَوَ ۃٌ تھا ’’و‘‘ یرضٰی کے قاعدے کے سبب ی ہو گیا پھر قال کے قاعدے سے الف سے بدل گیا

مِدْعَاءٌ مِدْعَاوٌ تھا ’’و‘‘ دُعَاءٌ کے قاعدے کے سبب ہمزہ سے بدل گیا یہ ہمزہ اصلی ہے اور تانیث کی علامت نہیں ہے اس لیے اس کا تثنیہ کِسَوَانِ اور کسَـاءَ انِ کی طرح مِدْعَاوَانِ ومِدْعَاءِ ان آتا ہے

مَـدَاعِیُّ مداعیُوُ تھا ’’و‘‘ یرضٰی کے قاعدے کے سبب ’’ی‘‘ ہوا پھر پہلے ’’ی‘‘ کا دوسری میں ادغام ہوا اَدْعَوْنَ اَدْعٰی سے بنا ہے جمع کے ’’و‘‘ کے آنے سے الف حذف ہو گیا

دُعْیا اصل میں دُعوٰی تھا عُلْیا کے قاعدے کے سبب ’’و‘‘ ’’ی‘‘ سے بدل گیا۔

اور دُعًـی اصل میں دُعِوٌ تھا و قـال کے قاعدے کا سبب الف سے بدل گیا پھر تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین ہونے کے وجہ سے گر گیا دُعًی ہو گیا۔

(۲). الا یـألـو اَلْـوًا فھـو الٍ و اُلِـیَ یُؤْلٰی اَلْوًا فذاک ماُ لُوٌّ الا مر منه اُوْلُ والنھی عنه لا تَأْلُ

باب ضرب:

(۱)رَمٰـی یـرمِی رَمْیًا فھو رامٍ ورُمِیَ یُرم رَمْیًا فذاک مِرمِیٌّ الامر منه اِرْمِ والـنـھـی عـنـه لا تـرمِ والـظرف منه مَرْمًی والا لة منه مِرْمًی مِرْماۃٌ مِرْماءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْمٰی والمؤنث منه رُمْیَا.

فائدہ:۔ جس اسم کے آخر سے الف یا ’’ی‘‘ تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو اس اسم پر جب الف لام آجائے یا وہ مضاف ہو جائے تو الف اور ’’ی‘‘ واپس آجاتے ہیں جیسے مَـدْعًـی سے اَلْمَدْعٰی مَدْعَیکُمْ .مَرْمًی المَرْمیٰ مَرْمَیکم دَاعٍ الدَّاعِیْ دَاعِیْکُمْ

مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا سَیِّدٌ کے قاعدے کے سبب مَرْمِیٌّ ہوگیا۔

(۲). اَتٰی یاتی اتیانا فھو اٰتٍ واُتِیَ یُؤتٰی اِتْیانا فذاک مَاتِّی الامر منه اِیْتِ والنھی عنه لا تأتِ والظرف منه ماْتًی والاٰلة منه مِئْتًی مِئْتَاۃٌ مِئْتَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اٰتٰی والمؤنث اُتیَا

مَاتًی مَاْتَیٌ تھا اور مِئْتَاۃٌ مِئْتَیَةٌ اور مِئْتَاءٌ مِئْتَایٌ تھے۔

(۳). اَوٰی یَاْوِیْ اَیًّا فھو اٰوٍ و اُوِیَ یُؤْوٰی اَیًّا فذاک مَاْوِیٌّ الامر منه اِیْوِ والنھی عنه لا تأوِ

اَیًّا اَوْیًا تھا سید کے قاعدے سے اَیا ہوگیا۔

(۴).نوٰی ینوِیْ نِیَّةً فھو ناوٍ ونُوِیَ یُنوٰی نِیَّةً فذاک منوِیٌّ الامر منه اِنوِ والنھی عنه لا تَنوِ.

نِیَّةٌ فِعْلَةٌ کے وزن پر نِوْیَةٌ تھا سَیِّدٌ کے قاعدے سے نِیَّةٌ ہوگیا۔

(۵).وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً فھو وَاقٍ ووُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَةً فذاک مَوْقِیٌّ الامر منه قِ والنھی عنه لا تَقِ والظرف منه مَوْقًی والاٰلة منه مِیْقًی مِیْقَاۃٌ مِیْقَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَوْقٰی والمؤنث منه وُقْیَا

یَقِیُ یَوْقِیُ تھا یَعِدُ کے قاعدے کے سبب وٓ گرگیا اور ی کا ضمہ یرمی کے قاعدے سے گرگیا قِ تَقِیُ سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت گرادی اور آخر میں سے جزم کے سبب یٓ گرگئی قِ ہوگیا۔

مِیْقًی مِوْقَیٌ تھا۔ میعادٌ کے قاعدے کے سبب و ی سے بدل گیا اور قال کے قاعدے کی بناء پر ی الف ہوگئی۔ پھر الف اجتماع ساکنین کے وجہ سے گرگیا مِیْقًی ہوگیا۔

باب سَمِعَ:۔

(۱) رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَانًا فھو رَاضٍ ورُضِیَ یُرْضٰی رِضْوَانًا فذاک مَرْضِیٌّ الامر منه اِرْضَ والنھی عنه لا تَرْضَ والظرف منه مِرْضًی والالة منه مَرْضًی مَرْضَاۃٌ مَرْضَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْضٰی والمؤنث رُضْیَا.

رَضِیَ رَضِوَ تھا ؔو دُعِیَ کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا۔

(۲). اَسِیَ یاسٰی اَسًی فھو اٰسٍ الامر منه اِیْسَ والنھی عنه لا تأسَ

(۳). غَوِیَ یغوٰی غیاً فھو غاوٍ وغُوِیَ یُغوٰی غیاً فذاک مغوِیٌّ الامر منه اِغْوَ والنھی عنه لا تَغْوَ.

غَیٌّ (فَعْلٌ) غَوْیٌ تھا پھر سَیِّدٌ کے قاعدے سے غَیٌّ ہوگیا۔

(۴)۔حیِیَ و حَیَّ یحیَا حیاۃًفھو حیٌّ الامر منه اِحْیَ والنھی عنه لا تَحْیَ

فائدہ:۔

حَیِیَ میں دووجوہ ہیں:۔(۱) اظہار چونکہ دوسری ی کی حرکت لازم نہیں ہے چنانچہ مضارع میں یَحْیَا ہوجاتا ہے اس لئے ادغام واجب نہیں (۲) اجتماع مثلین کے سبب ادغام

اِفعال اور استفعال کی ماضی مجہول اُحْیِیَ و اُسْتُحْیِیَ میں بھی یہی دووجوہ ہیں

(نسلی، جاربردی نے ادغام کوکثیر کہا ہے)

(۵). قوِیَ یَقْوٰی قُوَّۃً فھو قوِیٌّ الامر منه اِقْوَ والنھی عنه لا تَقْوَ.

قوِیَ قَوِوَ تھا دُعِیَ کے قاعدے کے سبب ؔو ی ہوگیا۔قُوَّۃٌ فُعلَۃٌ کا وزن ہے اصل میں قُوْوَۃٌ تھا۔ قَوِیٌّ فعیلٌ کا وزن ہے اصل میں قَوِیْوٌ تھا سَیِّدٌ کے قاعدے سے قَوِیٌّ ہوگیا۔

باب فتح:

(۱)نَهٰی یَنْهٰی نهیاً فهو ناہٍ ونُهِیَ یُنهٰی نهیا فذاک مَنْهِیٌّ الامر منه اِنْهَ والنهی عنه لا تَنْهَ

(۲). اَبٰی یَاْبٰی اِباءً فهو اٰبٍ واُبِیَ یُؤبٰی اِباءً فذاک مأبیٌّ الامر منه اِیْبَ والنهی عنه لا تَاْبَ.

اِیْبَ تَاْبٰی سے بنا ہے شروع سے مضارع کی علامت گرا کر اس کی جگہ کسرے والا ہمزۂ وصلی لے آئے اور آخر سے جزم کے سبب الف کو گرا دیا اِئْبَ ہو گیا پھر ایمان کے قاعدے کے سبب ہمزہ کو ی سے بدل دیا۔

(۳). رَاٰی یَرٰی رُؤیَةً فهو راءٍ ورُئِیَ یُرٰی رُؤیَةً فذاک مَرْئِیٌّ الامر منه رَ والنهی عنه لا تَرَ والظرف منه مَرْئًی والا لة منه مِرْاٰی مَرْءَ اةٌ مِرْءَ اءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْاٰی والمؤنث منه رُؤیا. یرٰی یَرْءَیُ تھا۔

یَسْئَلُ کے قاعدے کے سبب ہمزہ کا فتحہ را کو دیا اور ہمزہ کو گرا دیا۔ رَ تَرٰی سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت تاء کو گرا دیا اور آخر میں جزم کے سبب الف حذف ہو گیا۔

مَرْءَ اةٌ مِرْ اَیَةٌ اور مَرْ ءَ اءٌ مَرْءَ ایٌ تھا۔

باب کرم:

(۱)رَخُوَ یرْخُوُ رِخْوَةٌ فهو راخٍ الامر نه اُرْخُ والنهی عنه لا تَرْخُ

(۲). نهُوَ ینهو نُهیَةً فهو نَهِیٌّ الامر منه اُنْهُ والنهی عنه لا تَنْهُ نَهِیٌّ نَهِیْیٌ تھا۔

باب حَسِب:

وَلِیَ یَلِیْ وِلایَۃً فھو والٍ وَوُلِیَ یُوْلیٰ وِلایَۃً فذاک مَوْلِیٌّ الامر منہ لِ والنھی عنہ لا تَلِ

مَوْلِیٌّ مَوْلِوْیٌ تھا۔

باب افعال

(۱) اَلْقٰی یُلْقِیْ اِلْقاءً فھو مُلْقٍ واُلْقِیَ یُلْقٰی اِلقاءً فذاک مُلْقًی الامر منہ اَلْقِ والنھی عنہ لا تُلْقِ والظرف منہ مُلْقًی.

اَلْقِ تُلْقِیْ سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرا دیا اور ہمزہ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر سے ی گر گئی۔

(۲). اَعْلٰی یُعلِیْ اِعْلاءً فھو مُعْلٍ واُعْلِیَ یُعْلیٰ اِعْلاءً فذاک معلًی الامر منہ اَعْلِ والنھی لا تُعْلِ والظرف منہ مَعْلًی.

(۳). اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیفاءً فھو موفٍ واُوفِیَ یُوْفیٰ اِیْفاءً فذاک مُوْفًی الامر منہ اَوْفِ والنھی عنہ لا تُوْفِ والظرف منہ مُوْفًی

(۴). اریٰ یُرِیْ اِرَاءَ ۃً فھو مُرٍ واُرِیَ یُریٰ اِرَا ءَ ۃً فذاک مُرًی الامر منہ اَرِ والنھی عنہ لا تُرِ .

اَریٰ ارْئَیَ تھا یسئَلُ کے قاعدے سے سبب ہمزہ کی حرکت رَ کو دے کر ہمزہ کو وجوبًا گرا دیا اَرَیَ ہو گیا پھر قال کے قاعدے سے ی کو الف سے بدل دیا۔

(اِرَاءَ ۃً اِرْاٰیٌ تھا اِلْقاءٌ کے قاعدے سے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا اِرْاٰءٌ ہو گیا پھر یَسَلُ کے قاعدے سے ہمزہ کا فتحہ راء کو دے کر ہمزہ کو گرا دیا اِرَاءٌ ہو گیا پھر ہمزہ محذوف کے عوض آخر میں ۃ زیادہ کر دی اِرَاءَ ۃٌ ہو گیا۔)

یُرِیْ یُرْءِ یُ تھا یَسْئَلُ کے قاعدے کے سبب ہمزہ کا کسرہ رَ کو دے کر ہمزہ کو وجوبًا گرا دیا پھر یَرْمِیُ کے قاعدے سے یٔ ساکن ہو گئی۔ یُرِیُ ہو گیا۔

مُرٍ مُرْءِ یٌ تھا یسئل کے قاعدے کے سبب ہمزہ گر گیا مُرِیٌ ہو گیا پھر رامٍ کے قاعدے سے یٔ گر گئی

اَرِ جوکہ امر ہے تُرِی سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرادیا پھر فتحے والا ہمزہ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر میں سے ی گر گئی۔

لا تُرِ جوکہ نہی ہے تُرِیْ سے بنا ہے اس طرح کہ شروع میں لائے نہی لے آئے اور جزم کے سبب آخر میں سے ی حذف ہوگئی

(۵). اٰتٰی یُؤْتِی اِیْتَاءً فهو مُؤتٍ و اُوْتِیَ یُؤتٰی اِیْتَاءً فذاک مُؤتًی الامر منه اٰتِ والنهی عنه لا تُؤْتِ والظرف منه مُؤتًی.

اٰتِ جوکہ امر ہے تُؤْتِیْ سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرادیا پھر فتحے والا ہمزہ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر میں سے ی گر گئی ااْتِ ہوگیا پھر اٰمَنَ کے قاعدے سے دوسرے ہمزہ کو وجوباً الف سے بدل دیا۔

(۶). اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْواءً فهو مُؤْوٍ و اُوْوِیَ یُؤْوٰی اِیْواءً فذاک مُؤْوًی الامر منه اٰوِ والنهی عنه لا تُؤْوِ والظرف منه مُؤْوًی

فائدہ:۔ ماضی مجہول اُوْوِیَ میں دونوں واؤ مشدد نہیں ہیں پہلا واؤ مدہ ہے دوسرا متحرک ہے اس لئے ادغام درست نہیں اور اِیْوَاء کی ی اصلی نہیں ہے اس لئے اس میں سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

(۷). اَغْوٰی یُغْوِیْ اِغْوَاءً فهو مُغْوٍ و اُغْوِیَ یُغْوٰی اِغْوَاءً فذاک مُغْوًی الامر منه اَغْوِ والنهی عنه لا تُغْوِ والظرف منه مُغْوًی

(۸). اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً فهو مُحْیٍ و اُحْیِیَ یُحیا اِحیاءً فذاک مُحْیًا الامر منه اَحْیِ والنهی عنه لَا تُحْیِ والظرف منه مُحْیًا

مُحْیًا (اسم مفعول) اصل میں مُحْیَیٌ تھا پہلی ی یَبَاعُ کے قاعدے سے الف ہوکر تنوین کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی مُحْیاً ہوگیا۔

(قیاس تو یہ ہے) کہ مُحْیاً کی تنوین کو مُلْقیً و اَذًی کی طرح بشکل ی مُحْییً لکھتے مگر اس کی تنوین عَصاً کی طرح بشکل الف لکھی ہوئی ہے یہ اس لئے کہ مُحْییً میں تنوین کو بشکل الف لکھنا درست نہیں کیونکہ اس سے تماثل فی الرسم لازم آتا ہے بخلاف مُلْقیً و اذًی کے۔

تفعیل:

(۱)سَمّٰی یُسَمِّیُ تَسْمِیة فهو مُسَمٍّ وَسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَة فذاک مُسَمًّی الامر منه سَمِّ والنهی عنه لا تُسَمِّ والظرف منه مُسَمًّی

سَمّٰی سَمَّوَ تھا یرضٰی کے قاعدے سے وٗ یٗ ہوگیا۔ پھر قال کے قاعدے سے الف

تَسْمِیَةٌ تفعِلَةٌ ہے جیسے تَجْرِبَةٌ اصل میں تَسْمِوَةٌ تھا وٗ دُعِیَ کے قاعدے کے سبب یٗ ہو گیا۔

(۲).لَوّٰی یُلَوِّیُ تلْوِیَةًفهو مُلَوٍّ ولُوِّیَ یُلَوّٰی تَلْوِیَةًفذاک مُلَوًّی الامر منه لَوِّ والنهی عنه لا تُلَوِّ والظرف منه مُلَوًّی

(۳). قَوّٰی یُقَوِّیُ تَقْوِیَةً فهو مُقَوٍّ وَقُوِّیَ یُقَوّٰ ی تَقْوِیَةً فذاک مُقَوًّی الامر منه قَوِّ والنهی عنه لا تُقَوِّ

قَوّٰی قَوَّوَ تھا لام کلمے کا وٗ تیسری سے زائد جگہ ہونے کے سبب یٗ سے بدل گیا پھر قال کے قاعدے سے الف ہوگیا۔

یُقَوِّیُ یُقَوِّوُ تھا اور تَقْوِیَةً تَقْوِوَةً تھا۔ قَوِّ امر حاضر تُقَوِّی سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت کو گرادیا اور آخر سے جزم کے سبب یٗ گرادی۔

۴. حَیَّا یُحَیِّ تَحِیَّةً فهو مُحَیٍّ وحُیِّیَ یُتَحَیَّا تَحِیَّةً فذاک مُحَیًّا الامر منه حَیِّ والنهی عنه لا تُحَیِّ والظرف منه مُحَیًّا.

حَیَّا حَیَّیَ تھا یٗ بَاعَ کے قاعدے سے الف ہوگیا حَیَّا ہوگیا۔

تَحِیَّةً تَحْیِیَةً تھا۔ پہلی یٗ کا کسرہ یقال کے قاعدے سے حٗ کو دیا دوسری میں اس کا ادغام ہوا۔

حَیِّ امر تُحَیِّیْ سے بنا ہے۔

باب مفاعله:

(۱) لاقٰی یُلاقِیُ مُلاقَاةً فهو مُلاقٍ وَلُوقِیَ یُلاقٰی مُلاقَاة فذاک مُلاقًی الامر منه لاقِ والنهی لاتُلاقِ والظرف مُلاقًی

مُلاقاةً مُلَاقَيَةً تھا یاءَ ع کے قاعدے سے ی الف ہو گیا۔ لَاقِ تُلاقِیْ سے بنا ہے

(۲).وَارٰی یُـوَارِیْ مُـوَارَاةً فهو مُوَارٍ و وُوْرِیَ یُوَارٰی مُوَارَاةً فذاک مُوَارًی الامر منه وَارِ والنهی لا تُوَارِ والظرف منه مُوَارًی.

مُوَارَاةً مُوَارَیَةً تھا۔ ی کو باع کے قاعدے سے الف ہو گیا۔

(۳)۔ دَاوٰی یُـدَاوِیْ مُدَاوَاةً فهو مُدَاوٍ و دُوْوِیَ یُدَاوٰی مُدَاوَاةً فذاک مُدَاوًی الامر منه دَاوِ والنهی لا تُدَاوِ والظرف منه مُدَاوًی .

مُدَاوَاةً مُدَاوِیَةً تھا۔

باب تفعُّل:

(۱)تَـعَـلّٰی یَتَـعَلّٰی تَعَلِّیًا فهو مُتَعَلٍّ وتُعُلِّیَ یُتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فذاک مُتَعَلًّی الامر منه تَعَلَّ والنهی لا تَتَعَلَّ والظرف مُتَعَلًّی

تَعَلًّی تَعَلُّوَ تھا۔تَعَلَّ تَتَعَلّٰی سے بنا ہے۔

(۲). تَـمَـنّٰی یَتَـمَـنّٰی تَمَنِّیًا فهو مُتَمَنٍّ و تُمُنِّیَ یُتَمَنّٰی تَمَنِّیًا فذاک مُتَمَنًّی الامر منه تَمَنَّ والنهی عنه لا تَتَمَنَّ والظرف منه مُتَمَنًّی.

(۳).تَـوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا فهو مُتَوَلٍّ وتُوُلِّیَ یُتَوَلّٰی تَوَلِّیًا فذاک مُتَوَلًّی الامر منه تَوَلَّ والنهی عنه لا تَتَوَلَّ والظرف منه مُتَوَلًّی

(۴). تَـقَـوّٰی یَتَـقَـوّٰی تَقَوِّیًا فهو مُتَقَوٍّ وتُقُوِّیَ یُتَقَوّٰی تَقَوِّیًا فذاک مُتَقَوًّی الامر منه تَقَوَّ والنهی عنه لا تَتَقَوَّ والظرف منه مُتَقَوًّی.

تَقَوّٰی تَقَوُّوَ تھا۔ و تیسری سے زائد جگہ ہونے کی وجہ سے ی ہو گیا۔

باب تفاعُل:

(۱) تَجَافٰی یَتَجَافٰی تَجَافِیًا فهو مُتَجَافٍ و تُجُوْفِیَ یُتَجَافٰی تَجَافِیًا فذاک مُتَجَافًی الامر منه تَجَافَ والنهی عنه لاتَتَجَافَ والظرف منه مُتَجَافًی

(۲). تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا فھو مُتَمَارٍ وتُمُوْرِیَ یُتَمَارٰی تَمَارِیًا فذاک مُتَمَارًی الامر منه تَمَارَ والنهی عنه لَا تَتَمَارَ والظرف منه مُتَمَارًی

(۳). تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی تَوَاصِیًا فھو مُتَوَاصٍ وَتُوُوْصِیَ یُتَوَاصٰی تَوَاصِیًا فذاک مُتَوَصًی الامر منه تَوَاصَ والنهی عنه لَا تَتَوَاصَ والظرف مُتَوَاصًی

(۴). تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فھو مُتَسَاوٍ وتُسُوْوِیَ یُتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فذاک مُتَسَاوًی الامر منه تَسَاوَ والنهی عنه لا تَتَسَاوَ والظرف مُتَسَاوًی

باب اِفْتِعال:

(۱) اِجْتَبٰی یَجْتَبِیُ اِجْتِبَاءً فھو مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فذک مُجْتَبًی الامر منه اِجْتَبِ والنهی عنه لا تَجْتَبِ والظرف مُجْتَبًی

(۲). اِسْتَوٰی یَسْتَوِیُ اِسْتِوَاءً فھو مُسْتَوٍ وَاُسْتُوِیَ یُسْتَوٰی اَسْتِوَاءً فذاک مُسْتَوًی والامر منه اِسْتَوِ والنهی عنه لا تَسْتَوِ.

اِسْتِوَاءً اِسْتِوَایً تھا۔ یٰ وِعَاءٌ کے قاعدے سے یعنی الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کے سبب ہمزہ سے بدل گئی۔

(۳). اِصطَفٰی یَصْطَفِیُ اِصْطِفَاءً فھو مُصْطَفٍ وَاُصْطُفِیَ یُصْطَفٰی اِصطِفَاءً فذاک مُصْطَفًی الامر منه اِصْطَفِ والنهی لا تَصْطَفِ والظرف مُصطفًی۔

اِصْطَفٰی اِصْتَفَوَ تھا فٔ کلمے کے صٓ ہونے کے سبب افتعال کے تٓ کو طٓ سے بدل دیا اور وٓ کو یَرْضٰی کے قاعدے کے سبب یٓ سے پھر قال کے قاعدے کے سبب الف سے بدل دیا۔

(۴). اِھدّٰی یَھِدّی اِھدَّاءً فھو مُھِدٍّ واُھُدِّیَ یُھدّٰی اِھدَّاءً فذاک مُھدًّی الامر منه ھِدِّ والنهی عنه لا تَھِدِّ والظرف منه مُھدًّی۔

اِھدّٰی اِھْتَدَیَ تھا۔ عین کلمے کے دٓ ہونے کے سبب افتعال کے تٓ کو دٓ سے بدل دیا پھر پہلے دٓ کا دوسرے دٓ میں ادغام ہوگیا۔

يَهْدِي يَهْتَدِيُ تھا۔
(۵). اِزْدَرٰى يَزْدَرِي اِزْدِرَاءً فهو مُزْدَرٍ و اُزْ دُرِىَ يُزْدَرٰى اِزْدِرَاءً فذاك مُزْدَرًى الامر منه اَزْدَرِ والنهى عنه لا تَزْدَرِ والظرف منه مُزْدَرًى
اِزْدَرٰى اِزْتَـرَىَ تھا ف کلمے کے ز ہونے کے سبب افتعال کے ت کو د سے بدل دیا۔ ی کو قال کے قاعدے کے سبب الف سے بدل دیا۔
اِزْدِرَاءً اِزْ تِرَایٌ تھا۔
باب استفعال:
(۱) اِسْتَعْلٰى يَسْتَعْلِى اِسْتِعْلاءً فهو مُسْتَعْلٍ واُسْتُعْلِىَ يُسْتَعْلٰى اِسْتِعْلاءً فذاك مُسْتَعْلًى الامر منه اِسْتَعْلِ والنهى عنه لا تَسْتَعْلِ والظرف مُسْتَعْلًى
اِسْتَعْلٰى اِسْتَعْلَوَ تھا۔ اِسْتَعْلِ تَسْتَعْلِىُ سے بنا ہے۔
(۲). اِسْتَوْفٰى يَسْتَوْفِىُ اِسْتِيْفَاءً فهو مُسْتَوْفٍ وَاُسْتُوْفِىَ يُسْتَوْفٰى اِسْتِيْفَاءً فذاك مُسْتَوْفًى الامر منه اِسْتَوْفِ والنهى عنه لا تَسْتَوْفِ والظرف مُسْتَوْفًى.
اِسْتِيْفَاءً اِسْتِوْ فَایٌ تھا واوَ مِيعادٌ کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا اور لام کلمے کی ی اِلْقَاءٌ کے قاعدے سے ہمزہ ہوگئی۔
(۳). اِسْتَحْيَا يَسْتَحْيِ اِسْتِحْيَاءً فهو مُسْتَحْيٍ و اُسْتُحْيِىَ يُسْتَحْيَا اِسْتِحْيَاءً فذاك مُسْتَحْيًا الامر منه اِسْتَحْيِ والنهى عنه لا تَسْتَحْيِ والظرف منه مُسْتَحْيًا.
اِسْتَحْيَا اِسْتَحْيَىَ تھا اِسْتِحْيَاءً اِسْتِحْيَايًا تھا۔
باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف اَحْيَا اور اِسْتَحْيَا میں اعلال جاری ہے ادغام درست نہیں کیونکہ تعارض کے وقت اعلال ادغام پر مقدم ہے۔
اُحْيِىَ اور اُسْتُحْيِىَ میں ادغام جائز ہے۔

باب انفعال:

(١) اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً فھو مُنْبَغٍ الامر منه اِنْبَغِ والنھی عنه لا تَنْبَغِ والظرف منه مُنْبَغًی

(٢). اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اَنْزِوَاءً فھو مُنْزَوٍ الامر منه اِنْزَوِ والنھی عنه لا تَنْزَوِ والظرف منه مُنْزَوًی

ناقص کے مصادر

الدعاءُ والدعوۃُ (ن)	پکارنا، بلانا		
اَلْاِدِّعَاءُ	دعویٰ کرنا، مانگنا	الرِّضْوَانُ (س)	راضی ہونا۔خوش ہونا
التَّدَاعِی	ایک دوسرے کو بلانا	اَلْاِرْضَاءُ	راضی کرنا،خوش کرنا
الاِسْتِدْعَاءُ	طلب کرنا	التَّرَاضِیْ	ایک دوسرے سے راضی ہونا
الالُوُّ (ن)	کوشش میں کوتاہی کرنا	اَلْاِرْتِضَاءُ	اپنے لیے پسند کرنا
الایْلاءُ 'اَلْاِیْتِلاءُ	قسم کھانا	اَلْاِنْتِھَاءُ	باز آنا،ختم ہونا
الرَّمْیُ	پھینکنا،تہمت لگانا	اَلْمُرَاءَۃُ و الرِّئَاءُ	دکھاوا کرنا
الاتْیَانُ (ض)	آہستہ آنا،کسی کام کو کرنا	التَّرَائِیْ	ایک دوسرے کو دیکھنا
الایْتَاءُ	دینا	الرِّخْوَۃُ وَالرَّخَاءُ	آسان ہونا
التَّأَتِّیْ	کسی کام کے لیے تیار ہونا	اَلْاِرْخَاءُ	گھوڑے کی باگ ڈھیلی کرنا
التَّوَلِّیْ	ولی بنانا۔ ولی بننا کسی چیز کی طرف پھرنا۔کسی سے چیز پھرنا	التَّرَاخِیْ	پیچھے ہٹنا' دیر کرنا
اَلْوَلْیُ وَ الْوِلَایَۃُ ١	متصل وقریب ہونا' محبت کرنا ' مدد کرنا۔ ذمہ دار ہونا	الوِقَایَۃُ (ض) ٦ التُّقٰی والتَّقِیَّۃُ الاتِّقَاءُ	حفاظت کرنا، بچانا پرہیزگار ہونا پرہیز کرنا

اَلتَّوَالِیْ	پے درپے ہونا	اَلْوَرْیُ (ض)	آگ کا روشن ہونا
اَلتَّوْلِيَةُ	پھیرنا	اَلْاِیْرَاءُ	آگ روشن کرنا
		اَلتَّوْرِيَةُ، اَلْمُوَارَاةُ	چھپانا
اَللِّقَاءُ (س)	پانا۔ملاقات کرنا	اَلتَّوَارِیْ	چھپنا
اَلتَّلَاقِیْ اَلْاِلْتِقَاءُ	ملنا	اَلْعُلُوُّ، اَلْاِسْتِعْلَاءُ اَلتَّعَالِیْ اَلتَّعَلِّیْ ۷	(ن،س) چڑھنا
اَلْاِسْتِلْقَاءُ	چت لیٹنا	اَلْاِعْلَاءُ	بلند کرنا
اَلتَّلْقِيَةُ	کسی کی طرف کوئی چیز پھینکنا	اَلْمَنْیُ ۸	مقدر کرنا۔اندازہ کرنا
اَلْوَفَاءُ اَلْاِیْفَاءُ (ض)	پورا اداء کرنا	اَلتَّمَنِّیْ	چاہنا، آرزو کرنا
اَلتَّوْفِيَةُ	پورا پورا دینا	اَلتَّمْنِيَةُ	آرزو دلانا
اَلْاِسْتِيْفَاءُ، اَلتَّوَفِّیْ ۲	پورا پورا لینا	اَلْاِمْنَاءُ ۹	منی ڈالنا
اَلسُّمُوُّ (ن)	بلند ہونا	اَلْجَفَاءُ (ن)	اعراض کرنا
اَللَّیُّ، اَلتَّلْوِيَةُ، اَلْاِلْتِوَاءُ	(ض) رسی بٹنا پیچھے موڑنا	اَلتَّجَافِیْ	الگ ہونا
اَلسَّوِیُّ اَلتَّسْوِيَةُ، اَلْمُسَاوَاةُ	برابر کرنا۔ درست کرنا	اَلْمُمَارَاةُ وَالْمِرَاءُ ۱۰، اَلْاِمْتِرَاءُ اَلتَّمَارِیْ	شک والی چیز میں جھگڑا کرنا
اَلصَّفْوُ (ن) ۳	صاف ہونا	اَلْاِیْصَاءُ، اَلتَّوْصِيَةُ ۱۱	وصیت کرنا، حکم دینا
اَلتَّصْفِيَةُ	صاف ہونا	اَلتَّهَادِیْ	ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجنا
اَلْهُدٰی ۴ وَالْهِدَايَةُ (ض)	نرمی و مہربانی کے ساتھ راستہ بتانا	اَلْبَغْیُ ۱۲	جس چیز کا طلب کرنا مناسب نہیں اسکی طلب کی طرف تجاوز کرنا
اَلْاِهْتِدَاءُ	ہدایت پانا یعنی ہدایت پر رہنا	اَلْبِغَاءُ	عورت کا زنا کرنا

اَلْاِسْتِهْدَاءُ	ہدایت طلب کرنا۔ کسی چیز کو ہدیہ میں مانگنا	اَلْاِنْبِغَاءُ ۱۳	طلب کرنے کے لیے مناسب ہونا
اَلْاِهْدَآءُ ۵	ہدیہ دینا۔ ہدی کا جانور بھیجنا	اَلْاِبْتِغَآءُ	طلب میں کوشش کرنا

حواشی : ۱۔ اَلْوِلَایَة. ولی قریب دوست کارساز۔ مددگار۔ مَوْلٰی مصدر میمی دونوں اسم فاعل واسم مفعول کے معنی میں آتے ہیں جیسے اللہ ولی المؤمنین اولیاء اللہ اور اَلْمولٰی مُعْتِق و مُعْتَق۔ ۲۔ التَّوَفِّی. موت میں ذی روح کو پورا پورا لیا جاتا ہے۔

۳۔ الصَّفْوُ. صافٍ داعٍ کی طرح اسم فاعل ہے ۱۲۔ ۴۔ اَلْهَدٰی المضاف الی الخالق یکون بمعنی البیانِ و خَلْقِ فعل الاهتداءِ و اما الهدی المضاف الی الخلق یکون بمعنی البیان لا غیر (نسفی ص۹۱ ج۴) ۵۔ الاهدای. ہدیہ میں بھی مہربانی ہوتی ہے لیکن هَدٰی ہدایت دینے کے ساتھ خاص ہے اور اَهْدٰی ہدیہ دینے کے ساتھ خاص ہے ۱۲۔ ۶۔ التَّقْوٰی. عرف شرع میں نفس کو گناہ سے بچانے کے ساتھ خاص ہے ۷۔ التعالی. تَعَالٰی اس کے معنی ہیں اوپر کی طرف آنا پھر مطلق آنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا ۔۸۔ اَلْمَنِیُّ نطفے کو منی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حیوان مقدر ہوتا ہے۔ ۹۔ اَلْاِمْنَاءُ منی جامد ہے اِمْنَاء اس سے باب افعال ہے اَلْمَنْیُ مصدر تمنی کا مجرد ہے۔

۱۰۔ المماراة. المِرْیَةُ شک و جھگڑا۔ اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔ ۱۱۔ اَلتَّوْصِیَةُ. وصیہ اسم ہے اَوْصٰی اور وَصّٰی کے لیے اس کی ماضی مضارع مستعمل نہیں ہے صرف وَصِیٌّ مستعمل ہے جو مُوْصِیْ اور مُوْصٰی کے معنی میں ہے۔ ۱۲۔ اَلْبَغْیُ. البَغْیُ الاستطالة و الظلم و اباء الصلح (نسفی ص۱۴۹ ج۴) ۱۳۔ اَلْاِنْبِغَاءُ. انبغٰی مطاوع بغٰی

(۵) مضاعف کے ابواب

﴿جس فعل میں مضاعف کے ساتھ مہوز یا معتل کا قاعدہ بھی پایا جائے اس کو بھی ہم نے مضاعف ہی شمار کیا ہے نیز اس لیے بھی کہ تعارض کے وقت مضاعف ہی کے قاعدے پر عمل ہوتا ہے﴾

مضاعف گیارہ بابوں سے آتا ہے۔

۱۔نصر:۔مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا کھینچنا اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً امام ہونا

۲۔ضرب:۔فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا بھاگنا اَزَّ یَئِزُّ اَزًّا بھڑکانا

۳۔سمع:۔ مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا چھونا وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا دوست رکھنا

۴۔افعال:۔اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا پھیلانا مدد پہنچانا

۵۔تفعیل:۔جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا نیا کرنا۔ یَمَّمَ یُیَمِّمُ تَیْمِیْمًا قصد کرنا تیمّم کرانا [۱]

۶۔مُفاعَلة:۔ حاجَّ یُحاجُّ مُحَاجَّةً بحث کرنا

۷۔تَفَاعُل:۔ تَضَادَّ یَتَضَادُّ تَضَادًّا ایک دوسرے کے لیے ضد ہونا [۲]

۸۔تَفَعُّل:۔تَسَلَّلَ یَتَسَلَّلُ تَسَلُّلً کھسکنا۔ تَیَمَّمَ یَتَیَمَّمُ تَیَمُّمًا تیمّم کرنا

۹۔افتعال:اِخْتَصَّ یَخْتَصُّ اِخْتِصَاصًا خاص ہونا۔

اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا مجبور کرنا اِیْتَمَّ یَاْتَمُّ اِیْتِمَامًا اقتداء کرنا

۱۰۔ استفعال: اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا قرار پکڑنا

۱۱۔انفعال: اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا بند ہونا

حواشی: [۱] یَمَّمَ اَمَّ یَؤُمُّ سے ہے قصد کرنا' اس لیے تیمیما کی اصل تامیماً تھا پھر ہمزہ کو یاء سے بدل دیا اور یَمَّ یَیُمُّ یَمًّا کے معنی یَم یعنی سمندر میں ڈالنے کے ہیں۔۱۲

[۲] الضِدُّ المِثْلُ و المخالف و یکون جمعاً و منه وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ۔اس کے مجرد کی ماضی مضارع نہیں آتا۔

تنبیہ: جب ایک جیسے دوحرف ایک جگہ جمع ہوں تو اُن کی تین صورتیں ہیں۔

(۱). مثلین: ایک ہی طرح کے دوحرف جیسے بِبَذْرٍ سَبَبٌ

(۲). متجانسین: ایسے دوحرف جن کا مخرج ایک ہو جیسے عَبَدْتُّ

(۳). متقاربین: ایسے دوحرف جن کا مخرج قریب قریب ہو جیسے خَلَقْکُمْ (المنح الفکریۃ)

مضاعف کے چار قاعدے

قاعدہ (۱)

ا۔ مثلین متجانسین یا متقاربین میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کا دوسرے میں ادغام واجب ہے خواہ ایک کلمے میں ہوں جیسے مَدٌّ شَدٌّ جو اصل میں مَدْدٌ شَدْدٌ تھے یا دو میں جیسے قَد دَخَلُوْا. اِذْذَّهَبْ. اِذْهَبْ بِّنَا .عَصَوْوَّ كَانُوْا. عَبَدْتُّمْ . اِرْكَبْ مَّعَنَا . قُلْ رَّبِّ . اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ ۔ پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

قاعدہ (۲)

جب ایسے دونوں حرف متحرک ہوں اور ان دونوں سے پہلا حرف بھی متحرک ہو یا مدہ تو ان میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے اگر وہ دونوں حرف ایک کلمے میں ہوں جیسے مَدَّ جو اصل میں مَدَدَ تھا اسی طرح مضاعف کے گیارہ بابوں میں سے ہر ایک کی ماضی اور مضارع کو سمجھ لو جیسے اَمَّ فَرَّ اَزَّ مَسَّ وَدَّ يَمَّ حَاجَّ يُحَاجُّ تَحَابَّ يَتَحَابُّ. اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ . اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِيْتَمَّ يَأْتَمُّ اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ۔

اور اگر وہ دو حرف دو کلموں میں ہوں تو ادغام جائز جیسے مَكَّنِّي، مَكَّنِّيْ خَلَقَكُّمْ خَلَقَكُمْ. تَدْعُوْنَنِيْ اَتُحَاجُّوْنَنِيْ اَتَعِدَانِنِيْ. ﴿مَكَّنِّيْ (نون وقایہ جدا کلمہ ہے) (جاربردی)﴾

قاعدہ (۳)

ایسے دوحرفوں سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو تو وہاں ان دونوں میں سے پہلے کی حرکت اس ساکن کو دے کر اس کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے اگر وہ دونوں حرف ایک کلمے میں ہوں جیسے يَمُدُّ جو اصل میں يَمْدُدُ تھا ﴿يَؤُمُّ يَفِرُّ يَئِزُّ يَمَسُّ يَوَدُّ . اَمَدَّ يُمِدُّ اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ ۔﴾

اوراگروہ دوحرف دوکلموں میں ہوں تو ادغام ناجائز ہے جیسے قَرِمُ مَالِكٍ قَوْمُ مَالِكٍ ﴿(اَلْقَرِمُ سَیِّدٌ)جاربردی﴾

تنبیہ:۔

چونکہ مضاعف کے عین کلمے کی حرکت ف پر آجاتی ہے اس لئے اگر باب معلوم کرنا ہو تو ف کی حرکت کو دیکھیں اور اسی لیے یَمُدُّ نَصَرَ سے ہے نہ کہ کَرُمَ سے کیونکہ اس باب سے مضاعف کے صرف دو ہی کلمات آئے ہیں حَبَّ حَبِیْبٌ اور لَبَّ لَبِیْبٌ اور یَفِرُّ ضَرَبَ سے اور یَمَسُّ سمع سے ہے کیونکہ فتح سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ:۔

ماضی کے آخری نوصیغوں میں متحرک ضمیر کے آنے کی وجہ سے اور مضارع سے صرف دو صیغوں میں متحرک ضمیر یعنی جمع مونث کا نون آنے کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جاتا ہے اس لیے ان صیغوں میں ادغام نہیں ہوتا۔اور صحیح کی طرح عین کلمے کی حرکت لوٹ آتی ہے

ماضی کے نو صیغے یہ ہیں:

مَدَدْنَ اَمَمْنَ فَرَرْنَ اَزَزْنَ مَسِسْنَ وَدِدْنَ یَمَمْنَ حَاجَجْنَ تَحَابَبْنَ اِخْتَصَصْنَ اِضْطَرَرْنَ اِیْتَمَمْنَ اِنْسَدَدْنَ ہر صیغے سے آخر تک نو صیغے پورے کرائیں۔

مضارع کے صیغے یہ ہیں:

(۱)یَمْدُدْنَ (۲) تَمْدُدْنَ. (۱)تَمْسَسْنَ(۲) یَمْسَسْنَ.(۱) یَتَحَابَبْنَ (۲)تَتَحَابَبْنَ

(۱)یَاْتَمِمْنَ (۲) تَاْتَمِمْنَ.(۱)یَفْرِرْنَ (۲) تَفْرِرْنَ.(۱) یُحَاجِجْنَ (۲) تُحَاجِجْنَ

(۱)یَخْتَصِصْنَ (۲) تَخْتَصِصْنَ . (۱)یَنْسَدِدْنَ(۲) تَنْسَدِدْنَ.

قاعدہ(۴)

ساکن نون کے بعد یرملون کے حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمے میں آئے تو ر اور لام میں اس کا ادغام بلاغنہ ہوتا ہے اور باقی میں مع الغنہ جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ . مِنْ لَّدُنْهُ . مِمَّا . مِنْ وَّالٍ . مَنْ یَّقُوْلُ اور اگر اسی کلمے میں ہو تو ادغام نہ ہوگا۔جیسے دُنْیَا قِنْوَان

فائدہ:۔انسان کی جمع اَنَاسِیْنُ کے بجائے اَنَاسِیُّ میں یٓ نٓ کا ادغام سماعی ہے

حروف شمسیہ چودہ ہیں:

ت ، ث، د، ذ ،ر،ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن ۔

ان سے پہلے لام تعریف آئے تو اس کو بعد والے حروف سے بدل کر دونوں سے تشدید والا ایک حرف بنا کر پڑھتے ہیں

جیسے: اَلتَّوَّابُ، الثَّوَابُ، اَلدَّوَابُّ، الذِّکْرُ، اَلرَّزَّاقُ، الزُّوْرُ، السَّمِیْعُ، الشَّکُوْرُ، الصَّمَدُ، الضَّالِیْنَ، الطَّلَاقُ، الظَّاھِرُ، اَللَّوَّامَةُ، اَلنُّوْرُ.

حروف قمریہ:۔

وہ حروف جو شمسیہ کے علاوہ ہیں ان سے پہلے لام تعریف آئے تو اس کو بعد والے حرف سے جدا کر کے پڑھتے ہیں

جیسے: اَلْقَمَرَ، الاَمْرَ، اَلْبَابُ ،اَلْجُمُعَةُ، اَلْحَجُّ، اَلْخَیْرُ، اَلْعَمَلُ، اَلْغُلَامُ، اَلْفَلَاحُ، اَلْکَرِیْمُ، اَلْمَاءُ، اَلْھُدٰی، اَلْوَلِیُّ، اَلْیَوْمُ.

ادغام کے موانع:۔

(۱) مثلین میں سے دوسرا حرف یعنی لام کلمہ ساکن ہو اور اس کا سکون لازم ہو جیسے مَدَدْنَ اگر اس کا سکون لازم نہ ہو تو ادغام اور اظہار دونوں درست ہیں جیسے مُدَّ اور اُمْدُدْ

(۲)۔ پہلا حرف عین کلمہ ہو اور مشدد ہو یہ باب تفعیل اور تفعُّل میں آتا ہے جیسے جَدَّدَ تَسَلَّلَ

ان دونوں حالتوں میں ادغام کے بجائے حذف یا ابدال کے ذریعے تخفیف حاصل کرتے ہیں جیسے ظَلِلْتَ سے ظَلْتَ۔ اِقْرِرْنَ سے قَرْنَ، لَمْ یَسْتَطِیْعُ سے لَمْ یَسْطِعْ ۔ اَمْلَلْتَ سے اَمْلَیْتَ۔ دَسَّسَهَا سے دَسّٰهَا ۔تَصَدَّدَ سے تَصَدّٰی لیکن یہ سب نقل سماعی ہیں۔

(۳)۔ادغام کے قاعدے کے ساتھ اعلال کا قاعدہ معارض ہو۔اس لیے قَوِوَ اور دَوَّانٌ میں و کو ی سے بدل لیتے ہیں جس سے قَوِیَ اور دِیْوَان ہو جاتے ہیں۔اَقْوَوُ اسم تفضیل

میں و کو پہلے ی سے اور پھر ی کو الف سے بدلتے ہیں جس سے اَقْوٰی ہوجاتا ہے ادغام نہیں کرتے ہیں۔

(۴)۔ پہلے ساکن کا مدہ ہونا جیسے قَالُوْا وَمَا لَنَا کیونکہ و مدہ اور و متحرک نہ مثلین ہیں نہ متقاربین بلکہ متغایرین ہیں

(۵)۔ ادغام کرنے سے ایک معنی والے کلمے کا دوسرے معنی والے کلمے سے وزن میں ملتبس ہوجانا۔ اسی لیے سَبَبٌ (رسی) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ اس صورت میں یہ سَبٌّ سے ملتبس ہوجاتا ہے جو گالی کے معنی میں ہے پہلے کا وزن فَعَلٌ اور دوسرے کا فَعْلٌ ہے اس قسم کے چند کلمات درج ذیل ہیں۔

فَعَلٌ		فَعْلٌ	
مَدَدٌ	مدد اور فریادرسی	مَدٌّ	کھینچنا
شَرَرٌ	چنگاری	شَرٌّ	بدی
فَنَنٌ	ٹہنی جمع اَفْنَانٌ	فَنٌّ	قِسم، ہنر جمع فُنُوْنٌ
جُدَدٌ	جُدَّۃٌ کی جمع ہے راستہ کا نشان گدھے کی پشت پر لکیر ہے	جُدٌّ	حصہ نصیبہ
سُرُرٌ	سَرِیْرٌ کی جمع ہے۔ تخت	سُرٌّ	خوشی اور بچہ کی نال
اُمَمٌ	اُمَّۃٌ کی جمع ہے	اُمٌّ	ماں

مضاعف سے باب نصر کی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	مَدَّ	مَدَّتْ	مَدَدْتَ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُ
تثنیہ	مَدَّا	مَدَّتَا	مَدَدْتُّمَا	مَدَدْتُّمَا	
جمع	مَدُّوْا	مَدَدْنَ	مَدَدْتُّمْ	مَدَدْتُّنَّ	مَدَدْنَا

مضاعف سے باب ضرب کی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	فَرَّ	فَرَّتْ	فَرَرْتَ	فَرَرْتِ	فَرَرْتُ
تثنیہ	فَرَّا	فَرَّتَا	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُمَا	
جمع	فَرُّوْا	فَرَرْنَ	فَرَرْتُمْ	فَرَرْتُنَّ	فَرَرْنَا

مضاعف سے باب سمع (خواہ معروف ہو یا مجہول)

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	وُدَّ	وُدَّتْ	وُدِدْتَ	وُدِدْتِ	وُدِدْتُ
تثنیہ	وُدَّا	وُدَّتَا	وُدِدْتُمَا	وُدِدْتُمَا	
جمع	وُدُّوْا	وُدِدْنَ	وُدِدْتُمْ	وُدِدْتُنَّ	وُدِدْنَا

مضاعف سے مجرد کے صرف تین باب آئے ہیں نصر ضرب سمع اس لئے مضاعف سے ماضی صرف مفتوح العین یا مکسور العین آتی ہے اور مضموم العین نہیں آتی ہے پس اگر ماضی مفتوح العین ہو تو اس کی صرف کبیر مَدَّ اور فَرَّ کی طرح آتی ہے اور مکسور العین ماضی کی صرف کبیر خواہ معروف ہو یا مجہول وَدَّ اور وُدَّ کی طرح آتی ہے

باب افعال سے فعل ماضی معروف و مجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	اُحِبَّ	اُحِبَّتْ	اُحْبِبْتَ	اُحْبِبْتِ	اُحْبِبْتُ
تثنیہ	اُحِبَّا	اُحِبَّتَا	اُحْبِبْتُمَا	اُحْبِبْتُمَا	
جمع	اُحِبُّوْا	اُحْبِبْنَ	اُحْبِبْتُمْ	اُحْبِبْتُنَّ	اُحْبِبْنَا

مضاعف سے مزید کی ماضی مفتوح العین کی صرف کبیر تو اَحَبَّ و مَدَّ کی طرح آتی ہے جیسے اَمَدَّ حَاجَّ تَضَادَّ اِخْتَصَّ اِسْتَقَرَّ اِنْسَدَّ

ماضی مکسور العین کی صرف کبیر اُحِبَّ کی طرح آتی ہے۔ جیسے اُمِدَّ حُوْجَّ تُضُادَّ اُخْتُصَّ اُسْتُقِرَّ

مضاعف سے عین کے ضمے والا فعل مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَمُدُّ	تَمُدُّ	تَمُدُّ	تَمُدِّیْنَ	اَمُدُّ
تثنیہ	یَمُدَّان	تَمُدَّان	تَمُدَّان	تَمُدَّان	
جمع	یَمُدُّوْنَ	یَمْدُدْنَ	تَمُدُّوْنَ	تَمُدُوْنَ	نَمُدُّ

مضاعف سے ہر مضموم العین مضارع کی صرف کبیر یَمُدُّ کی طرح ہے

مضاعف سے عین کے کسرے والا فعل مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَفِرُّ	تَفِرُّ	تَفِرُّ	تَفِرِّیْنَ	اَفِرُّ
تثنیہ	یَفِرَّان	تَفِرَّان	تَفِرَّان	تَفِرَّان	
جمع	یَفِرُّوْنَ	یَفْرِرْنَ	تَفِرُّوْنَ	تَفْرِرْنَ	نَفِرُّ

مضاعف سے عین کے فتحے والا فعل مضارع معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُوَدُّ	تُوَدُّ	تُوَدُّ	تُوَدِّیْنَ	اُوَدُّ
تثنیہ	یُوَدَّان	تُوَدَّان	تُوَدَّان	تُوَدَّان	
جمع	یُوَدُّوْنَ	یُوَدَّدْنَ	تُوَدُّوْنَ	تُوَدَّدْنَ	نُوَدُّ

باب افعال سے فعل مضارع معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُحِبُّ	تُحِبُّ	تُحِبُّ	تُحِبِّیْنَ	اُحِبُّ
تثنیہ	یُحِبَّان	تُحِبَّان	تُحِبَّان	تُحِبَّان	
جمع	یُحِبُّوْنَ	یُحْبِبْنَ	تُحِبُّوْنَ	تُحْبِبْنَ	نُحِبُّ

مضاعف سے ہر مکسورالعین مضارع کی صرف کبیر مزید کا ہو یا مجرد کا صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے یُحِبُّ کی طرح آتی ہے جیسے یُمِدُّ یُحَاجُّ یَخْتَصُّ یَسْتَقِرُّ یَنْسَدُّ یَفِرُّ
ہر مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر مزید کا ہو یا مجرد یَوَدُّ اور یُحَبُّ کی طرح آتی ہے۔ جیسے یُمَدُّ یُحَاجُّ یُخْتَصُّ یُسْتَقَرُّ یُفَرُّ

مضارع کے صیغوں کے شروع میں لَمْ لَنْ نون ثقیلہ لگا کر اور ان صیغوں سے امر نہی اسم تفضیل اسم ظرف اور اسم آلہ سب مباحث کی صرف کبیر کروائیں

صرف صغیر

باب نصر:

(۱). مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فهو مَادٌّ و مُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فَذَاکَ مَمْدُوْدٌ

مَامَدَّ مَامُدَّ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ لَمْ یُمْدَدْ. لَا یَمُدُّ لَایُمَدُّ لَنْ یَّمُدَّ لَنْ یُّمَدَّ.

لَیَمُدَّنَّ لَیُمَدَّنَّ. لَیَمُدَّنْ لَیُمَدَّنْ.

الامر منه مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ لِتُمَدَّ لِتُمَدِّ لِتُمَدُّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْ لِیُمَدَّ لِیُمَدِّ لِیُمَدُّ لِیُمْدَدْ مُدَّنَّ لِتُمَدَّنَّ لِیَمُدَّنَّ لِیُمَدَّنَّ مُدَّنْ لِتُمَدَّنْ لِیَمُدَّنْ لِیُمَدَّنْ

والنهی عنه لا تَمُدَّ لا تَمُدِّ لا تَمُدُّ لاتَمْدُدْ لا تُمَدَّ لا تُمَدِّ لا تُمَدُّ لا تُمْدَدْ لا یَمُدَّ لا یَمُدِّ لا یَمُدُّ لایَمْدُدْ لا یُمَدَّ لا یُمَدِّ لا یُمَدُّ لا یُمْدَدْ لا تَمُدَّنَّ لا تُمَدَّنَّ لا یَمُدَّنَّ لا یُمَدَّنَّ لا تَمُدَّنْ لا تُمَدَّنْ لا یَمُدَّنْ لا یُمَدَّنْ

والظرف منه مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَادُّ

والاٰلة منه مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَادُّ مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ مَمَادُّ مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِیْدُ

افعل التفضیل المذکر منه اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَادُّ

والمؤنث منه مُدّٰی مُدَّیَانِ مُدَّیَاتٌ مُدَدٌ

ادغام کے طریقے:

مَـادٌّ مَادِدٌ تھا مَدَّ کے قاعدے کے سبب د کا د میں ادغام ہو گیا۔ آگے ہر باب کے اسم فاعل کا ادغام اسی طرح ہے

مُدَّ (امر حاضر معروف) تَـمُدُّ سے بنا ہے مضارع کی علامت حذف کر کے آخری د کو جزم دے دیا۔ پھر دو دال ساکن جمع ہو گئے اس دشواری کو دور کرنے کے لیے اس میں چار وجوہ درست ہیں۔

(۱). مُدَّ (د کے فتحہ سے) کیونکہ فتحہ ہلکی حرکت ہے۔

(۲). مُدِّ (کسرے سے) کیونکہ ساکن کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے۔

(۳). مُدُّ دّ کے ضمے سے جو پہلے ضمے کی مناسبت سے ہے۔

(۴). اُمْدُدْ ادغام کے بغیر جو اصل کے موافق ہے۔

مَـمَدٌّ اصل میں مَـمْدَدٌ تھا اور مِـمَدٌّ اصل میں مِـمْدَدٌ تھا پہلے دّ کا فتحہ م کو دے کر اس کا دوسرے د میں ادغام کر دیا۔

مَـمَادُّ مَمَادِدُ تھا مَدَّ کی طرح پہلے د ساکن کر کے دوسرے دّ میں اس کا ادغام کر دیا۔ لیکن مُدّی کی جمع مُدَدٌ میں ادغام منع ہے کیونکہ یہ ادغام سے اس مُدٌّ کے ساتھ ملتبس ہو جاتا ہے جو پیمانہ کے معنیٰ میں ہے۔

(۲). اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً فهو آمٌّ و اُمَّ یُؤَمُّ امامة فذاک مأْمُوْمٌ

الامر منه اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُوْمُمْ والنهى عنه لاتَؤُمَّ لاتَؤُمِّ لاتَؤُمُّ لا تَاْمُمْ

والظرف منه مَاَمٌّ والآلة منه مِئَمٌّ مِئَمَّةٌ مِئْمَامٌ

افعل التفضيل المذكر منه اَءَمُّ والمؤنث منه اُمّٰى .

اَؤُمُّ (فعل مضارع کا واحد متکلم) اَءْمُمُ تھا۔ یہاں اٰمَن کے قاعدے پر یَمُدُّ کے قاعدے کو ترجیح دے کر اس کو جاری کیا۔

باب ضرب:.

(۱). فَـرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ و فُرَّ و یُفَرُّ فِرَاراً فذاک مَفْرُوْرٌ الامر منه فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ والنهى عنه لا تَفِرَّ لا تَفِرِّ لا تَفْرِر والظرف منه مَفِرٌّ والآلة منه مِفَرٌّ مِفَرَّةٌ مِفْرَارٌ

افعل التفضعل المذکر منه اَفَرُّ والمؤنث منه فُرّٰی

فِــــرَّ (امر حاضر معروف) چونکہ پہلے حرف پر ضمہ نہیں ہے اس لئے اس میں صرف تین وجوہ ہیں۔ فتح، کسرہ اور فک ادغام۔

(۲). اَزَّ یَئِزُّ اَزًّا فھو اٰزٌّ و اُزَّ یُؤَزُّ اَزًّا فذاک مَاْزُوْزٌ

الامر منه اِزَّ اِزِّ اِیْزِزْ والنھی لا تَئِزَّ لا تَئِزِّ لا تَاْزِزْ

والظرف مَئِزٌّ والاٰلة منه مِئَزٌّ مِئَزَّةٌ مِئْزَازٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَءَزُّ والمؤنث منه اُزّٰی

باب سَمِعَ:

(۱) مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فھو مَاسٌّ و مُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فذاک مَمْسُوْسٌ

الامر منه مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ والنھی عنه لا تَمَسَّ لَا تَمَسِّ لَا تَمْسَسْ

والظرف منه مَمَسٌّ والاٰلة منه مِمَسٌّ مِمَسَّةٌ مِمْسَاسٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَمَسُّ والمؤنث منه مُسّٰی

(۲). وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فھو وَادٌّ و وُدَّ یُوَدُّ وُدًّا فذاک مَوْدُوْدٌ

الامر منه وَدَّ وَدِّ اِیْدَدْ والنھی لَا تَوَدَّ لَا تَوَدِّ لَاتَوْدَدْ

والظرف منه مَوَدٌّ والالة منه مِوَدٌّ مِوَدَّةٌ مِیْدَادٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَوَدُّ والمؤنث منه وُدّٰی.

مَـوَدٌّ اصل میں مَـوْدَدٌ تھا اور مِـوَدٌّ اصل میں مِـوْدَدٌ تھا۔ دونوں میں یَـمُـدُّ کے قاعدے کے سبب پہلے د کا فتحہ و کو دیا اور پھر دوسرے دال میں اُس کا ادغام کردیا، مِــوْدَدٌ میں مِیْعَادٌ کے قاعدے سے اعلال درست نہیں ہے۔

باب افعال:.

(۱)۔ اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فھو مُمِدٌّ واُمِدَّ یُمَدُّ اِمْدَادًا فذاک مُمَدٌّ

الامر منه اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ والنھی عنه لَا تُمِدَّ لَا تُمِدِّ لَا تُمْدِدْ والظرف منه مُمَدٌّ

اَمِدَّ تُمِدُّ سے بنا ہے مضارع کی علامت گرا کر شروع میں ہمزۂ قطعی مفتوح لے آئے اور آخر

کو جزم دے دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کو دور کرنے لے لیے اس میں تین وجوہ درست ہیں۔

باب تفعیل:.

(۱) جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا فھو مُجَدِّدٌ وَجُدِّ دَ یُجَدَّدُ تَجْدِیْدًا فذاک مُجَدَّدٌ الامر منه جَدِّدْ والنهی عنه لَا تُجَدِّدْ والظرف مُجَدَّدٌ

فائدہ: چونکہ تفعیل اور تَفَعُّل کے عین کلمے میں پہلے سے ادغام ہوتا ہے اس لیے اس میں عین ولام کے ہم جنس ہونے کی تقدیر پر بھی ادغام نہیں کرتے ہیں پس مضاعف سے تفعیل و تفعل بالکل صحیح کی طرح آتا ہے۔

(۲). یَمَّمَ یُمَمِّمُ تَیْمِیْمًا فھو مُیَمِّمٌ وَ یُمِّمَ یُیَمَّمُ تَیْمِیْمًا فذاک مُیَمَّمٌ الامر منه یَمِّمْ والنهی عنه لاتُیَمِّمْ والظرف منه مُیَمَّمٌ

باب مفاعله:.

(۱) شَاقَّ یُشَاقُّ مُشَاقَّةً وَشِقَاقًا فھو مُشَاقٌّ وشُوْقَّ یُشَاقُّ مُشَاقَةً وَشِقَاقًا فذاک مَشَاقٌّ

الامر منه شَاقَّ شَاقِّ شَاقِقْ والنهی عنه لَا تُشَاقَّ لَا تُشَاقِّ لَاتُشَاقِقْ والظرف منه مُشَاقٌّ

شَاقَّ یُشَاقُّ مُشَاقَّةً شَاقَقَ یُشَاقِقُ مُشَاقَقَةً تھے۔

مُشَاقٌّ (اسم فاعل) مُشَاقِقٌ اور مَشَاقٌّ (اسم مفعول) مَشَاقَقٌ تھا۔ مفاعلہ اور تفاعل کے تمام صیغوں میں مَدّ کا قاعدہ جاری ہے۔ اور مفاعلہ میں مضارع کی علامت کے مضموم ہونے اور عین کلمہ کے مدغم ہونے کی وجہ سے مضارع اور اس کے متشقات میں معروف اور مجہول کی صورت ایک ہوگئی ہے شَاقَّ (امر حاضر) تُشَاقُّ سے بنا ہے۔

(۲). حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهو مُحَاجٌّ وحُوجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فذك مُحَاجٌّ
الامر منه حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ والنهى عنه لَا تُحَاجَّ لَا تُحَاجِّ لَا تُحَاجِجْ
والظرف منه مُحَاجٌّ

باب تَفَاعُل:

(ا)تَضَادَّ يَتَضَادُّ تَضَا دًّافهو مُتَضَادٌّ وتُضُودَّ يَتُضَادُّ تَضَادًّا فذاك مُتَضَادٌّ
الامر منه تَضَادَّ تَضَادِّ تَضَادَدْ والنهى عنه لا تَتَضَادَّ لا تَتَضَادِّ لا تَتَضَادَدْ
والظرف منه مُتَضَادٌّ

(۲) تَحَابَّ يَتَحَابُّ تَحَابًّا فهو مُتَحَابٌّ و تُحُوبَّ يُتَحَابُّ تَحَابًّا فذاك مُتَحَابٌّ
والامر منه تَحَابَبْ والنهى عنه لَا تَتَحَابَّ لَا تَتَحَابِّ لَا تَتَحَابَبْ
والظرف منه مُتَحَابٌّ

باب تَفَعُّل:

(ا)تَسَلَّلَ يَتَسَلَّلُ تَسَلُّلًا فهومُتَسَلِّلٌ و تُسُلِّلَ يُتَسَلَّلُ تَسَلُّلًا فذاك مُتَسَلَّلٌ
الامر منه تَسَلَّلْ والنهى عنه لَا تَتَسَلَّلْ
والظرف منه مُتَسَلِّلٌ

(۲). تَيَمَّمَ يَتَمَمَّمُ تَيَمُّمًا فهو مُتَيَمِّمٌ و تُيُمِّمَ يُتَمَمَّمُ تَيَمُّمًا فذاك مُتَيَمَّمٌ
الامر منه تَيَمَّمْ والنهى عنه لا تَتَيَمَّمْ
والظرف منه.مُتَيَمَّمٌ

باب افتعال:

(ا)إِخْتَصَّ يَخْتَصُّ إِخْتِصَاصًا فهو مُخْتَصٌّ واُخْتُصَّ يُخْتَصُّ إِخْتِصَاصًا فذاك مُخْتَص

الامر منه اِخْتَصَّ اِخْتَصِّ اِخْتَصِصْ والنهی عنه لا تَخْتَصَّ لا تَخْتَصِّ لا تَخْتَصِصْ
والظرف منه مُخْتَصٌّ.
مُخْتَصٌّ (اسم فاعل) مُخْتَصِصٌ اور مُخْتَصٌّ (اسم مفعول) مُخْتَصَصٌ تھا۔
(۲). اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ وَاُضْطُرَّ يُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فذاک مُضْطَرٌّ
الامر منه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ والنهی عنه لا تَضْطَرَّ لا تَضْطَرِّ لا تَضْطَرِرْ
والظرف منه مُضْطَرٌّ.
اِضْطَرَّ (فعل ماضی) اِضْتَرَرَ تھا۔اور اِضْطَرَّ امر اِضْتَرِرْ تھا
۳. اِيْتَمَّ يَاْتَمُّ اِيْتِمَامًا فهو مُؤْتَمٌّ و اُؤْتُمَّ يُؤْتَمُّ اِيْتِمَامًا فذاک مُؤْتَمٌّ
الامر منه اِيْتَمَّ اِيْتَمِّ اِيْتَمِمْ والنهی عنه لا تَاْتَمَّ لا تَاْتَمِّ لا تَاْتَمِمْ
والظرف منه مُؤْتَمٌّ

باب استفعال:

(۱)اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقِرٌّ و اُسْتُقِرَّ يُسْتَقَرُّ اِسْتِقْرَارًا فذاک مُسْتَقَرٌّ
الامر منه اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقِرِرْ والنهی عنه لَا تَسْتَقِرَّ لَا تَسْتَقِرِّ لا تَسْتَقِرِرْ
والظرف منه مُسْتَقَرٌّ

باب انفعال:

(۱) اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا فهو مُنْسَدٌّ
الامر منه اِنْسَدَّ اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ والنهی عنه لَا تَنْسَدَّ لَا تَنْسَدِّ لَا تَنْسَدِدْ
والظرف منه مُنْسَدٌّ

مصادر

اَلْمَدُّ ۱	کھینچ کر پھیلانا زیادہ کرنا (شر میں) نگاہ اٹھانا، روشنائی زیادہ کرنا	اَلْاِشْتِقَاقُ	ایک کلمے کا دوسرے سے بننا
اَلْاِمْدَادُ	کھینچ کر بڑھانا (خیر میں)	اَلشِّقَاقُ ۲ (مفاعلة)	مخالفت کرنا (مفاعلہ)
اَلْاِمْتِدَادُ	پھیلنا، کھچ جانا	الحج ۳ (ن)	قصد کرنا۔ دلیل میں غالب آنا
اَلْاِسْتِمْدَادُ	مدد طلب کرنا	اَلْمُحَاجَّةُ، اَلْاِحْتِجَاجُ، اَلتَّحَاجُّ	جھگڑا کرنا یعنی اپنے دعویٰ پر حجۃ (دلیل) پیش کرنا اور باہم جھگڑا کرنا
اَلتَّمَاسُّ	ایک دوسرے کو چھونا	اَلْحُبُّ وَالْمَحَبَّةُ ۴ اَلْاِحْبَابُ (ض) اَلْاِسْتِحْبَابُ	(ض) پسند کرنا، محبت کرنا (مزید موافق مجرد)
اَلشَّقُّ وَالْمَشَقَّةُ	نفس پر دشوار ہونا (ن)	اَلتَّحْبِيبُ	دوسرے کے لیے محبوب بنانا
اَلشَّقُّ	پھاڑنا چیرنا	اَلْقَرُّ (ض س) ۵	ٹھنڈا ہونا
اَلْاِنْشِقَاقُ اَلتَّشَقُّقُ	پھٹنا چیر جانا	اَلْقَرَار اَلْاِسْتِقْرَارُ	ثابت ہونا (ض س)
اَلسَّلُّ (ن)	ایک چیز میں سے دوسری چیز کا آہستگی کے ساتھ نکالنا	اَلتَّقْرِيرُ، اَلْاِقْرَارُ ۶	ثابت کرنا
اَلتَّسَلُّلُ	بھیڑ میں سے آہستہ آہستہ نکلنا، کھسک جانا	اَلسَّدُّ (ن)	سوراخ بند کرنا، درست کرنا
اَلسَّلْسَلَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملانا	اَلسَّدَادُ (س)	درست ہونا
اَلتَّسَلْسُلُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملتے چلے جانا	اَلْهَمُّ ۷	غمگین ہونا، ارادہ کرنا

اَلْخُصُوْصُ (ن) اَلتَّخَصُّصُ	خاص ہونا	اَلْاِهْتِمَامُ	غمگین ہونا، کسی انتظام کی غم خواری کرنا
اَلْخِصُّ اَلتَّخْصِيْصُ اَلْاِخْتِصَاصُ	خاص کرنا	اَلْاِ هْمَامُ	کسی کے ارادے پر برا نگیختہ کرنا
اَلْخَصَاصَةُ (س)	حاجت مند ہونا	اَلْاَمُّ ' اَلتَّأمِيْمُ ' اَلْاِئْتِمَامُ	قصد کرنا
اَلضُّرُّ (ن)	نقصان پہنچانا، مجبور کرنا	اَلْحَلَالُ (ض)	حلال و جائز ہونا
اَلْاِضْطِرَارُ	مجبور کرنا	اَلْحُلُوْلُ (ن)	کسی جگہ اترنا

حواشی: ۱؎ المدُّ. المِداد هو فی الاصل اسم لکل مایمد به الشیٔ و اختص فی العرف لما تمد به الدواة من الخبر و المَددَ العونُ و الزيادة بیان ص۱۳۹ ج۶

۲؎ ۔ الشقاق کونک فی شقّ غیر شِق صاحبک الشِقّ جانبٌ . ۳؎ ۔ الحجّ بالفتح القصد و بالکسر اسمٌ الحجَّةٌ المرّة و السنة جمعه حِجج و الحُجَّةُ بالضم الدلالة المبَيِّنَةُ للمحجَّة ای المقصد . و المُحاجة طلب الدفع عن حُجّيته و الاحتجاج حجة پیش کرنا اسی طرح التجاجُ .

۴؎ ۔ الحبُّ . حببتُه اذا اَصَبْتَ (بِالوُدِّ) حبَّةٌ قلبه.

۵؎ ۔ القَرُّ و هو البرد هو نقيض السکون و الحرّ یقتضی الحرکة .

۶؎ ۔ الاقرار ۔ثابت کرنا خواہ حسًا ہو یا زبان سے جس کے بناء پر تقریر کے معنی بیان کرنے کے ہیں اور اقرار کے معنی اعتراف کرنے کے ہیں۔

۷؎ ۔ الهمُّ ۔ ہم وہ حزن جو انسان کو پگھلا دے اور وہ ارادہ جس کو انسان غم کی طرح اندر اندر ہی پکا دے اس لیے اس کا تعدیہ باء کے ساتھ ہے۔

تکملہ

ہفت اقسام کا خلاصہ

ابواب	مہموز	مثال	اجوف	ناقص	مضاعف
نَصَرَ	اَمَرَ یَاْمُرُ مُرْ	-	قَالَ یَقُوْلُ قُلْ	دَعَا یَدْعُوْ اُدْعُ	مَدَّ یَمُدُّ مُدُّ اُمْدُدْ
ضَرَبَ	اَسَرَ یَاْسِرُ اِیْسِرْ	وَعَدَ یَعِدُ عِدْ	بَاعَ یَبِیْعُ بِعْ	رَمٰی یَرْمِیْ اِرْمِ	فَرَّ یَفِرُّ فِرَّ اِفْرِرْ
سَمِعَ	اَمِنَ یَاْمَنُ اِیْمَنْ	وَجِلَ یَوْجَلُ اِیْجَلْ	خَافَ یَخَافُ خَفْ	رَضِیَ یَرْضٰی اِرْضَ	مَسَّ یَمَسُّ مَسَّ اِمْسَسْ
فَتَحَ	سَاَلَ یَسْاَلُ اِسْئَلْ ۔ سَلْ	وَهَبَ یَهَبُ هَبْ	-	نَهٰی یَنْهٰی اِنْهَ رَاٰی یَرٰی ۔ رَ	-
کَرُمَ	رَؤُفَ یَرْؤُفُ اُرْؤُفْ	وَسُمَ یَوْسُمُ اُوْسُمْ	طَالَ یَطُوْلُ طُلْ	رَخُوَ یَرْخُوْ اُرْخُ	-
حَسِبَ	-	وَرِثَ یَرِثُ رِثْ	-	وَلِیَ یَلِیْ لِ	-
افعال	اٰمَنَ یُؤْمِنُ اٰمِنْ	اَوْقَدَ یُوْقِدُ اَوْقِدْ اَیْقَنَ یُوْقِنُ اَیْقِنْ	اَقَامَ یُقِیْمُ اَقِمْ	اَلْقٰی یُلْقِیْ اَلْقِ	اَمَدَّ یُمِدُّ ۔ اَمِدَّ اَمْدِدْ
تفعیل	-	-	-	سَمّٰی یُسَمِّیْ سَمِّ	-
مفاعلة	-	-	-	لَاقٰی یُلَاقِیْ لَاقِ	حَاجَّ یُحَاجُّ ۔ حَاجَّ حَاجِجْ
تفعل	-	-	-	تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی ۔ تَمَنَّ	-
تفاعل	-	-	-	تَعَالٰی یَتَعَالٰی ، تَعَالَ	تَحَاجَّ یَتَحَاجُّ ، تَحَاجَّ تَحَاجَجْ
افتعال	اِیْتَمَنَ یَاْتَمِنُ اِیْتَمِنْ	اِتَّفَقَ یَتَّفِقُ اِتَّفِقْ	اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتَرْ	اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ ۔ اِجْتَبِ	اِهْتَمَّ یَهْتَمُّ ، اِهْتَمَّ اِهْتَمِمْ
استفعال	-	-	اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتَقِمْ	اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتَعْلِ	اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتَقِرَّ اِسْتَقْرِرْ
انفعال	-	-	اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقَدْ	اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ ۔ اِنْبَغِ	اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسَدَّ اِنْسَدِدْ

قرآن پاک کے صیغے

برائے استاد:
ان آیات میں مذکورہ صیغوں کو سابق قواعد کی مدد سے اس طرح حل کرائیں کہ پہلے پوری آیت کا ترجمہ کرائیں یا سنادیں جیسے طلبہ کی استعداد ہو اس کے بعد صیغہ پوچھیں نہ بتا سکیں تو پڑھے ہوئے قواعد کے ذریعے راہنمائی کریں پھر صیغوں کو اس طرح یاد کرائیں فَاتَّقُوْنِ سے اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً سے صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف باب افتعال تین اقسام میں سے فعل چار اقسام میں سے ثلاثی مزید فیہ ہفت اقسام میں سے ناقص یائی و مثال واوی

اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۔ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ ۔ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ۔ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِانْفَضُّوْا اِلَیْهَا ۔ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۔ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ قَالُوْا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ ۔

یَتَّقْهِ مضارع مجزوم ہے جزم فعل شرط پر عطف کی وجہ سے ہے۔ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ سے یَتَّقِهِ تھا۔ اَرْجِهْ اَرْجٰی یُرْجِیْ سے امر حاضر معروف ہے اور اصل میں اَرْجِهِ وَاَخَاهُ تھا۔ تَقِهِ سے فَعِلٌ کی صورت اور جِهِوَ سے فِعِلٌ کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ فَعِلٌ اور فِعِلٌ میں درمیانی حرف کو ساکن کر دیتے ہیں اس سبب سے پہلا یَتَّقْهِ اور دوسرا اَرْجِهْ ہو گیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا یہ اَثَارَ یُثِیْرُ سے ہے نہ کہ اَثَرَ یَاْثِرُ سے۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۔ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ ۔ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا

اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ . لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ . فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا . اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ . قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ . قَلٰى يَقْلِيْ سے صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا . اَشُدٌّ اَفْعُلٌ کے وزن پر شِدَّةٌ کی جمع ہے جیسے نِعْمَةٌ کی جمع اَنْعُمٌ .

اَفَمَنْ يَّهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّايَهِدِّيْ . مَايَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ . وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ . وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ . فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ . وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَاعَادٍ فَلَاۤاِثْمَ عَلَيْهِ ط وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ . فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَااسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَايَرْجِعُوْنَ ط فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ . قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ .

وقف کی حالت میں ناقص سے حرف علت کا حذف کرنا جائز ہے بلکہ محققین صرف نے لکھا ہے کہ عرب جزم و وقف کے بغیر بھی آخری واؤ یاء اور الف کو حذف کر کے يَدْعُ ويَرْمِ کہتے ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ . وَيٰقَوْمِ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ . وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ . فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ . وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ط اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ . وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا .

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ . وَ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا
مَعَ الرّٰکِعِیْنَ . وَ کُلُّھُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَرْدًا . اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ اور اٰتُوْا الزَّکٰوۃَ
کا فرق ذہن نشین کرلو اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ مِنْھَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی
النَّارِ ھُدًی . وَلَوْرُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا عَنْہُ عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی
اَفَلَا یَرَوْنَ اَنْ لَّایَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا . ءَ اِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرٰبًا ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ
. اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ .
اَلْمَوْتُ نصر سمع دونوں سے آتا ہے۔ مِتْنَا سمع سے ہے اور نَمُوْتُ نصر سے ہے۔
فَانْبَجَسَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا . وَقَدْخَابَ مَنْ دَسّٰھَا . لَوْ نَشَاءُ
لَجَعَلْنٰہُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَکَّھُوْنَ . وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْ بَاْسَنَا قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ .
وَلَمْ اَکُ بَغِیًّا

جازم کے وقت یکون کے نون کا حذف کرنا درست ہے۔

☆ تیسرا حصہ ختم ہوا ☆

حصہ چہارم

اس میں تین باب ہیں پہلے باب میں کلموں کے اوزان دوسرے میں بابوں کے خاصوں کا بیان ہے اور تیسرے باب میں مذکر ، مؤنث ، تثنیہ ، جمع ، نسبت ، تصغیر کی بحث ہے

باب اوّل (اسموں کے اوزان میں)

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق

جامد:۔ وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی اسم بنے۔اس کی قسمیں چھ ہیں

(۱)......ثلاثی مجرد (۲)......ثلاثی مزید

(۳)......رباعی مجرد (۴)......رباعی مزید (۵)......خماسی مجر (۶)......خماسی مزید

(۱):۔ **ثلاثی مجرد**۔اس کے وزن دس ہیں۔

۱۔(۱تا۴) فؔ کلمے کے فتحہ کے ساتھ عیؔن کلمے کی تینوں حرکتیں اور سکون

جیسے: (۱) فَعَلٌ ، (۲) فَعِلٌ ، (۳) فَعُلٌ ، (۴) فَعْلٌ ،

فَرَسٌ گھوڑا ، کَتِفٌ کندھا ، عَضُدٌ بازو ، فَلْسٌ پیسہ

۲۔(۵تا۷) فؔ کلمہ کہ کسرہ کے ساتھ عیؔن کلمے کا فتحہ وکسرہ اور سکون

جیسے (۱) فِعَلٌ (۲) فِعِلٌ (۳) فِعْلٌ،

عِنَبٌ انگور اِبِلٌ اونٹ حِبْرٌ[۱] عالم

۳۔(۸تا۱۰) فؔ کلمہ کے ضمہ کے ساتھ عیؔن کلمے کا فتحہ وضمہ اور سکون

جیسے: (۸) فُعَلٌ (۹) فُعُلٌ (۱۰) فُعْلٌ

صُرَدٌ چڑیا۔ عُنُقٌ گردن قُفْلٌ تالا۔

﴿۱ حِبْرٌ بالکسر روشنائی و عالم لیکن اس دوسرے معنی میں بَحْرٌ سے مقلوب ہے﴾

فائدہ(۱)۔
فَ کلمے کے فتحہ، کسرہ اور ضمہ میں سے ہر ایک کے ساتھ عین کی چار حالتیں آسکتی ہیں یہ بارہ ہوئیں مگر اسم میں کسرے کے بعد ضمہ اور ضمہ کے بعد کسرہ عرب کے ہاں ثقیل ہے اس لیے فِعُلٌ فُعِلٌ دونوں ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے۔

فائدہ(۲)۔
فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو اس میں تین وجوہ ہیں فَخِذٌ فِخْذٌ ورنہ دو ہیں کَتِفٌ اور فِعِلٌ فَعُلٌ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی درست ہے جیسے اِبْلٌ، عَضْدٌ عَضُدٌ، عُنْقٌ عُنُقٌ

(۲)۔ثلاثی مزید: جیسے حِمَار

(۳) رباعی مجرد:۔ اس کے وزن پانچ ہیں۔
(۱)فَعْلَلٌ جَعْفَرٌ نام ہے (۲)فِعْلِلٌ زِبْرِجٌ زینت (۳) فُعْلُلٌ بُرْثُنٌ شیر کا پنجہ
(۴)فِعْلَلٌ دِرْهَمٌ چاندی کا سکہ (۵)فِعَلٌّ قِمَطْرٌ صندوق

(۴)۔رباعی مزید: اس کے وزن بے شمار ہیں

(۵)۔خماسی مجرد:۔ کے وزن چار ہیں
(۱) فَعَلَّلٌ سَفَرْجَلٌ بہی (۲)فُعَلِّلٌ قُذَعْمِلٌ موٹا اونٹ
(۳) فَعْلَلِلٌ جَحْمَرِشٌ بوڑھی عورت (۴) فِعْلَلٌّ قِرْطَعْبٌ تھوڑی چیز

(۶)۔خماسی مزید:۔ اس کے وزن پانچ ہیں:
(۱) فَعْلَلُوْلٌ عَضْرَفُوْطٌ باہمنی (۲) فِعْلَلُوْلٌ قِرْطَبُوْسٌ بڑی مصیبت
(۳)فَعَلَلِيْلٌ خَنْدَرِيْسٌ پرانی شراب (۴) فُعَلِّيْلٌ خُذَعْبِيْلٌ باطل چیز
(۵)فَعَلَّلٰی قَبَعْثَرٰی موٹا اونٹ

مصدر اور اس کے اوزان

مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنے اور اس کے ترجمہ میں کرنا یا ہونا پایا جائے جیسے اَلْاَکْلُ کھانا اَلْکَوْنُ ہونا ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان کثیر ہیں زیادہ مشہور یہ ہیں:۔

فَعْلُ فَعْلٰی فَعْلَةٌ فَعْلَان بفتح		قَتْلُ دَعْوٰی رَحْمَةٌ خَذْلَان بفتح
فِعْلُ فِعْلٰی فِعْلَةٌ فِعْلَان بکسر		فِسْقُ ذِکْرٰی خِدْمَةٌ حِرْمَان بکسر
فُعْلُ فُعْلٰی فُعْلَةٌ فُعْلَان بضم		شُغْلُ بُشْرٰی سُرْعَةٌ غُفْرَان بضم
مَفْعَلَةٌ مَفْعَلٌ فَعَلٌ فَعْلُوْلَةٌ است		مَسْغَبَةٌ مَدْخَلٌ طَلَبٌ قَیْلُوْلَةٌ است
فَیْعَلُوْلَةٌ ہم فَعَالَةٌ ہم فَعَالٌ		نحو کَیْنُوْنَةٌ شَهَادَةٌ ہم کَمَالٌ
مَفْعِلَةٌ مَفْعِلٌ فَعِلٌ فَعْلُوَةٌ است		مَغْفِرَةٌ مَرْجِعٌ خَنِقٌ جَبْرُوَةٌ است
ہم فَعِیْلَةٌ ہم فَعِیْلٌ فَاعِلَةٌ		چوں نَصِیْحَةٌ ہم زَفِیْرٌ کَاذِبَةٌ ۱
مَفْعُلَةٌ مَفْعُوْلٌ ہم مَفْعُوْلَةٌ است		مَمْلُکَةٌ مَفْتُوْنٌ ہم مَکْنُوْبَةٌ است
ہم فَعُوْلُ ہم فُعُوْلَةٌ ہم فُعُوْلٌ		چوں قَبُوْلٌ ہم سُهُوْلَةٌ ہم دُخُوْلٌ
ہم فِعَلٌ دیگر فِعَالَةٌ ہم فِعَالٌ		چوں صِغَرٌ دیگر خِلَافَةٌ ہم حِسَابٌ
ہم فُعَلٌ دیگر فُعَالَةٌ ہم فُعَالٌ		چوں هُدًی دیگر غُطَالَةٌ ہم سُؤَالٌ
بعد ازاں فَعْلَاءُ و فَعُوْلَةٌ بفتح		وزن آں رَغْبَآءُ و جَبُوْرَةٌ بفتح

۱: الکَاذِبَةُ: قوله تعالی لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ۱۲

تنبیہ:

مصدروں کے اوزان کو اشعار میں لانے سے مقصد وزنوں کے یاد کرنے میں سہولت ہے اس لیے شعروں کے طرز کو قائم رکھنے کے لیے دو باتوں کو ملحوظ رکھیں ایک تو فارسی کے الفاظ کو فارسی پڑھیں دوسرے عربی کے وزن اور مصدروں میں تنوین کو بحالت وصل بھی گرادیں۔ ان بارہ شعروں کے اندر مصدر کے چالیس وزنوں کا ذکر ہے

(۴۱) فَعَلَةٌ غَلَبَةٌ غلبہ کرنا (۴۲) فَعِلَةٌ سَرِقَةٌ چوری کرنا

(۴۳) فَعَالِيَةٌ كَرَاهِيَةٌ (س) ناپسند کرنا (۴۴) فَاعِلٌ قُمْتُ قَائِمًا

(۴۵) مَفْعُوْلٌ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (۴۶) تِفْعَالٌ اس وزن پر صرف دو مصدر آئے ہیں تِلْقَآءٌ (س) ملنا تِبْيَانٌ (ض) ظاہر ہونا

(۴۷) مِفْعَالٌ . مِيْعَادٌ . مِيْرَاثٌ . (۴۸) مِيْثَاقٌ. تَفْعُلَةٌ . تَهْلُكَةٌ

مصدر کے قیاسی اوزان:۔

(۱). فَعْلٌ: ہر متعدی فعل کے مصدر کے لیے ہے (جاربردی) جیسے رَجْعٌ (ض) لوٹانا فَهْمٌ (س) سمجھنا۔ (جاربردی)

(۲). فَعَلٌ: ہر لازم فعل کے مصدر کے لیے ہے بشرطیکہ اس کی ماضی مکسور العین ہو جیسے فَرِحَ فَرَحاً (س) خوش ہونا

(۳). فَعَالَةٌ فُعُوْلَةٌ: باب کرم کے لیے ہے جیسے ضَخَامَةٌ موٹا ہونا۔ سُهُوْلَةٌ آسان ہونا۔

(۴). فُعَلٌ: فعل ناقص کے لیے خاص ہے جیسے هُدًى (ض) راہ بتانا۔

(۵). فُعُوْلٌ: (فؔ کے ضمہ کے ساتھ) وہ لازم مصادر جو حرکت صوت صنعت بیماری کے معنی میں نہ ہوں سب اسی وزن پر آتے ہیں دُخُوْلٌ

(۶). فَعُوْلٌ: (فؔ کے فتحہ سے) صفت مشبہ ہی کے لیے ہے صرف ذیل کے پانچ مصدر عام قیاس کے خلاف فُعُوْلٌ اور فَعُوْلٌ دونوں کے وزن پر آئے ہیں لیکن فَعُوْلٌ (بالفتح) کے وزن پر ہونے کی صورت میں مصدری معنی کے علاوہ اپنے صفت مشبہ والے معنی بھی دیتے ہیں جیسے۔

(۱) طُهُوْرٌ فؔ کے ضمہ سے صرف مصدر ہے ، پاک ہونا

طَھُوْرٌ فتحہ سے مصدر بھی ہے، (پاک ہونا) اور صفت بھی (پاک یا پاک کرنے والا)
(۲) وُضُوْءٌ ف کے ضمہ سے مصدر ہے (پاک ہونا۔ چمکنا)
وَضُوْء فتحہ سے مصدر بھی ہے (پاک ہونا چمکنا) اور صفت بھی (وضو کرنے کا پانی)
(۳) وُقُوْدٌ ضمہ سے مصدر ہے (کسی چیز کا آگ لگنے سے بھڑکنا)
وَقُـوْدٌ فتحہ سے مصدر بھی (یہی معنی میں جو گزرے) اور صفت بھی (آگ لگنے سے بھڑکنے والی چیز یعنی ایندھن)

(۴) قُبُوْلٌ (ضمہ سے) مصدر ہے (لے لینا)

قَبُوْلٌ (فتحہ سے) مصدر بھی ہے (لینا اور بادصبا کا چلنا) اور صفت بھی ہے (بادصبا)

(۵) وَلُوْعٌ صرف فتحہ سے ۱۔ شیفتہ ہونا ۲۔ شیفتہ (شیفتہ کے معنی بہت محبت والا عاشق)

۷ . فَعِيْلٌ: سیر (چلنے) صوت (آواز) کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے جیسے رَحِيْلٌ کوچ کرنا وطن چھوڑنا۔ زَئِيْرٌ شیر کا دھاڑنا۔ زَفِيْرٌ گدھے کا آواز نکالنا۔ شَهِيْقٌ گدھے کا ھینکنا صَفِيْرٌ ہونٹوں سے سیٹی بجانا۔

۸ . فَـعَلَانٌ: (فَ وعَ دونوں کے فتحہ والی حرکت سے) حرکت کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے جیسے سَيَلَانٌ (ض) بہنا۔ حَيَـوَانٌ (س) زندہ رہنا۔ جَـوَلَانٌ (ن) گھومنا۔ حَوَلَانٌ (ن) پھرنا۔

۹ . فِعَالَةٌ: تین معانی کے لئے ہے

(۱) مصدر جیسے دِرَايَةٌ (ض) جاننا

(۲) صنعت جیسے دِبَاغَةٌ (ف) چمڑا رنگنا یا چمڑا رنگنے کا پیشہ۔ كِتَابَةٌ (ن) لکھنے کا کام کرنا زِرَاعَةٌ (ف) کاشتکاری۔ حِـجَـامَةٌ (ن) پچھنے لگانے کا کام کرنا خِيَـاطَةٌ (ض) درزی کا پیشہ اِمَارَةٌ (ک) امیری۔ صِنَاعَةٌ (ف) کاریگری پیشہ۔ وِكَالَةٌ (ض) سپردگی۔ وِلَايَةٌ (ض) حکومت کرنا یا ایک حاکم کا زیر نگین علاقہ

(۳) اشتمال واحاطہ یعنی گھیر لینے والی چیزوں کے لیے جیسے عِمَامَۃٌ (ن) پگڑی۔ غِشَاوَۃٌ (س) ڈھکنا، پردہ لِفَافَۃٌ (ن) لپیٹنے کی چیز۔ عِصَابَۃٌ (ض) وہ چیز جس سے کئی چیزوں کو باندھا جائے پگڑی پٹی۔

۱۰. فِعَالٌ: تین معانی کے لیے ہے

(۱) مصدر جیسے ذهاباً و ایاباً

(۲) اسم مفعول جیسے لِبَاسٌ پہنا ہوا۔ کِتَابٌ لکھا ہوا۔ اِمَامٌ (ن) جس کا قصدو اقتداء کی جائے

(۳) آلہ۔ خِلَالٌ (ن) سوراخ کرنے کا آلہ۔ قِوَامٌ (ن) قیام اور وجود کا ذریعہ۔ خِتَامٌ مہر لگانے کا آلہ انگوٹھی۔ مِزَاجٌ (ن) ملونی۔ رِکَابٌ (س) رکوب کا ذریعہ یعنی سوار کے پیر رکھنے کی جگہ اور سواری کے اونٹ۔ خِیَاطٌ (ض) سینے کا آلہ سوئی۔ فِدَاءٌ (ض) وہ مال ہے جو قید سے چھڑانے کے لیے پیش کیا جائے۔ فِکَاکٌ (ن) وہ شے جس کے ذریعہ رہن وغیرہ کو چھڑایا جائے۔ غِلَاف. ڈھانپنے کا آلہ

۱۱. فُعَالٌ: بیماری اور آواز کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے۔

جیسے صُدَاعٌ (س) سر کا چکرانا صُهَالٌ (ف) گھوڑے کا ہنہنانا

۱۲. فُعَالَۃٌ: تین معانی کے لیے ہے

(۱) مصدر

(۲) اس چیز کے لیے جو فعل کے نتیجے میں اور قلیل مقدار میں حاصل ہو اس کی دو صورتیں

۱۔ فعل سے مقصود اور کار آمد ہو جیسے خُلَاصَۃٌ (ن) وہ تھوڑی چیز جو کثیر کی ملاوٹ سے علیحدہ کی گئی ہو سُلَالَۃٌ (ن) وہ عمدہ چیز جو گھٹیا سے نکالی گئی ہو

۲۔ وہ مقصود نہ ہو محض بے کار ہو جیسے قُلَامَۃ (ض) وہ ریزے جو کوئی چیز کاٹتے وقت گرتے ہیں بُرَادَۃٌ (ن) وہ ریزے جو لوہے کو ریتی لگانے سے گرتے ہیں کُنَاسَۃٌ (ن) کوڑا جو جھاڑو

دیتے وقت جمع ہوتا ہے غُسَالَۃٌ (ض) وہ میلا پانی جونہاتے وقت گرتا ہے

(۳) اجرت کے معنی دینے والی چیزوں کے لیے جیسے خُفَارَۃٌ کھدائی جُزَارَۃٌ جانور ذبح کرائی اور گوشت بنوائی۔

۱۴. فُعْلَۃٌ: دو معانی کے لیے ہے

(۱) مفعول بننے والی چیزوں کی وہ تھوڑی سی مقدار جس پر فعل ایک بار واقع ہو سکے جیسے لُقْمَۃٌ (س) اتنا کھانا جس کا ایک نوالہ بنالیں۔ اُکْلَۃٌ (ن) کھانے کی اتنی چیز جسے ایک لقمے میں کھالیں جُرْعَۃٌ ایک گھونٹ مُضْغَۃٌ (ف) بوٹی جسے ایک بار چبائیں

(۲) رنگ جیسے حُمْرَۃٌ سرخ رنگ خُضْرَۃٌ (ن) ہرا رنگ زُرْقَۃٌ (س) آسمانی رنگ کُدْرَۃٌ (س) مٹیالا ہونا۔

۱۵. فَعْلَۃٌ: مرۃ یعنی ایک کے معنی دینے والے مصدر کے لیے ہے جیسے یُحَاسَبُ الْخَلْقُ فِیْ مِقْدَارِ حَلْبَۃِ شَاۃٍ اَوْ فِیْ لَمْحَۃٍ (مرقات ج:۱ص۸۲) اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ

برائے استاد(قال الرضی واعلم ان الفرق فی مصدر الثلاثی بین ذی التاء و عدیمها لم اطلع علیه فی مصنف بل اطلق المصنفون ان المرة منه علی فِعْلَةً فتقول کتبت کَتْبَةً (لاَ کِتَابَةً) ۱۲ کفایه شرح شافیه

۱۶. فِعْلَۃٌ: نوع یعنی فعل کی ہیات وحالت بتانے کے لیے ہے جو کبھی تو فاعل کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے جِلْسَۃٌ بیٹھنے کی حالت، فأکلت تلک الأکلة اور کبھی مفعول کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے صِبْغَۃٌ رنگنے کے بعد رنگ کی حالت جو مثلاً کپڑے پر ہوتی ہے نہ کہ وہ رنگ جو ڈبے میں ہوتا ہے کیونکہ وہ عین ہے

برائے استاد: المراد بالنوع الحالة التی علیها الفاعل عند الفعل تقول هو حسن الرکبة ای اذا رکب کان رکوبه حسنا ای انّ ذلک لما کان موجودا فیه صار حالة ۱۲ (جار بردی) و فی الحدیث اِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسَنُوْا القِتْلَةَ ۱۲ (شذ العرف)

فائدہ: ثلاثی مجرد میں مرۃ وہیأت کے لیے یہی وزن مقرر ہے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب کے آخر میں ۃ ہو تو خود اسی مصدر سے اور ۃ نہ ہو تو اس کے آخر میں مرۃ کی ۃ لگانے

سے مرۃ اور ہیئات دونوں کے معنیٰ اداء ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق ظاہر کرنے کے لیے مصدر کی صفت لانا ضروری ہے جیسے اَقَامَ اِقَامَةً وَاحِدَةً مرت ہے۔ و اِقَامَةً حَسَنَةً نوع ہے۔ اور اسی طرح ہے اِنْطَلَقَ اِنْطِلَاقَةً وَاحِدَةً و اِنْطِلَاقَةً حَسَنَةً .

۱۷. مَفْعَلَةٌ: سبب کے معنیٰ کے لیے جیسے اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ و مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

۱۸. تَفْعَالٌ و فِعِّيْلٰى : مبالغہ کے لیے ہیں جیسے تَجْوَالٌ (ن) بہت گھومنا قال عمر لَوْ لَا الخِلِّيْفٰى لَاَذَنْتُ

باب تفعیل کا مصدر:۔ ان سات وزنوں پر آتا ہے

(۱) تفعیل تَصْدِيْق

(۲) تَفْعِلَةٌ تَجْرِبَةٌ ناقص سے اس باب کے مصادر کے لیے یہی وزن مقرر ہے جیسے تَسْمِيَةٌ تَحِيَّةٌ

(۳) فِعَّالٌ کِذَّابٌ

(۴) فَعَالٌ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا و سَلَامًا

(۵) تِفْعَالٌ (بفتح التاء و کسرہ) كَرَّرَ تَكْرَارًا و بَيَّنَ تِبْيَانًا

باب فَعْلَلَةٌ کا مصدر

فَعْلَلَةٌ کا مصدر فِعْلَالٌ بھی ہے زَلْزَلَ زَلْزَلَةً وَزِلْزَالٌ اہلانا اور مضاعف ہونے کی صورت میں ف پر فتحہ بھی آتا ہے جیسے وَسْوَسَ وَسْوَسَةً وَسْوَاسًا دل میں برا خیال ڈالنا

مصدر میمی:۔

وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم ہو۔ اس کے وزن تین ہیں

(۱) مَفْعَلٌ ثلاثی مجرد کے تمام بابوں کے لیے ہے جیسے مَجْلَسٌ مَفْتَحٌ مَوْجَلٌ مَيْسَرٌ مَرْمًى مَقَامٌ مَعَاشٌ مَرَدٌّ مَفَرٌّ لیکن بعض مصادر عام قاعدے کے خلاف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے مَرْجِعٌ مَصِيْرٌ مَقِيْلٌ مَجِيْئٌ مَسِيْرَةٌ مَعِيْشَةٌ مَشِيْئَةٌ مَصِيْبَةٌ ﴿مَصِيْبَةٌ مَصُوْبَةٌ تھا ۱۲ (نوادر)﴾

(۲) مَفْعِلٌ یہ مجرد میں اس مثال واوی کے لیے ہے جس کا واوٗ مضارع میں گر گیا ہو جیسے
مَوْعِدٌ مَوْضِعٌ مَوْهِبٌ
(۳) مزید سے ہر ایک باب کا مصدر میمی اور اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے
مُمَزَّقٌ مُدْخَلٌ مُخْرَجٌ مُرْسًى
بعض مصدر میمی اور اسم ظرف کے آخر میں ۃ بھی آتی ہے۔ جیسے مَقْرَبَةٌ، مَسْغَبَةٌ، مَقْبَرَةٌ، مَقَالَةٌ، مَوْعِظَةٌ، مَيْسَرَةٌ، مَعْرِفَةٌ، مَدْرِسَةٌ، مَسْئَلَةٌ، مَفَازَةٌ بلکہ ہر مصدر کے آخر میں خلاف قیاس ۃ آسکتی ہے جیسے تَكْبِيْرَةُ الاحرامِ، جَرِيمَةٌ جو جرائمٌ کا مفرد ہے، فَطِينَةٌ

برائے استاد: ادخال التاء فيها ليس بقياس مطّردٍ بل هو مقصورٌ على السماع ۱۲
(جاربردی) اور کفایہ میں المَفعل فی المكان و الزمان و المصدر قياسه التجرد عن التاء ۱۲

اسم المصدر:

اسم المصدر شيئان احدهما ما دلّ على معنى المصدر مزيدا فى اوّله ميمٌ كالمقتل و الثانى اسم العين مستعملا بمعنى المصدر كقولك شكرتك على عطائك مائةَ درهمٍ أى اعطائك مائة درهمٍ و العطاء فى الاصل اسم لما يعطىٰ (رضی ص: ۱۹۸ ج: ۲)
دروس النحو یہ میں ہے اسم مصدر وہ اسم ہے جس کے معنی مصدر والے ہوں لیکن اس کے حروف فعل کے حروف سے کم ہوں اور مصدر اصلی کی جگہ پر آتا ہو جیسے صَلّٰى صَلٰوةً، اَعْطىٰ عطاءً.
اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ (نسفی ص: ۱۶۷، ج: ۳).
ثَوَاباً مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ (فوضع ثوابا موضع اثابة. روح ص: ۱۷۰ ج: ۴)
اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتاً اى اِنْبَاتاً نبات قائمقام ہے انبات ہے جو کہ حدث ہے۔
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ، الثواب اسم لمايُثَاب به كالعَطَاءِ لِمَا يُعْطى
اَعْجَبَهُ نَبَاتُهُ میں (اسم النبات يقع على الكثير و القليل لانه مصدرٌ سمى

بهٖ ما يُنبتُ (نسفی ص:۲۷۶، ج : ۳))
پس نبات حدث نہیں بلکہ عین ہے اور وہ گھاس اور سبزہ ہے اس لئے اس کی جمع نباتات آتی ہے۔
اَصْـلَتَ يُصْلِتُ اِصْلاتاً میں اِصْلاتاً اصل مصدر ہے تلوار کو نیام سے نکالنا۔اِصْلاتاً سے زوائد کو حذف کرنے کے بعد صَلْتاً رہ جاتا ہے اب جب صَلْتاً کو اِصْلاتاً کے قائمقام لا کر یوں کہیں اَصْـلَتَ صَلَتًا توصَلْتاً اسم مصدر ہے اور حدث کے قائمقام ہے اور اگر صَلْتاً کو عین کے لئے استعمال کریں اور یوں کہیں رَفَعَ سَيْفاً صَلْتاً توصَلْتاً عین ہے اس کو مصدر بمعنی مفعول بھی کہتے ہیں جس کی وجہ سے اس کا سَيْفٌ کے لئے صفت ہونا صحیح ہو جاتا ہے۔
لیکن صَلْتاً بمعنی مُصْلَتٌ ہوگا نہ کہ مَصْلُوْتٌ. کیونکہ مَصْلُوْتٌ اصل مصدر سے مشتق ہے اور اصل مصدر صَلْتٌ کے معنی ہیں گھوڑے کو ایڑھی لگانا
اَمانٌ اگر اَمَنٌ کے لئے مفعول مطلق استعمال ہو تو یہ تَاْمِيْنٌ کے لئے اسم مصدر ہے جیسے اٰمَنَ يُؤْمِنُ اماناً.
کیونکہ یہ حالت امن کے لئے بھی آتا ہے اور حالت امن عین ہے نہ کہ حدث۔جیسے مَـنْ دَخَلَ فِي بَيْتِ اللّٰهِ فَلَهُ اَمَانٌ ۔اسی طرح اَمْنٌ بھی آتا ہے۔
اذان من اللّٰهِ رسولِه الأذان بمعنى اِلايْذَانِ و هو اِلاعْلَامُ كما أن الاَمان و العَطاءُ بِمعنى اِلايْمَان و اِلاعْطَاء (نسفی)
طَلاقٌ اسم مصدر ہے تَـطْلِيْقٌ کے لئے طَلَّـقَ طلاقاً اور کیونکہ طلاق عین بھی ہے جیسے الطلاقُ ابغضُ الْمُبَاحَاتِ
طَعَامٌ اسم مصدر ہے۔جیسے اَطْعَمْتُه طَعَاماً۔اور طَعَامُ اسدٍ لحمٌ و طعامُ البقرِ حشيشٌ اسی طرح صلٰوۃ اسم مصدر ہے جیسے صلّٰـی صـلٰوۃً نہ کہ تَـصْلِيَةً اور عین ہے جیسے اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسَةُ ۔ الـصلٰوۃ اسم يوضع موضع المصدر صلّىٰ صلوٰۃ لا تصليَةً اى دعا (قاموس)
مزید کو زوائد سے خالی کرنے کے بغیر بھی اسم مصدر استعمال کرتے ہیں جیسے اَلتَّبَـرُّعُ پھر اس کی جمع تبرعات ہے اردو میں چندہ کہتے ہیں اس کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حدث کے مقابلے میں ہے۔

فارسی میں آراستن مصدر ہے زینت دینا یہ تو انسان کا فعل ہے اور حدث ہے آرائش حاصل مصدر ہے اور عین ہے وہ بیل بوٹوں کا نام ہے یہ کسی کا فعل اور حدث نہیں ہے۔

اردو میں کہتے ہیں فلان مزدوری کرتا ہے تو مزدوری کرنا مصدر اور حدث ہے اگر کہا جائے کہ فلان مزدوری وصول کرتا ہے یا وہ مزدوری اداء کرتا ہے تو مزدوری حاصلِ مصدر ہے اور عین ہے اور وہ عین پیسے ہیں۔

مجرد بھی اسم مصدر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وُضُوْء۔ کہتے ہیں **هل عِندَکَ الوضوْء؟** آپ کا وضو ہے **نعم عندی الوضوء** ہاں میرا وضو ہے۔

ایسے وقت میں مصدر کو اسم کہتے ہیں کیونکہ یہ عین ہے حدث نہیں ہے۔ جیسے **وَصِیَّةٌ**، **وُضُوْءٌ، غُسْلٌ، عِوَضٌ، قِیمَةٌ، ذِبْحٌ (بذبح عظیم) طَحِیْنٌ، حَلِیْبٌ**

مفاعلہ کا مصدر **قِتَالٌ قِیْتَالٌ** تھا اس میں یٰ **قَاتَلَ** کے الف کے بجائے ہے اور **عِدَةٌ وِعَدَةٌ** تھا واؤ کے حذف کے بعد آخری ۃ کو اس کا قائم مقام قرار دیا گیا اس بناپر **قِتَال** میں **قَاتَلَ** کے اور **عِدَةٌ** میں **وَعَدَ** کے سب حروف تقدیراً پائے جاتے ہیں اس لیے یہ دونوں **قَاتَلَ** اور **وَعَدَ** کے لیے مصدر ہیں نہ کہ اسم مصدر۔

مصدر اصلی کی جگہ استعمال ہونے والے چند اسم

اسم	مصدر	معنی	اسم	مصدر	معنی
سُبْحَانٌ	تَسْبِیْحٌ	پاکی بیان کرنا	کَلَامٌ	تَکْلِیْمٌ	بات کرنا
سَلَامٌ سَوَاءٌ	تَسْلِیْمٌ اِسْتِوَاءٌ	سلام کرنا برابر ہونا	اَلْمُتْعَةُ اَلْمَتَاعُ	التَمْتِیْعُ	چندروز مال وزندگی سے فائدہ اٹھانے دینا
وَدَاعٌ	تَوْدِیْعٌ	رخصت کرنا	غَارَةٌ	اِغَارَةٌ	لوٹ ڈالنا
نُذُر، نَذِیْرٌ	اِنْذَارٌ	ہلاکت سے باخبر کرنا	غَرْقٌ	اِغْرَاقٌ	کام میں مبالغہ کرنا

﴿ نُذُرٌ فُعُلٌ ہے اس لیے نُذْرٌ بھی درست ہے اور نذیر بمعنی اسم فاعل یعنی مُنْذِرٌ بھی آتا ہے۔ ﴾

مصدر مرخم:۔

مصدر مرخم وہ ہے جس میں اصل مصدر کے زائد حروف خذف ہو گئے ہوں جیسے اَرْوَدَ اِرْوَادًا وَ رُوَيْدًا . رُوَيْدَ رُوْدٌ کی تصغیر ہے۔

مصدر صناعی:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں ىّ مشدد اور ةٌ زیادہ کر کے مصدر بنایا گیا ہو جیسے اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِيَّةٌ اى كَوْنُ الشَّئِ اِنْسَانًا ، طَهُوْرٌ سے طَهُوْرِيَّةٌ پاک کرنے والا ہونا۔ كَيْفَ سے كَيْفِيَّةٌ

اسم فاعل کے اوزان:

(۱)فَاعِلٌ نَاصِرٌ

(۲)مصدر بمعنی اسم فاعل جیسے اَلْوَسْوَاسُ بمعنی مُوَسْوِسٌ . رَبٌّ بمعنی رَابٌّ . سَوَاءٌ بمعنی مُسْتَوٍ . قَبِيْلٌ بمعنی مُقَابِلٌ . عَشِيْرٌ بمعنی مُعَاشِرٌ.

فَاعِلٌ کا وزن اعداد میں مرتبہ کے لیے آتا ہے جیسے وَاحِدٌ ثَانٍ ثَالِثٌ وغیرہ کبھی ثلاثی مجرد کا اسم فاعل و اسم مفعول مزید کے اسم فاعل و اسم مفعول کی جگہ آتا ہے۔ جیسے اَمْلَحَ اِمْلَاحًا فهو مَالِحٌ . اَحَبَّهُ سے مَحْبُوْبٌ . اَجَنَّهُ سے مَجْنُوْنٌ اَرْسَلَهُ فَذاک رَسُوْلٌ بَشَّرَ فهو بَشِيْرٌ .

برائے استاد: رسول از باب افعال است گویند ارسلت فلاناً فهو مُرْسَلٌ وَرَسُوْلٌ ۱۲(نوادر)۔ بُشْرًا (بشور کی جمع ہے نسفی) بمعنی مُبَشِّرًا

اَحَمَّهُ فذاک مَحْمُوْمٌ . اَزْكَمَهُ سے مَزْكُوْمٌ . اَسَلَّهُ سے مَسْلُوْلٌ وقوله تعالى وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ قوله لواقح. اَلْقَحَ الْفَحلُ النافةَ و الرياحُ السحابةَ فالريح مُلْقِحٌ و الرياحُ ملاقحُ و لكن لا يقال ملاقحُ بل لواقحُ۔۱۲(رضی)

فائدۃ: مُفْعِلٌ کی جگہ مُفْعَلٌ بھی آتا ہے جیسے اَحْصَنَ الرَّجُلَ فَهُوَ مُحْصَنٌ. اَحْصَنَ الرجل تزوج فهو محصَن بفتح الصاد و هو نادر. احصنت المراۃُ عفت و احصنها زوجُها فهى محصِنة كل امراۃ عفيفةٍ محصِنةٍ و محصَنةٍ و كل امراۃٍ متزوجةٍ محصَنةٍ بالفتح لا غير۔۱۲(رضی)

اسم مبالغہ کے اوزان

معنی	اسم	وزن	معنی	اسم	وزن
بہت بہنے والا	مِدْرَارٌ	مِفْعَالٌ	بڑا بچنے والا	حَذِرٌ	فَعِلٌ
بہت محتاج	مِسْكِيْنٌ	مِفْعِيْلٌ	بہت جاننے والا	عَلِيْمٌ	فَعِيْلٌ
بہت مہربان	رَحْمٰنٌ	فَعْلَانٌ	بہت بخشنے والا	غَفُوْرٌ	فَعُوْلٌ
بہت عجیب	عُجَابٌ	فُعَالٌ	بہت پاک	قُدُّوْسٌ	فُعُّوْلٌ
بہت بڑا	كُبَّارٌ	فُعَّالٌ	بہت سچا	صِدِّيْقٌ	فِعِّيْلٌ
بہت فرق کرنے والا	فَارُوْقٌ	فَاعُوْلٌ	بہت جاننے والا	عَلَّامٌ	فَعَّالٌ
زیادہ ہنسنے والا	ضُحْكَةٌ	فُعْلَةٌ	بڑا حیلہ گر	قُلَّبٌ	فُعَّلٌ
			بہت کاٹنے والا	مِجْزَمٌ	مِفْعَلٌ

اسم مبالغہ صرف مجرد سے آتا ہے لیکن اَنْذَرَ سے نَذِيْرٌ اور اَزْهَقَ سے زَهُوْقٌ شاذ ہیں۔

برائے استاد: الضُحْكَةُ. فُعْلَةٌ بالسکون بمعنی اسم مفعول بھی ہے اور بمعنی اسم فاعل ہو کر اسم مبالغہ بھی ہے پس ضُحْكَةٌ زیادہ ہنسنے والا اور وہ جس پر ہنسا جائے ۔فُعَلَةٌ بالحرکۃ صفت مشبہ ہے جیسے هُمَزَةٌ ۱۲ قاموس

صفت مشبہ کے اوزان:

ان کا احاطہ مشکل ہے مشہور وزن یہ ہیں۔

باب	معنی	اسم	وزن	باب	معنی	اسم	وزن
س	خالی	صِفْرٌ	فِعْلٌ	ض	بڑی عمر والا	شَيْخٌ	فَعْلٌ
ک	بے طاقت	وَضَّاعٌ	فَعَّالٌ	ک	سخت	صُعْبٌ ا؎	فُعْلٌ

فَعَلٌ	حَسَنٌ	نیک	ک	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ	بزرگ	ک
فَعِلٌ	صَعِقٌ	بے ہوش	س	فُعَلٌ ۱	حُطَمٌ	نامہربان	ض
فُعُلٌ	نُکُرٌ ۲	مشکل وناگوار چیز	س	فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	ک
فِعَلٌ	زِیَمٌ	پراگندہ	ض	اَفْعَلُ	اَحْمَرُ	سرخ	ک
فِعِلٌ	بِلِزٌ ۳	زن فربہ	ض	فَعَلٰی	حَیَدٰی	بدکنے والا گدھا	ض
فَاعِلٌ	طَاهِرٌ	پاک	ن	فَعْلَان ۸	عَطْشَانٌ	پیاسا مرد	س
فَیْعِلٌ	سَیِّدٌ	سردار	ن	فَعْلٰی	عَطْشٰی	پیاسی عورت	س
فَیْعَلٌ	صَیْقَلٌ	صاف اور چمکانے والا	ن	فُعْلَانٌ	عُرْیَانٌ	ننگا	س
فَیْعَالٌ	دَیَّارٌ ۴	گھر میں آنے جانے والا	ن	فَعِیْلٌ	کَرِیْمٌ	بزرگ	ک
فَیْعُوْلٌ	قَیُّوْمٌ ۵	قائم دائم	ن	فُعْلٰی	حُبْلٰی	حمل والی عورت	س
فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل	ک	فَعَلَانٌ	حَیَوَانٌ	جانور	س
فِعَالٌ	هِجَانٌ ۶	سفید اونٹ	ک	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی	ک
فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	ک	مَفْعُوْلٌ	مَسْعُوْدٌ	نیک بخت	س
				فُعَلَةٌ ۹	هُمَزَةٌ	طعنہ دینے والا (۹	ن

(۱)۔ضُعُبٌ ؛کقوله تعالی خلقکم من ضعف ای ضعیف ای شیء ضعیف فهو الماء (۲)۔ نُکُرٌ . مفردات ۱۲ (۳) اس وزن پر بِلِزٌ کے سوا اور کوئی صفت نہیں آئی ہے ۱۲ نوادر (۴) دَیَّار دَار یَدُوْرُ سے دَیْوَارٌ تھا (۵) قَیُّوْمٌ قام یقومُ سے قَیْوُوْمٌ تھا دونوں سَیِّدٌ کے قاعدے سے دَیَّار و قَیُّوم ہوگئے ۱۲ (جاربردی نسفی) ۱۲ (۶) هِجان مذکر مؤنث مفرد جمع سب کے لیے ہے ۱۲ نوادر (۷) الحَطم کَسْرٌ (۸) فَعْلَانٌ . حَیْرَانُ (۹) کهُمَزِةِ الشدیدةُ من النیران ۱۲

فائدہ(۱)

صفت مشبہ متعدی سے بنے تب بھی لازم ہی ہوتی ہے اور جب متعدی سے صفت مشبہ بنانا منظور ہوتو پہلے اس کو کَـرُم سے لے آتے ہیں تا کہ لازم ہو جائے پھر صفت بناتے ہیں پس رَحِیْـمٌ (صفت مشبہ) رَحُمَ لازم سے ہے اور رَحِیْمٌ (مبالغہ) رَحِمَ متعدی سے ہے اور صفت مشبہ مزید میں صرف لازم ابواب سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے مُطْمَئِنٌّ مُسْتَقِیْمٌ مُنْطَلِقُ اللِّسَان ۱۲

فائدہ(۲)

حَیَوَانٌ مصدر بھی ہے اور صفت مشبہ بھی یہ اصل میں حَیَیَانٌ تھا دوسری یاء کو واؤ سے بدل دیا (نوادر) صفت مشبہ کے ساتھ تائے مبالغہ بھی آتا ہے بَلِ الْاِنْسَـانُ عَلَـی نَفْسِـهٖ بَصِیْرَةٌ و الهاء للمبالغةِ(نسفی ج:۲،ص:۳۱۴)

فائدہ(۳)

اَلْحَسَنَةُ (نیکی) اَلسَّیِّئَةُ (بدی) ان دونوں سے وصفیت زائل ہوگئی ہے اور اسم بن گئے ہیں اس لیے مذکر مونث دونوں کی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے اَلـزِّنٰـی سَیِّـئَةٌ اَلسَّـرِقَةُ سَیِّئَةٌ، اَلصِّیَامُ حَسَنَةٌ ، اَلصَّلٰوةُ حَسَنَةٌ .

﴿اَلْحسنةُ یہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ اس کو تائے نقل کہتے ہیں جیسے قوله تعالى و ما من غائبة فـی السمـاء و الارض الاّ فـی كتـاب مبيـن التـاء فـی غائبة و خافية كالتاء فی العاقبة و الذبيحة و النطيحة فی أنها اسماءٌ غيرُ صفاتٍ(نسفی)﴾

فائدہ(۴)

ہر ایک مصدر و جامد دونوں سے فَـاعِلٌ فَعَّالٌ فَعِلٌ فَعِیْلٌ کے وزن والا صفت مشبہ نسبت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی اس پر بولے جاتے ہیں۔ ان کے آخر میں نسبت کی یاء لگانے کی ضرورت نہیں جیسے تَامِرٌ جَمَّالٌ﴿قوله فاعل كقوله تعالى: بلدة امنا اى ذات امن .﴾

چونکہ اس میں اسم مشتق کی طرح اتصاف نہیں ہوتا یعنی مصدر و جامد کے معنی ان کے موصوف

کے رگ وریشے میں سمائے ہوئے نہیں ہوتے صرف ظاہری اتصال اور ایک گونا تعلق ہوتا ہے اور پھر اس تعلق کا مفہوم نہایت وسیع ہے صدر وقوع ملکیت اور تلبس چاروں طرح کے تعلق کو شامل ہے اس لیے یہ اوزان تذکیر وتانیث فاعلیت ومفعولیت سب کے معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے تَامِرٌ کھجور بیچنے والا امر دیا عورت دَافِقٌ اچھلنے والا یا اچھالا ہوا۔ اَلْجَنَّةُ حَقٌّ . لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ای ذُوْ اَلَمٍ یعنی الم اس سے بطور سببیت صادر ہوا اور مجرم پر واقع ہوا ایسے اسم کو فاعل ذی کذا بھی کہتے ہیں۔

قوله اَلِیْمٌ الخ قوله تعالی اِنَّ الله علیٰ کل شئ بصیرٌ . قال ابن کثیر فانه میصر صرف الی البیصر کما مبدعٌ الیٰ بدیع و مولم الی الیم ۔معلوم ہوا کہ صیغہ نسبت مزید کے معنی میں ہو کر متعدی بھی ہو سکتا ہے۔

فائدہ (۵)

عارضی صفات (بھوک پیاس اور ان کے ضدوں) کے معنی دینے والی صفت مشبہ فَعْلَانٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جُوْعَانٌ عَطْشَانٌ اور ان کا مؤنث فَعْلیٰ ہے جیسے جَوْعیٰ عَطْشیٰ

فائدہ (٦)

رنگ عیب حلیہ یعنی شکل کے معنی دینے والے مادوں سے اسم تفضیل نہیں آتا پس ان موقعوں میں اَفْعَلُ کے وزن والے الفاظ کو صفت مشبہ کہتے ہیں اور ان کا مؤنث فَعْلَاءُ ہے جیسے اَحْمَرُ حَمْرَاءُ اور اس میں مذکر مؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے اس لیے ان دونوں کی جمع حُمْرٌ ہے (بضم الفاء وسکون العین)

مذکر	مؤنث	جمع	مذکر	مؤنث	جمع
اَحْمَرُ سرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ	اَعْیَنُ موٹی آنکھوں والا	عَیْنَاءُ	عِیْنٌ
اَبْیَضُ سفید	بَیْضَاءُ	بِیْضٌ	اَعْمیٰ نابینا	عَمْیَاءُ	عُمْیٌ
اَصْفَرُ زرد	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ	اَصَمُّ بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ

اَحْوَرُ گورا	حَوْرَاءُ	حُوْرٌ		اَبْكَمُ گونگا	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ
اَسْوَدُ کالا	سَوْدَآءُ	سُوْدٌ		اَعْوَرُ کانا	عَوْرَاءُ	عُوْرٌ
اَحْدَبُ کبڑا	حَدْبَآءُ	حُدْبٌ		اَحْوَلُ بھینگا	حَوْلَاءُ	حُوْلٌ

فائدہ: اَفْعَلُ کا وزن کبھی اسم فاعل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ اسی طرح حدوث کے بجائے ثبوت و دوام کے معنی دینے والے الفاظ جو فاعل کے وزن پر ہوں وہ صفت مشبہ ہیں نہ کہ اسم فاعل جیسے قَائِمُ الْلَيْلِ ، اَللّٰهُ حَاكِمٌ ، غَافِرُ الذَّنْبِ ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

اور جب صفت مشبہ سے مقصود حدوث ہو تو اس کو اسم فاعل کے وزن پر لاتے ہیں جیسے ضَائِقٌ[1] بِهٖ صَدْرُكَ

اسم تفضیل :۔

اسم تفضیل کی اصل وضع فاعلی معنی کی زیادتی بتانے کے لیے ہے اور کبھی مفعولی معنی کی زیادتی بتانے کے لیے بھی آتا ہے جیسے اَشْهَرُ مشہور تر اَعْذَرُ معذور تر۔

خَيْرٌ اور شَرٌّ اسم تفضیل[2] ہیں جن کی اصل اَخْيَرُ اور اَشَرُّ تھی پھر کثیر الاستعمال ہونے کے سبب ان سے ہمزہ گر گیا اور [illegible] پر تنوین آئی۔ ثلاثی مجرد میں سے جو افعال کثرت کو قبول نہیں کرتے جیسے الوان عیوب طلوع غروب ان سے اور اسی طرح ثلاثی مجرد کے ماسوا تمام ابواب سے اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ نہیں آتا ایسے فعلوں سے اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں تو ان کا مصدر لو اس کے آخر میں دوزبر لگا دو اور اس مصدر سے پہلے اَشَدُّ یا اَكْثَرُ لے آؤ۔ جیسے زَيْدٌ اَكْثَرُ اِجْتِهَادًا مِنْ عَمْرٍو عَمْرٌو اَقَلُّ اِكْتِسَابًا مِنْ بَكْرٍ خَالِدٌ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ حَامِدٍ۔

[1] یعنی ضیق کی جگہ ضائق آیا ہے۔ وھذا مطرد فی کلّ صفة مشبهة (رضی ج:۲ ص:۱۹۸)

[2] قوله خیر اسم تفضیل الخ مگر آل عمران کے آخر میں خیراً تفضیل کے لئے نہیں ہے (بیان القرآن ج:۲ ص:۸۰)

اسم فاعل صفت مشبہ اسم مبالغہ اور اسم تفضیل کا فرق:

اسم فاعل اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی صفت بن کر عارضی طور پر پائے جائیں نہ ہیشگی کے ساتھ جیسے سَامِعٌ کَلَامَکَ وہ شخص جس نے تمہاری بات سنی ہو۔
اس کے مقابل وہ ہے جس نے تمہاری بات نہ سنی ہو

صفت مشبہ اس ذات کو بتاتی ہے جس میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ پائے جائیں جیسے سَمِیْعٌ وہ شخص جس میں سننے کی لیاقت ہو اس کے مقابل وہ ہے جس میں سننے کی لیاقت قطعاً نہ ہو جیسے درخت پتھر

مبالغہ اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ کثرت سے پائے جائیں اور وہ کثرت دوسرے کے مقابلے میں نہ ہو جیسے عَلَّامٌ۔

اسم تفضیل اس ذات کو بتاتا ہے میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ کثرت سے پائے جائیں اور وہ کثرت دوسرے کے مقابلے میں ہو۔ اس کے ساتھ اس کا ذکر بھی ضروری ہے جس کی نسبت اس میں کثرت پائی جاتی ہے پس عَلِیْمٌ کے معنی ہیں خود زیادہ جاننے والا اور اَعْلَمُ کے معنی ہیں دوسرے سے زیادہ جاننے والا اس لیے عَمْرٌو عَالِمٌ اور زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو بولتے ہیں

اسم مفعول کی اوزان:

اسم مفعول ثلاثی مجرد سے مفعول کے علاوہ ان وزنوں پر بھی آتا ہے:

۱۔فَعُوْلٌ: رَکُوْبٌ سواری کا اونٹ حَصُوْرٌ روکا ہوا حَلُوْبٌ دوہی ہوئی یعنی دودھ

۲۔فَعِیْلٌ: جَرِیْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ، قَتِیْلٌ بمعنی مَقْتُوْل

۳۔فُعْلَۃٌ: ضُحْکَۃٌ جس پر ہنسا جائے۔ عُرْضَۃٌ جس کو پیش کیا جائے قُبْضَۃٌ جس کو مٹھی میں لیا جائے غُرْفَۃٌ جسے چلو میں لیا جائے نُسْخَۃٌ نقل کی ہوئی کتاب، خُطْبَۃٌ وہ کلام جس سے خطاب

کیا جائے نُخْبَۃٌ منتخب کی ہوئی چیز اُمَّۃٌ جس کی اقتداء کی جائے۔﴿ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً ۱۲﴾

۴۔فَعَلٌ: قَبَضٌ قبضہ کی ہوئی چیز صَمَدٌ جس کی طرف قصد کیا جائے قَصَصٌ بیان کی ہوئی کہانی فَلَقٌ پھٹا ہوا وَلَدٌ جنا ہوا

۵. فَعْلٌ : خَطْبٌ ۱ ای مخطوبٌ

۶۔ فِعْلٌ: ذِبْحٌ ذبح کی ہوئی

۷۔ فَاعِلٌ: سِرٌّ کَاتِمٌ بمعنی مَكْتُوْمٌ عِيْشَةٌ رَاضِيَةٌ بمعنی مَرْضِيَّةٌ

۸۔فِعَالٌ: كِتَابٌ بمعنی مَكْتُوْبٌ

۹۔فَعَالٌ: طَعَامٌ بمعنی مَطْعُوْمٌ

اسم آلہ

یہ صرف ثلاثی مجرد متعدی سے آتا ہے اس میں دو وزن کثرت سے مستعمل ہیں

(۱)......مِفْعَلٌ (۲) ......مِفْعَالٌ

دو کمی کے ساتھ آئے ہیں

(۱) ......مِفْعَلَۃٌ (۲)......فِعَالٌ جیسے نِطَاقٌ کمر باندھنے کا آلہ نِظَامٌ پرونے کا آلہ یعنی دھاگہ شِعَارٌ جاننے کا آلہ علامت

فائدہ:

آلہ کے لیے فَاعَلٌ کا وزن بھی آتا ہے لیکن اس وزن کے صرف دو ہی لفظ آئے ہیں۔ عَالَمٌ خَاتَمٌ اور ان میں بھی اسمیت غالب ہے اسمیت غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جاننے کے ہر آلہ کو عالم اور مہر لگانے کے ہر آلہ کو خاتم نہیں کہتے بلکہ عَالَمٌ صرف جہاں کو خَاتَمٌ صرف انگوٹھی کو کہتے ہیں۔ آلہ کے لیے مصدر بھی آتا ہے جیسے وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ۲ . رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ۳

۱ كقوله تعالى : ما خَطْبُكما اى ما شأنكما و حقيقة ما خطبكما اى ما مطلوبكما

۲ قوله لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اى ما يعلم به(بيان القرآن)

۳ قوله رُجُوْمًا جمع رجم وهو مصدر سُمِّي به ما يرجم به.

آلہ کے شاذ اوزان:

وہ اوزان جن میں م اور ع دونوں پر ضمہ ہے شاذ ہیں
مُدُقٌّ کوٹنے کا آلہ مُنْخُلٌ چھاننے کا آلہ مُکْحُلَۃٌ سرمہ رکھنے کا آلہ مُدْھُنٌ تیل رکھنے کا آلہ

اسم ظرف:۔

یہ نَصَرَ سَمِعَ فَتَحَ اور کَرُمَ سے اور ناقص کے ہر باب سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَرْمیٰ مَوْلٰی اور ضَرَبَ، حَسِبَ اور مثال کے ہر باب سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ مَوْجِلٌ [۳]، مَوْضِعٌ، مَوْسِمٌ، مَیْسِرٌ، مُفَسِّرٌ۔

فائدہ (۱):

ذیل کے کلمات میں عین کا کسرہ و فتحہ دونوں ہیں اور کسرہ شاذ اور فتحہ قیاسی ہے۔

مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ) مَطْلِعٌ سورج طلوع ہونے کی جگہ
مغرب سورج غروب ہونے کی جگہ مَنْسِکٌ قربانی کرنے کی جگہ
مَجْزِرٌ اونٹ ذبح کرنے کی جگہ، کمیلہ مَفْرِقٌ (سرکی مانگ) ایک طرف کے بال دوسری طرف سے جدا ہونے کی جگہ
مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ، پیدائش گاہ)
مَسْکِنٌ رہنے کی جگہ گھر مَرْفِقٌ کہنی مَسْجِدٌ [۴] سجدہ گاہ مَنْخِرٌ نتھنا

فائدہ (۲):

جس جگہ کوئی چیز کثرت سے پائی جائے اس کے لیے ظرف کا صیغہ اسی کے مادے سے مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے اَسَدٌ شیر مَاْسَدَۃٌ (وہ جگہ جہاں شیر بہت رہتے ہوں) مَقْبَرَۃٌ (وہ جگہ جہاں قبریں بہت ہوں)

[۳] بعضے در وَجِلَ مفتوح سازند (نوادر) یعنی وہ مثال واوی جس کا واؤ مضارع میں نہ گرا ہو
قولہ تعالی اَیْنَ الْمَفَرُّ قال القرطبی من فتح المیم و کسر الفاء مفر الموضع الذی یفر الیہ و من فتح المیم و الفاء مفر مصدر بمعنی الفرار و من کسر المیم و فتح الفاء مفر الانسان جیّد الفرار قرطبی
[۴] قال سیبویہ و اما موضع السجود فالمسجَد بالفتح لاغیر ۱۲ جاربردی

فائدہ(۳):

اسم ظرف مِفْعَلٌ مِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مِرْفَدٌ (کھانا رکھنے کی جگہ) مَرْصَاد (دشمن پر حملہ کرنے کے لیے انتظار کی جگہ یعنی گھات) مِدْراس ؎ پڑھنے کی جگہ۔

؎ المرصاد المكان يُرْصَدُ فيه العَدُوّ ۱۲ قاموس۔

؎ قوله المدراس الموضع يُقْرَأ فيه القرآن ۱۲ قاموس

باب دوم بابوں کے خاصوں میں

نَصَرَ و ضَرَبَ :

ان دونوں بابوں کا خاصہ مغالبہ ہے یعنی دو شخصوں میں ایک کا غلبہ ظاہر کرنے کے لیے فعل صحیح اجوف واوی اور ناقص واوی کو مفاعلہ کے بعد نصر سے لائیں جیسے کَارَمَنِیْ زَیْدٌ فَکَرَمْتُهٗ ، ضَارَبَنِیْ زَیْدٌ فَاضْرِبَهٗ اور

یہی غلبہ ظاہر کرنے کے لیے مثال اجوف یائی اور ناقص یائی کو مفاعلہ کے بعد ضرب سے لائیں جیسے یُنَاهِیْنِیْ زَیْدٌ فَانْهِیْه

﴿یعنی ایسے باب کے بعد جو جانبین سے ہو مثلاً افتعال جیسے اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی عند ربّهما فحجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی (مشکوٰۃ ص:۱۹) ﴿النُّهْيَةُ (ک) ہوشیار وزیرک ہونا)﴾

فائدہ: مغالبہ میں لازم بھی متعدی ہو جاتا ہے جیسے فَکَرَمْتُهٗ

تنبیہ: چار قسم کے فعل وجوباً نصر سے آتے ہیں

(۱) اجوف واوی قَالَ یَقُوْلُ (۲) ناقص واوی دَعَا یَدْعُوْ

(۳) مضاعف متعدی مَدَّهٗ یَمُدُّهٗ (۴) مغالبہ کے لیے فَاَضْرُبُهٗ

پانچ قسم کے فعل ہمیشہ ضرب سے آتے ہیں (۱) مہموز الفاء اَسَرَ یَاْسِرُ اور اَخَذَ اَکَلَ اَمَرَ قلیل ہیں۔ (۲) مثال واوی وَعَدَ یَعِدُ (۳) اجوف یائی بَاعَ یَبِیْعُ (۴) ناقص یائی رَمٰی یَرْمِیْ (۵) مضاعف لازم خَفَّ یَخِفُّ

سَمِعَ : اکثر اور کَرُمَ: ہمیشہ لازم آتا ہے جو صفات پیدا ہونے کے بعد جسم کو

عارض ہوں ان کے معنی اور اسی طرح عارضی زینت عیب اور رنگ کے معنی دینے والے الفاظ سَمِعَ سے آتے ہیں جیسے شَبِعَ عَطِشَ. فَرِحَ . حَزِنَ . سَقِمَ. بَرِئَ. بَلِجَ (کشادہ آبرو ہونا) عَوِرَ (کانا ہونا) عَجِفَ حَمِقَ لَبِسَ عَرِیَ اَدِمَ کَدِرَ اور جو صفات حسن قبح صغر کبر یا عارضی جو خلقی کی طرح مستحکم ہوگئیں ہوں جیسے فَقُهَ جَنُبَ طَهُرَ

فَتَحَ: سے وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو جیسے ذَهَبَ مَنَعَ لیکن دَخَلَ رَجَعَ میں شہرت قیاس پر مقدم ہے اس لیے مستثنیٰ ہیں اور رَکَنَ اور اَبٰی شاذ ہیں۔

حَسِبَ: اس باب سے کل پچیس کلمات آئے ہیں دو صحیح کے باقی مثال کے ہیں اور ان میں سے صرف تیرہ لفظ فقط حسب سے آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

وَثِقَ بِهٖ . وَجِدَ عَلَيْهِ ای حَزِنَ . وَرِثَ الْمَالَ وَرِعَ عَنِ الشُّبُهَاتِ وَرِکَ ای اِضْطَجَعَ . وَرِمَ الجرحُ . وَرِیَ المخّ . وَعِقَ عَلَيْه ای عَجِلَ . وَفِقَ اَمْرَهُ ای صَادَفَهُ مُوَافِقًا وَقِهَ له ای سَمِعَ . وَکِمَ ای اِغْتَمَّ وَلِیَ الْاَمْرَ وَمِقَ ای اَحَبَّ

اور بارہ کلمات حسب و سمع دونوں سے آتے ہیں۔ بَئِسَ حَسِبَ نَعِمَ وَبِقَ ای هَلَکَ . وَحِمَتِ الْحُبْلٰی . وَحِرَ صَدْرُهُ. وَغِرَ ای اِغْتَاظَ فیهما وَلِعَ الْکَلْبُ. وَلِهَ وَهِلَ ای اِضْطَرَبَ فیهما یَئِسَ منه یَبِسَ الْغُصْنُ

باب اِفْعَالٌ کے خاصے

باب افعال کے کل ۱۵ خاصے ہیں۔

(۱) تعدیہ: متعدی بنانا۔

بَصُرَ (س ک) نظر آیا۔ اَبْصَرْتُهُ میں نے اس کو دیکھا

حَفَرْتُ نَهْرًا میں نے نہر کھودی اَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا میں نے زید سے نہر کھودوائی۔

کبھی تعدیہ میں مجرد کے موافق آتا ہے جیسے قِلْتُ الْبَيْعَ قَيْلاً و اَقَلْتُهُ (ردُّ المختار) میں

نے بیع کو رفع کر دیا

(۲) تصییر:

صاحب ماخذ بنانا۔ ماخذ کبھی مصدر اور کبھی جامد ہوتا ہے۔ جیسے

خَرَجَ زَیْدٌ زید نکلا اَخْرَجْتَہٗ میں نے زید کو نکالا یا خروج والا بنایا

اَشْرَکْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی شراک دار بنائی۔ تصییر کے وقت تعدیہ بھی ہوتا ہے۔

(۳) متعدی کو لازم بنانا:

مجرد متعدی ہو تو باب افعال میں آ کر پانچ حالتوں میں وہ لازم ہو جاتا ہے۔

(۱)۔ بلوغ (۲)۔ صیرورۃ (۳)۔ لیاقت (۴)۔ حینونۃ (۵)۔ مبالغہ ان کی تفصیل آگے آ رہی ہے

(۴) تعریض:

مفعول کو ماخذ کے لیے پیش کرنا جیسے اَبْعَتُہ میں نے اس کو بیع کے لیے پیش کیا۔

(۵) وجدان:

ماخذ کے ساتھ موصوف پانا۔ اَبْخَلْتُہٗ میں نے اس کو بخل والا پایا۔

(۶) سلب:

فاعل کا اپنے نفس سے یا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا۔

قُسُوْطٌ ظالم ہونا اَقْسَطَ زَیْدٌ زید نے اپنے سے ظالم ہونا دور کیا یعنی انصاف کی

شَکٰی اس نے شکایت کی اَشْکَیْتُہٗ میں نے اس کی شکایت دور کی یعنی اس کو راضی کیا۔

(۷) اعطاء ماخذ: ماخذ کا دینا

عَظْمٌ ہڈی اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی اَلشَّیٌّ گوشت بھننا اَشْوَیْتُہٗ میں نے گوشت بھوننے کا کام اس کے حوالے کیا۔ اَلسَّقْیُ پلانا فَاَسْقَیْنَاکُمُوْہُ (ای جعلناہ سقیا لکم المفردات)

(۸) بلوغ: ماخذ میں پہنچنا

اَصْبَحَ زَیْدٌ زید صبح میں داخل ہوا اَعْرَقَ عراق میں پہنچا اَحْرَمَ حرمت میں پہنچا یعنی محرم ہوا۔ اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ درہم دس تک پہنچے۔ اور یا ماخذ کے قریب پہنچنا اَفْطَرَ الصَّائِمُ افطار کے قریب پہنچا یعنی مغرب کے قریب ہوا۔ اَعْصَرَتِ الْجَارِيَةُ اِذَا دَنَتْ اَنْ تَحِيْضَ اسی طرح ہے قولہ تعالی: مِنَ الْمُعْصِرَاتِ۔

(۹) صیرورۃ:

اس کے تین معنی ہیں

(۱) صاحب ماخذ ہونا جیسے اَلْبَنَتِ النَّاقَةُ اونٹنی دودھ والی ہوگی

(۲) صاحب ماخذ کا مالک ہونا جَرْبٌ خارش اَجْرَبَ الرَّجُلُ آدمی خارش والے اونٹوں کا مالک ہوا

(۳) ماخذ میں کسی چیز کا صاحب ہونا اَخْرَفَتِ الشَّاةُ بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی۔

(۱۰) لیاقت: ماخذ کے لائق و مستحق ہونا

اَلَامَ الْفَرْعُ سردار لوم کا مستحق ہوا اَحْمَدَ زَیْدٌ زید قابل تعریف ہوا۔

(۱۱) حینونت:

ماخذ کے وقت میں یا وقت کے قریب پہنچنا

حَصَادٌ کھیتی کاٹنا اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کٹائی کے قریب پہنچی۔

(۱۲) مبالغه:

مقدار یا کیفیت میں ماخذ کی زیادتی والا ہونا جیسے

ثَمَرٌ پھل اَثْمَرَ النَّخْلُ کھجور زیادہ پھل والی ہوئی سُفُوْرٌ صبح کی روشنی اَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح روشنی والی ہوئی

(۱۳) ابتداء: (یعنی ابتداءً باب افعال سے آنا)

کسی نئے معنی کو ظاہر کرنا جو مجرد میں نہ پائے جائیں۔ یعنی کسی فعل کا ابتداء باب افعال سے آنا۔ جیسے شَفَقَةٌ مہربانی اَشْفَقَ ڈرا۔ قَسَمَ تقسیم کیا اَقْسَمَ قسم اٹھائی

(۱۴) موافقت مجرد اور موافقت فَعَّلَ...... تفعّلَ ...... اِسْتَفْعَلَ

نَصَتَ اَنْصَتَ خاموش ہوکر سنا سَرُعَ اَسْرَعَ جلدی کی بَطُؤَ اَبْطَاَ دیر کی، ان مثالوں میں مجرد کے ساتھ موافقت صیر ورہ کے خاصے میں ہے

کَفَّرَہُ اَکْفَرَہُ اس کو کفر کی طرف منسوب کیا (نسبت میں موافقت ہے) تَخَبّی ثَوْباً اَخْبَاہُ کپڑے کو خیمہ بنایا (اتخاذ میں موافقت ہے) اِسْتَعْظَمْتُہُ و اَعْظَمْتُہُ میں نے اس کو بزرگ سمجھا (حسبان میں موافقت ہے) بَغیٰ اِبْتَغیٰ طلب کیا (تعدیہ)

(۱۵) مطاوعت مجرد...... و فعّل

کَبَّہُ اللہ فھو مُکَبٌّ اوندھا گرنے والا بَشَّرْتُہُ فَاَبْشَرَ میں نے اس کو خوشخبری سنائی تو وہ خوش ہوا۔

مطاوعت:

مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ فعل متعدی کا ایک بار پائے جانے کے بعد دوسری بار کسی اور باب سے لازم ہوکر آنا تا کہ یہ بتائے کہ پہلے فعل کے مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔ پہلے فعل کو مطاوَع دوسرے کو مطاوِع کہتے ہیں۔

فائدہ (۱):

فعل متعدی کا ایک مفعول فعل لازم کا فاعل ہوجاتا ہے اس لیے فعل مطاوِع مطاوَع کے مقابلے میں لازم ہوتا ہے جیسے بَاعَدتُہُ فَتَبَاعَدَ، عَلَّمْتُہُ الْفِقْہَ فَتَعَلَّمَہُ عَلَّمَ کا ایک مفعول تَعَلَّمَ کے لئے فاعل ہوگیا۔

فائدہ (۲):

مطاوِع کا ابتداء وجود نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مطاوَع کے بعد پایا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کا اثر ہوتا ہے خواہ مطاوَع کا کلام میں ذکر ہو یا نہ ہو جیسے اِحْتَمَلَ وہ لدگیا۔ سننے والا خود بخود سمجھ گیا کہ کسی کے لادنے سے لدگیا ہے اسی طرح اِنْبَغیٰ

فائدہ (۳):
فعل متعدی کے اثر کا پایا جانا کبھی لازم اور کبھی ممکن ہوتا ہے پہلی صورت میں اس کے مطاوِع کا وجود لازم اور دوسری میں ممکن ہے جیسے قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ عَلَّمْتُهُ الْفِقْهَ فَتَعَلَّمَهُ، عَلَّمَ کے بعد تَعَلَّمَ کا پایا جانا لازم نہیں ہے ممکن ہے۔

فائدہ (۴):
کبھی فعل مطاوِع کا اپنے فاعل سے صدور متصور ہوتا ہے جیسے صَرَّفْتُهُ فَانْصَرَفَ اور کبھی متصور نہیں ہوتا ہے جیسے فَتَقَطَّعَ لکڑی سے خود بخود کٹنے کا صدور متصور نہیں ہو سکتا

فائدہ (۵):
کبھی فعل مطاوِع کا مادہ مطاوَع سے غیر ہوتا ہے طَرَدْتُهُ فَذَهَبَ

باب تَفْعِيْلٌ کے خاصے

(۱) تعدیه:
فَرِحَ زَيْدٌ زید خوش ہوا۔ فَرَّحْتُهُ میں نے اس کو خوش کیا۔

(۲) تصيير:
وَتْرٌ زِہ وَتَّرْتُ الْقَوْسَ میں نے کمان کو زِہ والا بنایا وترت کا ماخذ وتر ہے (تانت) کمان پر تانت چڑھایا۔ نَزَلَ وہ اترا نَزَّلْتُهُ میں نے اس کو اتارا یا نزول والا بنایا۔

(۳) صيرورة:
نَوْرٌ شگوفہ۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ والا ہوا۔ نَوَّرَ کا ماخذ نَوْرٌ ہے

(۴) سلب:
قَشْرٌ چھلکا قَشَّرَ الْعَوْدُ لکڑی کا چھلکا اتارا

(۵) بلوغ:
خَيَّمَ زَيْدٌ زید خیمہ میں داخل ہوا عَمَّقَ عَمْرٌو عمرو عمق تک پہنچا

(۶) مبالغہ:

مبالغہ باب تفعیل میں زیادہ ہے اور تین قسم پر ہے۔

(۱) نفس فعل میں اور یہی اصل ہے جیسے صَرَّحَ خوب ظاہر ہوا یا کیا

(۲) فاعل میں مَوَّتَ الْاِبِلُ بہت سے اونٹ مر گئے۔

(۳) مفعول میں غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ سب دروازے بند کر دیئے۔

(۷) ماخذ کی طرف نسبت:

کُلٌّ کَذَّبَ [۱] الرُّسُلَ سب نے جھوٹا کہا پیغمبروں کو صَدَّقَهٗ اس کو سچا کہا۔

(۸) الباس: ماخذ کا پہنانا

جُلٌّ جھول جَلَّلْتُ الْفَرَسَ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

(۹) تخلیط: ماخذ سے ملمع کرنا

ذَهَبٌ سونا ذَهَّبْتُ السَّيْفَ میں نے تلوار کو سونے سے ملمع کیا۔

(۱۰) تحویل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا

کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے نَصَّرْتُهٗ میں نے اس کو نصرانی بنایا

کسی چیز کو مثل ماخذ بنانا جیسے خَيَّمْتُ ثَوْبًا مثل ماخذ بنانا میں نے کپڑے کو خیمہ کے مثل بنایا۔

مثلاً چادر کو دھوپ سے بچنے کے لئے اوپر باندھا

(۱۱) قصر:

اختصار کے لیے مرکب سے ایک لفظ کا اشتقاق کرنا هَلَّلَ زَيْدٌ لا اله الا الله پڑھا۔

قال لا اله الا الله سے هَلَّلَ کو مشتق کیا

(۱۲) موافقت مجرد و افعل و تفعّل

فَكَرَ و فَكَّرَ اس نے فکر کیا اَمْهَلَ و مَهَّلَ اس نے مہلت دی تَتَرَّسَ و تَرَّسَ ترس کو عمل میں لایا (تعمل)

﴿[۱] كذبني اى نسبني الى الكذب ۱۲ مرقاة﴾

(۱۳) ابتداء:

ابتداء یہ ہے کہ اس کے لئے مجرد ہی نہ ہو یا مجرد ہو مگر اس کے معنی دوسرے ہوں

لَقَّبَهُ اس کا لقب مقرر کیا (مجرد نہیں آیا ہے) جَرْبٌ خارش جَرَّبَ آزمایا

كَلَمَ اس نے کاٹا كَلَّمَ کلام کیا۔

باب تَفَعُّلٌ کے خاصے

(۱) مطاوعت:

قَطَّعْتُهُ فَتَقَطَّعَ میں نے اس کو کاٹا تو وہ کٹ گیا عَلَّمْتُهُ الْفِقْهَ فَتَعَلَّمَهُ میں نے اس کو فقہ سکھایا تو اس نے اس کو سیکھا۔

(۲) تکلّف: ۱

انتساب یا تحصیل ماخذ میں تعب اٹھانا اور زبردستی اپنے اندر ظاہر کرنا تَكَوَّفَ کوفی بنا نسبت کرنے سے یا ان کا لباس پہننے سے تَخَلَّتْ خوب خالی ہوئی

(۳) سلب:

حُوْبٌ گناہ یہ ماٰخذ ہے تَحَوَّبَ زَيْدٌ زید نے اپنے نفس سے گناہ کو دور کیا یعنی گناہ سے بچا

(شرح المفصل لابن حاجب)

(۴) لبس ماخذ: ماخذ کو پہننا

خَاتَمٌ انگوٹھی یہ ماٰخذ ہے تَخَتَّمَ زَيْدٌ زید نے انگوٹھی پہنی

(۵) تعمل: ماخذ کو کام میں لانا اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) ماخذ فاعل سے جدا محسوس نہ ہو جیسے دُهْنٌ تیل تَدَهَّنَ تیل کو کام میں لایا

(۲) جدا محسوس ہو جیسے تَتَرَّسَ ڈال (ترس) کو عمل میں لایا

---

۱ قولہ تکلف: واقعی چیز خود ظاہر ہوتی ہے جیسے کوفی ہونا اور غیر واقعی عمل ہے جیسے تکوّف اور عمل کلفت وتعب ہے اور تکلیف عمل کا حکم بوری الٹنے سے خود خالی ہوگئ لیکن اندر لگے ہوئے آٹے کو صاف کرنے کے لیے کوشش و زبردستی درکار ہے کوشش جہد اور صفائی مبالغہ ہے پس کبھی تکلف سے مراد جہد و مبالغہ ہوتا ہے۔ تَخَلَّتْ غاية الخُلو حتی لم یبق شئ فی باطنها کانها تکلف فی جهد ها فی الخُلوّ ۱۲ (نوادر)

(۳) غیر لاصق لیکن مجاور جیسے تَخَیَّمَ خیمہ کو کام میں لایا یعنی استعمال کیا

(۶) اتخاذ: اس کی چار قسمیں ہیں

(۱) ماخذ کو بنانا بَوَّابٌ دربان تَبَوَّبَ زَیْداً زید کو دربان بنایا

(۲) ماخذ کو لینا حِرْزٌ پناہ تَحَرَّزَ اس نے پناہ لی تَجَنَّبَ جانب لیا یعنی بچا

(۳) کسی چیز کو ماخذ بنانا وِسَادَۃٌ تکیہ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ پتھر کو تکیہ بنایا

(۴) ماخذ میں لینا اِبْطٌ بغل تَاَبَّطَ الصَّبِیَّ بچے کو بغل میں لیا۔

(۷) تدریج:

درجہ بدرجہ یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے کام کرنا خواہ ایک بار میں کرنا ممکن ہو جیسے

تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا یا ایک بار میں ناممکن ہو جیسے تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ۔

(۸) تحوّل:

کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا تَنَصَّرَ نصرانی ہوا بَحْرٌ سمندر تَبَحَّرَ سمندر کے مثل ہوا (علم میں)

(۹) صیرورۃ:

تَمَوَّلَ مال والا ہوا۔ مال مأخذ ہے۔

(۱۰) موافقت مجرد و اَفْعَلَ...... فَعَّلَ...... اِسْتَفْعَلَ

(۱) قَبِلَ تَقَبَّلَ قبول کیا، (۲) اَبْصَرَ تَبَصَّرَ دیکھا (۳) کَذَّبَ و تَکَذَّبَ جھٹلایا

(۴) اِسْتَغْنٰی و تَغَنّٰی غنا طلب کی مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا ای لَمْ یَطْلُبْ غِنًی. اِسْتَکْبَرَ وَ تَکَبَّرَ اپنے کو بڑا سمجھا۔ اِسْتَبْدَلَ، تَبَدَّلَ. اِسْتَعْجَلَ، تَعَجَّلَ

بابِ مُفَاعَلَةٌ کے خاصے

(۱) مشارکۃ ومقابلۃ:

دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ دونوں کا فعل مقابلے میں ایک دوسرے پر واقع ہو لیکن عبارت میں ایک کو فاعل دوسرے کو مفعول ظاہر کیا جائے اس لیے فعل لازم بھی اس باب میں آکر متعدی ہو جاتا ہے جیسے کَارَمْتُہٗ میں نے اس کے ساتھ ایک دوسرے کے اکرام کرنے کا معاملہ کیا۔

فائدہ:

ایک کا فاعل دوسرے کا مفعول ہونا تو عبارت سے صراحۃً اور اس کا عکس معنی سے لزوماً سمجھا جاتا ہے پس قَاتَلَ عَمْرٌو زَیْداً سے عمرو کا فاعل اور زید کا مفعول ہونا صراحۃً اور اس کا عکس ضمناً سمجھا جاتا ہے اسی طرح شَاتَمَ زَیْدٌ عَمْرواً زید نے عمرو کے ساتھ گالی گلوچ کی۔ قَاتَلَ زَیْدٌ وعَمْرٌو سے زید وعمرو کے دونوں کا فاعل ہونا صراحۃً اور ان دونوں کا مفعول ہونا ضمناً سمجھ میں آرہا ہے۔ اور اس کے معنی یہ نہیں کہ زید نے عمرو کو قتل کیا اور عمرو نے زید کو بلکہ معنی یہ ہیں کہ زید وعمرو نے ایک دوسرے کو قتل کرنے کا کام کیا اس سے ضمناً سمجھ آیا کہ عمرو نے بھی زید کے ساتھ یہی کام کیا۔

(۲) موافقت مجرد واَفْعَلَ...... فَعَّلَ...... تَفَاعَلَ

کَتَمَ و کَاتَمَ چھپایا اَبْعَدْتُہٗ و بَاعَدْتُہٗ میں نے اس کو دور کیا (تعدیہ میں موافقت)۔ ضَعَّفَ و ضَاعَفَ دو چند کیا (مبالغہ میں موافقت)۔ عَاوَنَ زَیْدٌ عَمْرواً و تَعَاوَنَا (مشارکۃ میں موافقت)

(۳) تصییر:

عَافَاکَ اللّٰہُ اللہ تجھے عافیت والا کر دے۔ عافیت ماخذ ہے۔

(۴) ابتداء:

قَسْوَۃٌ سختی قَاسَا زَیْدٌ ھٰذِہِ الشِّدَّۃَ زید نے اس تکلیف کی سختی اور اس کا رنج اٹھایا۔ جیسے کہتے ہیں تمتع زیدٌ بھذا النعمۃِ

بابِ تفاعُلٌ کے خاصے

(۱) تشارک:

دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ہر ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو لیکن عبارت میں دونوں بصورت فاعل ہوں جیسے تَعَاوَنَ الرَّجُلَانِ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کی مدد کی یہی ہے کہ مفاعلہ کا ایک مفعول تفاعل میں کم ہو جاتا ہے جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرَوًا و تَقَاتَلاَ، تقاتلا رجلان کی طرح ہے۔ جَاذَبَ زَیْدٌ عَمْرواً ثَوْباً و تَجَاذَبَا ثَوْباً. فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ، تَقَتَلا رَجُلَانِ کی طرح ہے۔

(۲) شرکۃ:

دو کا فعل تیسری چیز پر واقع ہو جیسے تَرَافَعَا شَیْأً دونوں نے ایک چیز اٹھائی۔

(۳) تخییل:

اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو نہ تو اس میں موجود ہو اور نہ ہی اس کو مطلوب ہو جیسے۔ تَمَارَضَ اس نے اپنے کو بیمار بنایا۔

(۴) مطاوعت: فَاعِلٌ جو اَفْعَلَ کے معنی میں ہو یعنی مشارکت سے خالی ہو۔

بَاعَدْتُہٗ میں نے اس کو دور کیا فَتَبَاعَدَ تو وہ دور ہوا۔

(۵) موافقت مجرد و اَفْعَلَ

تَعَالَی اللّٰہ وَ عَلَی اللّٰہ برتر ہے، تَیَامَنَ و اَیْمَنَ یمن میں پہنچا (بلوغ میں موافقت)

(۶۔۷) ابتداء:

بَرَکَ اونٹ بیٹھا، تَبَارَکَ اللّٰہُ بابرکت ہے اللہ

باب اِفْتِعَالٌ کے خاصے

(۱)اتّخاذ : اس کی چار قسمیں ہیں

(۱)اِحْتَجَرَ حجرہ بنایا (۲)اِجْتَنَبَ جانب لیا بچا اِحْتَرَزَ پناہ لی

(۳) اِغْتَذَّ الشَّاۃَ بکری کو غذا بنایا (۴) عَضُدٌ بازو اِعْتَضَدَ بازو میں لیا۔

(۲)تصرف :

فعل کے حاصل کرنے میں مبالغہ کرنا اس کو تسبب واجتہاد بھی کہتے ہیں جیسے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

(۳) تخییر :

فعل اپنے لیے کرنا کَالَ ناپ دیا اِکْتَالَ ناپ لیا

(۴)مطاوعت مجرد و فعّل

غَمَمْتُهُ میں نے اس کو غمگین کیا فَاغْتَمَّ وہ غمگین ہوا۔ حَمَّلْتُهُ میں نے اس کو لادا فَاحْتَمَلَ تو وہ لدا

(۵) موافقت مجرد و اَفْعَل...... تَفَعَّلَ...... تفاعَلَ...... اِسْتَفْعَلَ

قَدَرَ اِقْتَدَرَ قادر ہوا، اَحْجَزَ اِحْتَجَزَ حجاز میں آیا، تَرَدّٰی و اِرْتَدٰی چادر اوڑھی تَخَاصَمَا و اِخْتَصَمَ زَيْدٌ و عَمْرٌو زید و عمرو نے باہم جھگڑا کیا، اِسْتَاْجَرَ و اِيْتَجَرَ اجرت طلب کی

(۶) ابتداء :

سَلِمَةٌ سلامت ہوا سَلِمَ پتھر اِسْتَلَمَ پتھر کو بوسہ دیا یا چھوا۔

بابِ اِسْتِفْعَالٌ کے خاصے

(۱) طلب: ماخذ کا طلب کرنا

طلب خواہ تحقیقی ہو جیسے **طَعَامٌ** کھانا اِسْتَطْعَمَ اس نے کھانا مانگا۔

یا طلب تقدیری ہو جیسے اِسْتَخْرَجَ الْوَتَد وہ کیل نکالنے لگا۔ کیل کو ہلا ہلا کر کھینچنا خروج کا طلب تقدیری ہے

(۲) لیاقت: ماخذ کے لائق ہونا

رُقْعَةٌ ٹکڑا اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے لائق ہوا۔ طلب تقدیری اس میں بھی ہے۔

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

(۳) وجدان: ماخذ کے ساتھ موصوف پانا

كَرَامَةٌ عزت اِسْتَكْرَمْتُهُ میں نے اس کو كَرِيْمٌ یعنی عزت والا پایا

(۴) حسبان: ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا

حَسَنٌ اچھا اِسْتَحْسَنْتُهُ میں نے اس کو اچھا سمجھا۔ وجدان اور حسبان میں یقین اور گمان کا فرق ہے۔

(۵) تحوّل:

(۱) صوری جیسے حَجَرٌ پتھر اِسْتَحْجَرَ الطِّيْن گارا پتھر ہو گیا

(۲) معنوی جیسے نَاقَةٌ اونٹنی اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ اونٹ اونٹنی ہو گیا یعنی کمزوری دکھائی یہ ضعف میں تشبیہ ہے۔

(۶) اتخاذ:

اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدُ ہند کو وطن بنایا۔

(۷) قصر:

اِسْتَرْجَعَ اِنَّا لِلّٰهِ پڑھی

(۸) مطاوعتِ اَفْعَلَ

اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ میں نے اس کو قائم کیا تو وہ قائم ہو گیا۔

(۹) موافقتِ مجرد و اَفْعَلَ ......فَعَّلَ ......تَفَعَّلَ ......اِفْتَعَلَ

قَرَّ اِسْتَقَرَّ قرار پائی (صیرورۃ) **اَجَابَ اِسْتَجَابَ** جواب دیا قبول کیا (اعطاء) **رَجَعَ اِسْتَرْجَعَ . تَکَبَّرَ اِسْتَکْبَرَ** کبرو بڑائی ظاہر کی (تکلف)۔ **اِعْتَصَمَ اِسْتَعْصَمَ** عصمت و بچاؤ اختیار کی (اتخاذ)

بابِ اِنْفِعَالٌ کے خاصے

:(۱) لزوم: لازم ہونا نہ کہ متعدی

جیسے **صَرَفَ** پھیرا **اِنْصَرَفَ** پھرا

(۲) علاج:

فعل جوارح یعنی انفعال ایسے متعدی فعل کے مطاوع آتا ہے جس کا تعلق ظاہری اعضاء کے ساتھ ہو اور حواس ظاہرہ سے معلوم ہو سکے جیسے **اِنْفِطَارٌ** پھٹنا **اِنْکِسَارٌ** ٹوٹنا **فَطَرَ** اور **کَسَرَ** فعل جوارح ہیں اسی بناء پر **عَرَفْتُهٗ فَانْعَرَفَ** درست نہیں۔ اور لزوم و علاج باب انفعال کے لیے لازم ہیں دوسرے ابواب میں ان کا استعمال مجازی ہے

(۳) باب انفعال کا ف کلمہ یرملون میں سے نہ ہو:

جس فعل کا ف کلمہ یرملون میں سے ہو وہ باب انفعال سے نہیں آتا ایسے فعل سے انفعال کے معنی ادا کرنے ہوں تو اس کو باب افتعال میں سے لاتے ہیں جیسے **رَفَعَهٗ فَارْتَفَعَ نَقَلَهٗ فَانْتَقَلَ** ۔لیکن **اِنْمَحٰی** و **اِنْمَازَ** شاذ ہیں۔

(۴) مطاوعتِ مجرد و اَفْعَلَ

کَسَرْتُهٗ میں نے اس کو توڑا **فَانْکَسَرَ** تو وہ ٹوٹ گیا۔ **اَغْلَقْتُ الْبَابَ** میں نے دروازہ بند کیا **فَانْغَلَقَ** پس وہ بند ہو گیا۔

(۵) ابتداء:

طَلُقَ طَلَاقَةً کشادہ رو ہونا **اِنْطَلَقَ** چلا گیا۔

بابِ اِفْعِيْعَالٌ کے خاصے

اس میں صیرورۃ غالب ہے جیسے عَشْبٌ گھاس اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ زمین زیادہ گھاس والی ہوئی۔ حَدَبٌ اِحْدَوْدَبَ

اِفْعِلَالٌ و اِفْعِيْلَالٌ کے خاصے

ان دو بابوں میں لزوم ومبالغہ لازم اور لون وعیب ظاہری غالب آتا ہے جیسے اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ اِحْوَلَّ اِحْوَالَّ اور یہ دونوں باب ناقص سے نہیں آتے۔

بابِ اِفْعِوَّالٌ کے خاصے

خاصہ بناء مقتضب ہے یعنی کٹی ہوئی بناء جس کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل منقول نہ ہو بلکہ از سرنو اسی باب کے وزن پر وضع کیا گیا ہو جیسے اِجْلِوَّاذ

بابِ فَعْلَلٌ کے خاصے

(۱) قصر: جیسے بَسْمَلَ بسم اللہ پڑھی

(۲) الباس: جیسے بَرْقَعْتُهُ میں نے اس کو برقع پہنایا۔

فائدہ:۔ یہ باب ہمیشہ صحیح ومضاعف آتا ہے جیسے زَلْزَلَ اور مہموز سے کم آتا ہے

بابِ تَفَعْلُلٌ کے خاصے

مطاوعت فَعْلَلَ

جیسے دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔

بابِ اِفْعِلَّالٌ کے خاصے

یہ باب لازم ہے اور فَعْلَلَ کا مطاوع آتا ہے۔ طَمْاَنْتُهُ میں نے اس کو اطمینان دلایا فَاطْمَاَنَّ تو وہ مطمئن ہو گیا۔

باب سوم

اس میں چار مباحث ہیں۔

(۱)......مذکر مونث (۲)......تثنیہ جمع

(۳)......نسبت (۴)......تصغیر

(۱) مذکر و مونث

مذکر:

وہ اسم ہے جو حقیقۃً مذکر ہو جیسے طلحۃٌ یا اس کے آخر میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے قَائِمٌ شَجَرٌ

مؤنث:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں تانیث کی علامت ہو اور تانیث کی علامتیں تین ہیں

(۱) تازائدہ جیسے قَائِمَةٌ ، قَائِمَاتٌ

(۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے صَفْرَاءُ ، حمراء

(۳) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُسْنٰی

تازائدہ:

اس کو جامد مشتق ہر اسم کے آخر میں لگا سکتے ہیں جیسے شجرۃ مسلمۃ کبھی تائے تانیث مقدر بھی ہوتی ہے اس حالت میں اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ جیسے شَمْسٌ . اَرْضٌ .نَارٌ

مؤنث سماعی کے مشہور اسماء:

(۱) دوزخ کے نام جیسے جَحِيْمٌ. سَمُوْمٌ .لَظٰى ۔

(۲) شرابوں کے نام جیسے خَمْرٌ ۔

(۳) ہوا کے نام جیسے رِيْحٌ .صَرْصَرٌ .

(۴) حَاجِبٌ اور خَدٌّ کے سوا بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُنٌ. يَدٌ .لِسَانٌ .نَفْسٌ .عُنُقٌ نَخْلٌ .نَخِيْلٌ .حَرْبٌ. دَارٌ .دَلْوٌ. طَاغُوْتٌ .طَرِيْقٌ .عَقْرَبٌ .عَنْكَبُوْتٌ .نَجْمٌ .فَلَكٌ .

(۵) تمام حروف جیسے ب . ت . وغیرہ اور مِنْ اور اِلی وغیرہ

فائدہ:

جواسم مؤنث کے ساتھ خاص ہیں وہ علامت کی بغیر مونث استعمال ہوتے ہیں جیسے طَالِقٌ حَائِضٌ مُرْضِعٌ ثَیِّبٌ بِکْرٌ وَالِدٌ (ماں) مرد مُطَلِّقٌ ہے نہ کہ طَالِقٌ .

اسم فاعل کے آخر میں تائے مدورہ مبالغہ کے لئے بھی آتی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہوتی ہے جیسے کافۃٌ (مدارک)

الف ممدودہ:

الف ممدودہ اَفْعَلُ صفتی کے مؤنث فَعَلاءُ کے لیے لازمی ہے جیسے بَیْضَاءُ

الف مقصورہ:

الف مقصورہ اکثر فُعْلیٰ میں آتا ہے جیسے عَطْشیٰ بُشْریٰ ذِکْریٰ

(۲) واحد......تثنیہ......جمع

واحد:

وہ اسم ہے جو ایک کو بتائے جیسے رَجُلٌ اِمْرَأۃٌ

تثنیہ:

وہ اسم ہے جو دو کو ظاہر کرے جیسے رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ

جمع:

وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ کو بتائے جیسے رِجَالٌ مُسْلِمُوْنَ

تثنیہ بنانے کا طریقہ

قاعدہ نمبر (۱) واحد کے آخر میں دو حرف لگادیں

(۱) تثنیہ کا الف، اور یاسے ما قبل مفتوح

(۲) کسرے والا نون جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ

قاعدہ نمبر (۲) جو الف مقصورہ واحد میں تیسری جگہ ہو یعنی یٰ اور یا وٓ وہ تثنیہ کے الف

کے بعد اپنے اصل وٓ یا یٓ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جیسے اَلْفَتٰی سے فَتَیَانِ، فَتَیَیْنِ، عَصَا سے عَصَوَانِ، عَصَوَیْنِ

اور جو الف تیسری سے زائد جگہ پر ہو وہ اپنے اصل وٓ والا بھی یٓ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جیسے اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَلْمُصْطَفٰی اَلْمُصْطَفَیَانِ

قاعدہ نمبر(۳) الف ممدودہ کے بعد ہمزہ اگر زائد ہو تو تثنیہ میں وٓ سے بدل جاتا ہے

جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَوَانِ حَمْرَوَیْنِ

اور جو اصلی ہو جو وٓ یا یٓ سے بدلا ہوا ہوتا ہے اس میں دو وجوہ ہیں

۱......تصحیح جیسے کِسَاءَ انِ و کِسَاوَان [1]

۲......ابدال اور جو بدلا ہوا نہ ہو وہ واحد کی طرح تثنیہ میں بھی سالم رہتا ہے جیسے وَضَاءَ انِ

قاعدہ نمبر(۴) اسم منقوص کی گری ہوئی یٓ تثنیہ میں واپس آجاتی ہی جیسے داعٍ سے دَاعِیَانِ مُهْتَدٍ سے مُهْتَدِیَانِ۔ کیونکہ اجتماع ساکنین ختم ہو جاتا ہے۔

جمع

جمع کی دو قسمیں ہیں

(۱)......جمع سالم (۲)......جمع مکسر

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سالم رہے اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں یہ دو حرف لگادیں

(۱) وٓ ساکن جس سے پہلے ضمہ ہو یا یٓ ساکن جس سے پہلے کسرہ ہو اور (۲) نون مفتوح

جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ

اسم مقصور کا الف جمع سالم کے وٓ اور یٓ کے آنے سے گر جاتا ہے اور اس سے پہلا فتحہ باقی

[1] قولہ: کِسَاءٌ کَسَا یکسو سے فِعَالٌ ہے جیسے کِتَابٌ بمعنی مکتوب ہے

رہتا ہے۔ جیسے اَلْمُصْطَفٰی سے اَلْمُصْطَفَوْنَ اَلْمُصْطَفَیْنَ اَرْمٰی سے اَرْمَوْنَ اَرْمَیْنَ۔
اور جمع سالم کے الف کے بعد ی سے بدل جاتا ہے جیسے دُعْیَا سے دُعْیَیَاتٌ۔
اسم منقوص کی ی جمع کے وْ اور یْ کے آنے سے گر جاتی ہے پھر وْ سے پہلے ضمہ اور یْ سے پہلے کسرہ آتا ہے جیسے اَلْمُهْتَدِی سے مُهْتَدُوْنَ مُهْتَدِیْنَ۔
کسی اسم سے جمع مذکر سالم بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اسم عاقل علم یا صفت ہو اور اس کے آخر میں تانیث کی ۃ نہ ہو جیسے زَیْدُوْنَ حَامِدُوْنَ
اسی لیے نَاهِقٌ رَجُلٌ طَلْحَةٌ عَلَّامَةٌ کی جمع سالم نہیں آتی کیونکہ نَاهِقٌ عاقل نہیں اور رَجُلٌ نہ علم ہے اور نہ صفت اور طَلْحَةٌ وَ عَلَّامَةٌ کی ۃ مانع ہے اور اَرْضُوْنَ سِنُوْنَ خلاف قیاس ہے

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں الف اور تاء زیادہ کردیں جیسے زَیْنَبٌ سے زَیْنَبَاتٌ واحد کے آخر میں گول ۃ ہو تو اس کو گرادو جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، طَلْحَةٌ سے طَلَحَاتٌ جو صفت مؤنث کی ساتھ خاص ہے اس کی جمع تو الف و ت سے نہیں آتی جیسے بِکْرٌ کی جمع اَبْکَارٌ ہے نہ کہ بِکْرَاتٌ۔ اس کے علاوہ اسموں میں اس جمع کے لیے کوئی شرط نہیں ہے جیسے جَمَادٌ جَمَادَاتٌ اور مَرْفُوْعٌ مَرْفُوْعَاتٌ

جمع مکسّر

وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سالم نہ رہے اس کی دو قسمیں ہیں

۱......جمع قلت ۲......جمع کثرت۔

جمع قلت:

جمع قلت وہ جمع ہے جس کو تین سے دس تک کے لیے استعمال کرسکیں اس کے وزن چار ہیں

اَفْعُلُ اَفْعَالُ فِعْلَةٌ اَفْعِلَةٌ ☆ اَنْفُسُ اَقْوَالُ فِتْیَةُ اَلْسِنَةٌ

﴿قولہ تعالی: و لَمَّا بَلَغَ اشُدَّہٗ. اشُدٌّ اَفْعُلٌ کے وزن پر شدۃٌ کی جمع ہے جیسے نعمۃٌ کی جمع انعُمٌ ہے﴾

جمع کثرت:

جمع کثرت وہ جمع ہے جس کو دس سے زیادہ کے لیے استعمال کر سکیں جمع قلت کے چار وزنوں کے سوا باقی اوزان جمع کثرت کے ہیں ان میں سے مشہور یہ ہیں۔

وزن	مفرد	جمع	وزن	مفرد	جمع
فِعَالٌ	جیسے عَبْدٌ	سے عِبَادٌ	فَعْلٰی	مَرِيْضٌ	مَرْضٰی
فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ	فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ
اَفْعِلَاءُ	نَبِيٌّ	اَنْبِيَاءُ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ
فُعَلَةٌ	قَاضٍ	قُضَاةٌ	فُعْلَانٌ	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ
فِعَلَةٌ	قِرْدٌ	قِرَدَةٌ	فَعَالٰی	فَتْوٰی	فَتَاوٰی
			فُعَالٰی	سَكْرَانٌ	سُكَارٰی

جمع منتہی الجموع

وہ جمع ہے جو مفاعل یا مفاعیل کے وزن پر ہو۔ (وزن سے مراد وزن صوری ہے)۔ تین سے زیادہ حروف والے ہر واحد کے لئے یہ جمع قیاسی ہے۔

بنانے کا طریقہ:

چار یا چار سے زیادہ حروف والے ہر اسم کے واحد میں دوسرے حرف کے بعد الف لگا دو اور تیسرے حرف کو زیر دے کر مفاعل کا وزن بنا لو جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ دوسری جگہ الف لگانے کے بعد ذیل کی تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں۔

اگر واحد میں دوسرا حرف وٓ ہو تو وہ مفاعل کے الف کے آنے سے وہی رہتا ہے جیسے کوکبٌ سے کَوَاکِبُ

اگر وہ الف ہو تو وہ وٓ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حَامِلٌ حَوَامِلُ قَاعِدَةٌ قَوَاعِدُ ضَابِطَةٌ ضَوَابِطُ

اگر وہ یٓ ہو تو پھر اگر وہ زائد ہو تو وہ بھی وٓ سے بدل جاتی ہے۔ ضَيْرَابٌ سے ضَوَارِيبُ (نوادر) اور اگر وہ یٓ اصلی ہو تو پھر اگر اس کا اصل واؤ ہو تو اپنے اصل پر چلی جاتی ہے مِيْزَانٌ سے مَوَازِيْنُ۔ اگر واؤ سے نہ بدلی ہو تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے جیسے شَيْطَانٌ سے شَيَاطِيْنُ.

اور تیسری جگہ والے الف وٓ اور یٓ اگر زائد ہوں تو مفاعل کے الف کے آ جانے سے ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ، عَجُوْزٌ سے عَجَائِزُ، شَرِيْفٌ سے شَرَائِفُ، خَطِيْئَةٌ سے خَطَاءِىءُ۔ آخر الذکر میں دو تبدیلیاں اور ہیں جو مہموز کے قاعدہ ۳، ۴ میں درج ہو چکی ہیں۔ یعنی پہلا ہمزہ یٓ ہو جاتا ہے اور دوسرا ہمزہ یٓ ہو کر الف ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جمع خَطَايَا ہو جاتی ہے۔

مفاعل کی جمع میں چار حرفوں سے زیادہ حرف ہوں تو زائد حروف کو گرا دیتے ہیں پھر اگر آخری حرف یاء ہو تو اس کو الف سے اور اس سے پہلے والے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے ندمان کی جمع میں جب جمع کے الف کے بعد میم کو کسرہ دیا تو نَدَامِىُ ہو گیا پھر یاء کو الف سے اور کسرہ کو فتحہ سے

بدل کر نَدَامیٰ ہوگیا اور اسی طرح خَزِیَانٌ کی جمع خَزَایِیُ میں آخری یاء کو الف سے اور اس سے پہلے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا خَزَایَا ہوگیا۔ وفد عبدالقیس کی خوش آمدید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: غ مَرْحباً بِالوفدِ غَیْرَ خَزَایَا و لا نَدَامیٰ(الشافیة)

اور چوتھی جگہ والے الف اور وٓ کو جمع میں کسرے کے بعد آنے کے سبب یٓ سے بدل لیتے ہیں جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ ' قَارُوْرَۃٌ سے قَوَارِیْرُ ۔لیکن کوفیوں (شذ العرف) کے نزدیک مفاعیل سے یٓ کا حذف اور مفاعل میں اس کی زیادتی بھی درست ہے جیسے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ. وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَه حالانکہ مِفْتَاحٌ اور مَعْذِرَۃٌ کی جمع قیاس کی رو سے مَفَاتِیْحُ اور مَعَاذِرُ ہے۔

فائدہ: اَبْیَعُ' اَقْوَلُ (اسم تفضیل) اور مَعِیْشَۃٌ (مصدر) ان میں ی اور و اصلی ہیں اس لیے اَبَایِعُ اَقَاوِلُ اور مَعَایِشُ جمع میں ہمزہ سے نہیں بدلے ہیں۔

اسم جمع

وہ اسم جو لفظ کی رو سے واحد ہو اور معنی کے اعتبار سے جمع ہو اور اس کے لیے واحد قطعاً نہ ہو جیسے قَوْمٌ رَهْطٌ اِنْعَامٌ یا واحد تو ہو لیکن اس کی جمع کا وزن جمع کے وزنوں میں سے نہ ہو جیسے رَاکِبٌ سے رَکْبٌ ' وَافِدٌ سے وَفْدٌ ' رَفِیْقٌ سے رَفْقَۃٌ . خَادِمٌ سے خَدَمٌ ' صَاحِبٌ سے صَحَابَۃٌ

جب مصدر جمع کے معنی میں مستعمل ہو اس کو بھی اسم جمع کہتے ہیں جیسے سَامِرٌ (رات کو باتیں کرنے والے)

فائدہ: کبھی جمع میں ایسے حروف بھی آجاتے ہیں جو واحد کے مادے میں نہیں ہوتے ہیں جیسے اُمٌّ سے اُمَّهَاتٌ . فَمٌ اَفْوَاہٌ . مَاءٌ مِیَاہٌ . اِنْسَانٌ اُنَاسٌ. شَاۃٌ شِیَاہٌ۔

اسم جنس

وہ اسم ہے جو ایک کے لیے بھی بولا جائے اور زیادہ کے لیے بھی جیسے کَلِمَۃٌ واحد ہے اور کَلِمٌ اس کا اسم جنس ہے اسی طرح وہ اسم جس کے آخر میں تائے مدورہ ہو تو اس کی دلالت ایک پر ہوتی ہے اور جب تا کو دور کیا جائے تو وہ اسم جنس بن جاتا ہے جیسے فَرَاشَۃٌ سے فَرَاشٌ شَجَرَۃٌ سے شَجَرٌ، ثَمَرَۃٌ سے ثَمَرٌ

اسم منسوب

اسم منسوب وہ اسم ہے جس کے آخر میں نسبت کی ی ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی بنی ہوئی چیز اور حَنَفِیٌّ ابو حنیفہ کا مذہب رکھنے والا

نسبت کی یّ:

اسم منسوب بنانے کے لیے اسم کے آخری حرف کو زیر دے کر اس کے ماقبل کو فتحہ دے دو اگر فتحہ نہ ہو۔ اس کے بعد تشدید والی ی لگا دیتے ہیں اسکو نسبت کی یّ کہتے ہیں

اسم منسوب بنانے کا قاعدہ:

(۱) یائے نسبت لگاتے وقت تانیث کی ۃ کا گرانا ضروری ہے جیسے مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ

(۲) فَعِیْلَۃٌ و فُعَیْلَۃٌ کی یّ اور فَعُوْلَۃٌ کا وٓ بھی تانیث کے ساتھ نسبت میں گر جاتا ہے جیسے مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ. جُھَیْنَۃٌ سے جُھَنِیٌّ. شَنُوْءَ ۃٌ سے شَنَئِیٌّ

(۳) الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے فَضَاءٌ سے فَضَائِیٌّ مَاءٌ سے مَائِیٌّ اور اگر تانیث کی علامت ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ. بَیْضَاءٌ سے بَیْضَاوِیٌّ

(۴) اسم مقصور کا الف اور اسم منقوص [۱] کی یٓ تیسری جگہ ہوں تو دونوں کا وٓ سے بدلنا ضروری ہے جیسے رِضًی سے رِضَوِیٌّ اور شَجٍ سے شَجَوِیٌّ، اور حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ

﴿۱ و کذلک یاء المنقوص ۱۲ ابن عقیل ، شَجَا شَجْوًا غمگین کرنا ۱۲ المنجد﴾

اور اگر یہ دونوں چوتھی جگہ پر ہوں تو الف کا تو اس صورت میں بھی وؔ سے بدلنا ضروری ہے

جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ اور ی میں دو وجوہ ہیں

(۱) یؔ کو وؔ سے بدل لیں جیسے اَلْقَاضِیْ سے قَاضَوِیٌّ، دِھْلِیْ سے دِھْلَوِیٌّ

(۲) یؔ کو حذف کر دیں جیسے قَاضِیٌّ دِھْلِیٌّ اور یہ اولی ہے۔

اور جب اسم کے آخر میں ایک کی بجائے دو یؔ ہوں تو ان میں سے جو یؔ تیسری جگہ پر ہو

اس کا تو حَیَوِیٌّ کی طرح وؔ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ. نَبِیٌّ سے

نَبَوِیٌّ. عَدِیٌّ سے عَدَوِیٌّ اُمَیَّۃٌ سے اُمَوِیٌّ

رہی چوتھی جگہ سو اس میں صرف یؔ کا اور چوتھی سے زائد جگہوں میں یؔ اور الف دونوں کا حذف کر

دینا ضروری ہے نہ کہ اولی جیسے اَلْمُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ. اَلْمُعْتَدِیْ سے مُعْتَدِیٌّ

شَافِعِیٌّ سے شَافِعِیٌّ. اَلْمَرْمِیُّ سے اَلْمَرْمِیُّ

﴿شَافِعِیٌّ کی دونوں یاء تیسری سے زائد جگہ پر ہیں اس لیے دونوں گر گئیں۔ اور اس کی جگہ نسبت کی مشدد یاء آئی۔۱۲﴾

فائدہ: جب تیسری جگہ کی یؔ، وؔ سے بدل جائے تو اسم مقصور کی طرح منقوص کے عین کلمے

پر بھی فتحہ آ جاتا ہے۔ جیسے اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے وہ مثالیں یہ ہیں شَجَوِیٌّ قَاضَوِیٌّ

دِھْلَوِیٌّ اُمَوِیٌّ کیونکہ یائے نسبت کے ماقبل سے پہلے حرف کا فتحہ واجب ہے. (ابن عقیل)

(۵) اگر اسم کا آخری اصلی حرف گر گیا ہو تو یائے نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے دَمٌ

سے دَمَوِیٌّ، اَبٌ سے اَبَوِیٌّ

بعض الفاظ کی نسبت قیاس کے خلاف آتی ہے جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ حَقٌّ حَقَّانِیٌّ. رَیٌ

سے رَازِیٌّ. ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ قُرَیْشٌ قَرَشِیٌّ

یائے نسبت مبالغہ کے لیے بھی آتی ہے جیسے اَحْمَرُ سے اَحْمَرِیٌّ

تصغیر

اسم تصغیر وہ ہے جس میں چھوٹائی اور حقارت کے معنی پائے جائیں۔

بنانے کا طریقہ:

اسم کے حروف تین ہوں تو پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیں اور ان دونوں کے بعد ی زیادہ کردیں جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اگر حروف تین سے زیادہ ہوں تو ی کے بعد والے حرف کو کسرہ دے دیں جیسے دِرْهَمٌ سے دُرَیْهِمٌ. عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ عُثْمَانٌ سے عُثَیْمِیْنٌ

﴿عُصَیْفِوْرٌ تھا فاء کے کسرے کے سبب واو یاء سے بدل گیا﴾۔

اسم کا دوسرا حرف حرف علت ہو اور اصلی ہو لیکن اپنے اصل پر نہ ہو تو تصغیر میں اپنے اصل پر آجاتا ہے جیسے بَابٌ سے بُوَیْبٌ نَابٌ نُیَیْبٌ. مِیْزَانٌ مُوَیْزِیْنٌ. مُوْقِظٌ مُیَیْقِظٌ اور اگر حرف علت زائد ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ. جَارِیَةٌ جُوَیْرِیَةٌ. ﴿ضاد کے ضمہ کے سبب الف بقاعدہ قُوْتِلَ واؤ سے بدل گیا۔۱۲﴾

مؤنث سماعی کی تائے تانیث تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ اُرَیْضَةٌ. شَمْسٌ شُمَیْسَةٌ۔

جو حرف اسم کے آخر سے گر گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ سے بُنَیٌّ. اِبْنٌ اصل میں بَنَوٌ تھا پھر آخر سے وْ کو گرا دیا اس کے عوض شروع میں ہمزہ وصلی لے آئے پھر جب اسکی تصغیر بنائی تو ہمزہ گر گیا اور وْ محذوف واپس آیا بُنَیْوٌ ہوا پھر سیدٌ کے قاعدے سے و کو ی سے بدل دیا اور پہلی ی کو دوسری میں ادغام کردیا بُنَیٌّ ہو گیا اس کے معنی ہیں بچھونگڑا۔

فائدہ: ۔ تصغیر اور منتہی الجموع دونوں میں وہ زائد حروف حذف ہو جاتے ہیں جن کے باقی رہنے سے تصغیر اور منتہی الجموع کے وزن میں خلل پیدا ہوتا ہے جیسے مُسْتَدْعٌ سے مُدَیْعٌ ومَدَائِعُ. مُنْطَلِقٌ سے مُطَیْلِقٌ ومَطَالِقُ. سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ وسَفَارِجُ. مُجْتَنِبٌ سے مُجَیْنِبٌ و مَجَانِبُ

﴿لان التکسیر و التحقیر من وادٍ واحدٍ ۱۲ (جاربردی)﴾

☆سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ☆

☆اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ و تَرْضٰی مِنَ الْعَمَلِ وَ النِّیةِ. صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ☆

الحمدللہ مفتاح الصرف کے چاروں حصے مکمل ہو گئے ۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع اور مقبول بنائے ۔ اس کا مطالعہ کرنے والوں سے خصوص طالب علموں سے رضائے مولیٰ کی دعا کا طالب ہوں

محمد الیاس عفی عنہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ بروز جمعرات

دار فانی کی سجاوٹ پر نہ جا	نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا	اِنَّـہٗ قَـدْ فَـازَ فَـوْزاً مَنْ نَجَا

(مجذوب)

فعل ماضی کی قسمیں

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱)......ماضی مطلق (۲)......ماضی قریب (۳)......ماضی بعید

(۴)......ماضی استمراری (۵)......ماضی احتمالی (۶)......ماضی تمنائی

(۱)......ماضی مطلق

وہ فعل ہے جو مطلق گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے اور وہ کسی قید قریب یا بعید کے ساتھ مقید نہ ہو۔ جیسے فَعَلَ

ماضی مطلق بنانے کا طریقہ اور اس کی گردان کا بیان فعل ماضی کے باب میں تفصیل سے آچکا ہے۔

(۲)......ماضی قریب

وہ فعل ہے جو ایسے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جو زمانہ حال کے قریب ہو۔

جیسے: قَدْ فَعَلَ

بنانے کا طریقہ

ماضی مطلق کے شروع میں قد لگادو ماضی قریب بن جائے گی۔

فعل ماضی قریب کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر مونث
واحد	قد فَعَلَ کیا ہے اس ایک مرد نے	قد فَعَلَتْ کیا ہے اس ایک عورت نے	قد فَعَلْتَ کیا ہے تو ایک مرد نے	قد فَعَلْتِ کیا ہے تو ایک عورت نے	قد فَعَلْتُ کیا ہے میں نے
تثنیہ	قد فَعَلا	قد فَعَلَتَا	قد فَعَلْتُمَا	قد فَعَلْتُمَا	قد فَعَلْنَا
جمع	قد فَعَلُوْا	قد فَعَلْنَ	قد فَعَلتُمْ	قد فَعَلْتُنَّ	قد فَعَلْنَا

(۳)......فعل ماضی بعید

یہ وہ فعل ہے جوایسے گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے جوزمانہ حال سے بعید ہو۔
جیسے کَانَ ضَرَب

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں کان لگادو ماضی بعید بن جائے گی۔ جیسے کَانَ فَعَلَ

فعل ماضی بعید کی گردان

واحد	کان فَعَلَ کیاتھااس ایک مرد نے	کانت فَعَلَتْ کیاتھااس ایک عورت نے	کنتَ فَعَلْتَ کیاتھا تو ایک مرد نے	کنتِ فَعَلْتِ کیاتھاتوایک عورت نے	کنتُ فَعَلْت کیاتھاہے میں نے
تثنیہ	کانا فَعَلا	کانتا فَعَلَتَا	کنتما فَعَلْتُمَا	کنتما فَعَلْتُمَا	کنّا فَعَلْنَا
جمع	کانوا فَعَلُوْا	کُنَّ فَعَلْنَ	کُنْتُمْ فَعَلتُمْ	کُنتنَّ فَعَلْتُنَّ	

(۴)...... ماضی استمراری

وہ فعل ہے جوگزرے ہوئے زمانے میں مستمر اور جاری ہو جیسے کَانَ یَفْعَلُ وہ کرتا تھا

بنانے کا طریقہ:

فعل مضارع کے شروع میں کان لگادو ماضی استمراری بن جائیگی۔ جیسے کَانَ یَفْعَلُ

فعل ماضی استمراری کی گردان

واحد	کَانَ یَفْعَلُ کرتا تھا وہ ایک مرد	کَانَتْ اتفْعَلُ کرتی تھی وہ ایک عورت	کُنتَ اتفْعَلُ کرتا تھا تو ایک مرد	کُنت تِفْعَلِیْنَ کرتی تھی تو ایک عورت	کُنتُ اَفْعَلُ کرتا ہوں میں
تثنیہ	کَانَا یَفْعَلَانِ	کَانَتا تفْعَلَان	کُنتما تفْعَلَان	کُنتماتفْعَلَان	کُنَّالاَ نَفْعَلُ
جمع	کَانُوا یَفْعَلُونَ	کُنَّ یَفْعَلْنَ	کُنتُمْ تَفْعَلُونَ	کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	

(۵)......ماضی احتمالی

یہ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں اس کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو۔اس کو ماضی شکیہ بھی کہتے ہیں جیسے۔لعلما فعل کیا ہوگا اس ایک مرد نے یا شاید کیا ہو اس ایک مرد نے

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لَعَلَّمَا لگادو ماضی احتمالی بن جائے گی۔جیسے لَعَلَّمَا فَعَلَ

فعل ماضی احتمالی مثبت کی گردان

واحد	لعلّما فَعَلَ کیا ہوگا اس ایک مرد نے	لعلّما فَعَلَتْ کیا ہوگا اس ایک عورت نے	لعلّما فَعَلْتَ کیا ہوگا تو ایک مرد نے	لعلّما فَعَلْتِ کیا ہوگا تو ایک عورت نے	لعلّما فَعَلْتُ کیا ہوگا میں نے
تثنیہ	لعلّما فَعَلا	لعلّما فَعَلَتَا	لعلّما فَعَلْتُمَا	لعلّما فَعَلْتُمَا	لعلّما فَعَلْنَا
جمع	لعلّما فَعَلُوْا	لعلّما فَعَلْنَ	لعلّما فَعَلتُمْ	لعلّما فَعَلْتُنَّ	لعلّما فَعَلْنَا

فعل ماضی احتمالی منفی کی گردان

واحد	لعلّماما فَعَلَ نہیں کیا ہوگا اس ایک مرد نے	لعلّماما فَعَلَتْ نہیں کیا ہوگا اس ایک عورت نے	لعلّماما فَعَلْتَ نہیں کیا ہوگا تو ایک مرد نے	لعلّماما فَعَلْتِ نہیں کیا ہوگا تو ایک عورت نے .	لعلّما مافعلت نہیں کیا ہوگا میں نے
تثنیہ	لعلّماما فَعَلا	لعلّماما فَعَلَتَا	لعلّما مافَعَلْتُمَا	لعلّما مافَعَلْتُمَا	لعلّما مافَعَلْنَا
جمع	لعلّماما فَعَلُوْا	لعلّماما فَعَلْنَ	لعلّماما فَعَلتُمْ	لعلّما مافَعَلْتُنَّ	لعلّماما فَعَلْنَا

(٦)......ماضی تمنائی

یہ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں اس کے ہونے کی تمنّٰی ہو۔

جیسے لَیْتَمَا فَعَلَ کاش کہ کیا ہوتا اس ایک مرد نے

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لَیْتَمَا لگادو ماضی تمنائی بن جائے گی۔ جیسے لَیْتَمَا فَعَلَ

فعل ماضی تمنائی مثبت کی گردان

واحد	لَیْتَمَا فَعَلَ کیا ہوتا اس ایک مرد نے	لَیْتَمَا فَعَلَتْ کیا ہوتا اس ایک عورت نے	لَیْتَمَا فَعَلْتَ کیا ہوتا تو ایک مرد نے	لَیْتَمَا فَعَلْتِ کیا ہوتا تو ایک عورت نے	لَیْتَمَا فَعَلْتُ کیا ہوتا میں نے
تثنیہ	لَیْتَمَا فَعَلَا	لَیْتَمَا فَعَلَتَا	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَا فَعَلْنَا
جمع	لَیْتَمَا فَعَلُوْا	لَیْتَمَا فَعَلْنَ	لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَیْتَمَا فَعَلْنَا

فعل ماضی تمنائی منفی کی گردان

واحد	لَیْتَمَامَا فَعَلَ نہیں کیا ہوتا اس ایک مرد نے	لَیْتَمَامَا فَعَلَتْ نہیں کیا ہوتا اس ایک عورت نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتَ نہیں کیا ہوتا تو ایک مرد نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتِ نہیں کیا ہوتا تو ایک عورت نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُ نہیں کیا ہوتا میں نے
تثنیہ	لَیْتَمَامَا فَعَلَا	لَیْتَمَامَا فَعَلَتَا	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمَا	
جمع	لَیْتَمَامَا فَعَلُوْا	لَیْتَمَامَا فَعَلْنَ	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمْ	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُنَّ	لَیْتَمَامَا فَعَلْنَا

فائدہ:

ماضی کی چھ قسمیں ہیں چونکہ یہ قسمیں اردو کا محاورہ ہے اس لیے اردو میں بنانے کا طریقہ سمجھ لو۔ اردو میں کیا اور ہوا ماضی مطلق ہے۔

ماضی مطلق کے ساتھ ہے لگانے سے ماضی قریب بنتی ہے جیسے: کیا ہے / ہوا ہے۔

اور تھا لگانے سے ماضی بعید بنتی ہے جیسے: کیا تھا / ہوا تھا۔

اور تا تھا لگانے سے ماضی استمراری بنتی ہے جیسے: کرتا تھا / ہوتا تھا۔

اور ہوگا لگانے سے ماضی احتمالی بنتی ہے جیسے: کیا ہوگا / ہوا ہوگا۔

اور تا لگانے سے ماضی تمنائی بنتی ہے جیسے: کرتا / ہوتا۔

مفتاح النحو

علم کثیر آمد و عمر قصر		آنچہ ضروری است درو شغل گیر

اکثر ضروریات نحو کے لیے جامع اور مختصر رسالہ ہے۔ مشکل مسائل کی آسان تعبیرت اور عمدہ ترتیب کی بناء پر علم نحو کو آسان کر دیا گیا ہے۔ ہم اپنے تجربات کی بناء پر یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ اگر اس کتاب کو سمجھ کر پڑھا جائے، تو انشاء اللہ قرآن پاک حدیث اور فقہ کی عبارات کو ترکیب نحوی کے ساتھ سمجھنے کے لیے بس یہی ایک کتاب کافی ہے۔

بشرطیکہ طرز تعلیم ناقص نہ ہو

مکتبہ اُمُّ القُریٰ کی مطبوعات

دینی طلباء وطالبات میں علمی استعداد پیدا کرنے والی کتب

☜ **مفتاح النحو** (مفصل): نحو کے تمام اہم مسائل کے لیے جامع مختصر اور آسان انداز میں نحو میر، ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح جامی پڑھنے والوں کو مطالعہ میں رکھنے سے نحو کے مسائل کے ذریعے قرآن پاک کی تفسیر سمجھنے میں انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

☜ **مفتاح النحو** (مختصر درسی): اولیٰ والوں کو نحو میر سے پہلے پڑھانے سے اولیٰ کے طلباء میں درجہ ثانیہ اور ثالثہ والوں کے مثل استعداد پیدا ہونے کا مشاہدہ ہوگا۔

☜ **مفتاح الصرف** (مکمل چار حصص): صرف میر، علم الصیغہ اور فصول اکبری کے صرفی قواعد کو اس قدر جامع، مختصر اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ میزان الصرف کی جگہ مفتاح الصرف پڑھانے سے علم الصیغہ پڑھنے والوں سے زیادہ استعداد پیدا کرواسکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس طریقہ سے پڑھائیں جو مقدمہ میں لکھا گیا ہے۔

☜ **بہشتی رہبر** (توضیح بہشتی زیور): بہشتی زیور کے فقہی احکامات والے پہلے پانچ حصوں کے ہر باب سے پہلے اس باب کے اصول لکھے ہیں۔ پھر بہشتی زیور کے مسائل کو ان پر منطبق کر دیا گیا ہے جس سے ابتدائی طلبہ کو بہشتی رہبر پڑھانے سے بہشتی زیور، نورالایضاح، قدوری کے مسائل میں بہت بصیرت پیدا ہوگی۔ خاص کر رباء (سود) کے مسائل میں اس کتاب کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ خصوصاً تعلیم بالغاں اور پڑھی لکھی مستورات کی فقہی ضرورت کے لیے تو ایک ہی کتاب انشاء اللہ کافی اور وافی رہے گی۔

☜ **مفتاح التجوید**: جمال القرآن اور فوائد مکیہ سے اختصار و تسہیل کے ساتھ اور اساتذہ کے افاضات پر مشتمل نادر و جامع فوائد کا مجموعہ۔

☜ **اناشید**: برائے ابتدائی عربی بول چال عربی سیکھنے والے بچوں کے لیے انتہائی مفید کتاب۔

☜ **مفتاح الحوار**: ابتدائی طلباء وطالبات کو اہل لغت کے محاورہ کے مطابق فطری طریقے پر عربی سکھانے سکھانے کے لیے ابتدائی کتاب

☜ **مفتاح مناسک**: مسائل حج کو اصولی انداز میں حل کر کے سہل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

☜ **رجسٹرز ام القری**: برائے **امتحانات** **داخلہ وخارج** **ماہوار تعاون** مدارس کی سہولت اور نظم کے پیش نظر جدید طرز پر ترتیب دیئے گئے ہیں۔

تنبیہ: مذکورہ کتب صرف مکتبہ ام القریٰ راولپنڈی کے نام سے طلب فرمائیں۔ شکریہ